RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

CHECKED 1966

دانشکده ۹۲۹۱
۳۲۴

بسم الله الرحمن الرحیم

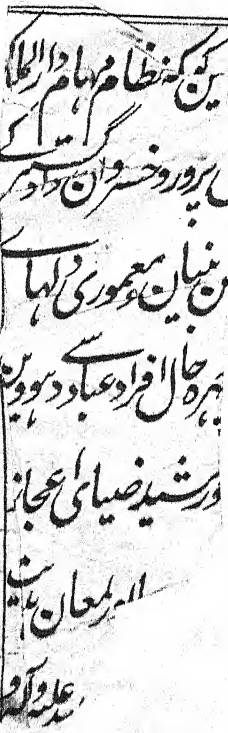

* HYDERABAD *
CHECKED 1986

مورز از حسنات پنڈت بھولاناتھ بمعروضاری معنی گرای سخنوران فصاحت بیان و معنی پژوہان بلاغت
نشان ایسا کرتا ہی کہ جو ہر ہری تائید جناب سبحانی وعون عنایت یزدانی کی رای عالم آرای امیر ظفر
کامیاب بخت مظفر بختیار والاشکوہ ہنرستای عیب نکوہ آن جاتم کردار سخاوت شعار کہ منہل احسان عام
اوسکی سی تشنہ لب وادی طلب سیراب کام ہی اور میکدہ بذل عمیم سی مخمور بزم تمنا مدام عشرت مدام در جام آفتاب آسا کی
روشن اوس مہر سپہر سروری کی مانند ذرہ سر در ہوای نور اور ارسطو پیچ دبستان دانش اوس نیر فلک
بزرگی کی طفل ابجد خوان از فہم وتمیز دور یعنی روشنی دیدہ جود وکرم روشنگر مرات فیض اتم حشیم وچراغ
دودہ عقل وفرہنگ محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر شوکت جنگ خلد اللہ اقبالہم وظلالہم مطالعہ وسیر کتب
سیر وتواریخ شہریاران پاستان وسریر آرایان گذشتہ زمان مصروف ہی وعنان توجہ باطن حق موطن بکرم روے
عرصہ پیرو سلاطین وخواقین حق اندیش معدلت کیش ایام سلف کی معطوف اسواسطے منظور خاطر انور
مطبوع طبع ضیا گستر ایسا ہوا کہ کتاب بدیع تاریخ مالکم کسوت ترجمہ آئین شایستہ دربر کری اور وہ ایک نسخہ
غریب کہ ہیچ اوسوقت کی کہ صاحب عظیم الشان میجر جنرل مالکم صاحب بہادر سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر سے
واسطے نظم ونسق ملک مالوہ کی مامور اور منصوب ہوئی تہی صاحب الاقدر ممدوح نی تعلیم دانش رقم کی واقعات
مہاراجہ ثریا جاہ گردون حشم جسونت راو ہولکر بہادر والی اندور ومہاراجہ عالیجاہ سیندیہ بہادر والی گوالیار
ونواب محمد امیر خان بہادر والی ٹونک ورئیس بہوپال اور دوسرے راجگان اس ملک کو زبان انگریزی سے
ترجمہ کیا ہی پاس اسکی کہ خاطر فیض مظاہر صاحبان عالی شان بدریافت حال فرماندہان ماضی کشتہ افزا

وہوشمندی ہی راغب بدرجہ کامل ہی وضمیر فراست تحمیر اس فریق دانشور کا بادراک وقایع سیر آرایان سلف
کہ چراغ راہ پندار مغزی وہوشیار سری ہی بمرتبہ اتم مائل اس سبب سی کہ مردم اس دیار کی زبان ہندوستی ناآشنا
ہین حسب الامر آقای خرد ور معدلت پرور اس بمقدار کی کہ باوجود زیادتی اشتغال امورات ریاست وپاسبانی رعایا
ہیچ جمیع علوم وفنون کی بہرہ وافی وتمتع کافی رکہتی ہین زبان انگریزی سی زبان اردو مین بعبارت صاف عام فہم
کی ترجمہ ہوا کہ روساء حکام جمہور انام اسملک کی احوال خیر اشتمال گذشتگان سی بوجہ احسن آگاہ ہوکر آئین دادگری
ورعیت پروری اور آگاہی وہوشیاری کی مرعی وسلوک کہین بمقتضای فروغی نوازشات خداوندی کی بحق
اس ذرہ خاکسار کی کہ نگہنوا قدیم اوس فہرست جریدہ فضل وکمال کا ہی ایسا فرمان واجب الاذعان ہوا کہ لکہنی دیباچہ
کتاب مرقوم سی نقد سعادت ابدی وسرمایہ تفاخر سرمدی ہیچ بات کی لاوی اگرچہ ہیچ میرزا قل سا لیبی بہرہ
بحر استعداد سی اس قدر قدرت نہین رکہتا ہی کہ عنوان اس نامہ فراست کا ایسا تحریر کری کہ قابل قبول
اوس مقبول اقبال خداداد وپسندیدہ دیدہ اوس مجموعہ خرد کامل نژاد ہووی لیکن چو اطاعت ولی النعمت
عین طاعت ہی کمر انقیاد کا اوپر کمر خاطر کی باندہ کر بیچ سنہ ۱۲۷۱ ایکہزار دوسو ایکہتر ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۴ عیسوی
کی تحریر اس دیباچہ سی سود دوجہانی وبہبود جاودانی فراہم لایا اور فرط مسرت سی سیر ہین نہ سمایا امید
واثق ہی کہ ارباب خرد بلند مطالعہ اس تاریخ شگرف سی کہ دستور العمل فراست ودیدہ وری ہی ادراک
سرگذشت نامآوران عالی منزلت ذی حشام منفعت تمام وفایدہ مالا کلام حاصل کرین واصحاب
فطنت ارجمند افادہ مفاد اس صحیفہ پرفواید سی کہ کارنامہ تجربہ وفطانت پروری ہی کامیاب

راس المال استفادہ حال و مال ہووین بعون الطاف حضرت خالق العباد و ہو فی کل حال و الی الشو فصول
والا رشاد اور یہہ قانون خرد وری مشتمل اوپر سات باب کے ہی **باب پہلا** خاندان مہاراجہ ہولکر بہادر کے
بیان مین **باب دوسرا** واقعات دربار مہاراجہ ہولکر بہادر کے بیان مین **باب تیسرا** خاندان مہاراجہ عالیجاہ
سیندیہ بہادر کی بیان مین **باب چوتھا** واقعات نواب محمد امیر خان بہادر والے ٹونک کے بیان مین **باب پانچوان** خاندان احوال
بہاول کے بیان مین **باب چھٹا** خاندان پنوار دھارو دیواس کے بیان مین مشتمل دو فصل پر فصل پہلی راجہ دھار کی بیان مین فصل دوسری
راجہ دیواس کے بیان مین **باب ساتوان** راجگان و سرداران راجپوت کی بیان مین مشتمل نہہ فصل پر فصل پہلی راجہ کوٹہ کی بیان
مین فصل دوسرے ریاست ڈونگرپور کی بیان مین فصل تیسری ریاست بانسوارہ کی بیان مین فصل چوتھی ریاست
پرتاب گڑہ کی بیان مین فصل پانچوین ریاست راگھوگڑہ و رتلام و جہالوہ کی بیان مین فصل چھٹی راجوان
اور ٹھاکرون کی بیان مین کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر نی ملک اونکا اپنی حفاظت اور رٹانکہ رسیان مالوہ
کا کہ وہ مدام دیا کرتی تہی اپنی ذمہ کر لیا فصل ساتوین گراسیونکی بیان مین کہ اکثر علاقجات کی تحصیل مین دخل
رکہتی تہی اگر نہ پاتی تہی تاخت و تاراج اختیار کرتی تہی فصل آٹہوین متفرقات ٹھاکرون اور گراسیون کے
بیانمین کہ اکثر رئیسون و سردارون سی نزاع بابت زمین کی کرتی تہی فصل نوین تعداد فوج کی بیان مین
کہ سنہ ۱۸۴۴ع مین رسیان مالوہ کی پاس موجود تہی **باب پہلا خاندان ہولکر کی بیانمین** ہولکر قوم دنگر
ہین وجہ تسمیہ ہولکر کی یہہ ہے کہ باشندہ موضع ہل کی ہین جس شخص نے اول انام وری اس قوم مین پیدا ہے
ملہار راو ہولکر تہی سنہ ۱۶۹۳ع مین پیدا ہوی انکی باپ کا نام کندا جی تہا پانچ برس کا چہوڑ کر مری آبا و اجداد انکے

موضع مذکور مین زراعت کرتی تہی بعد انتقال کندا جی کی ملہار راو ہولکر کی ماں سیتا بائی سسرال والون سے نہ بنی اپنی بہا
نراین جی کے پاس کہ زمیندار موضع تلسدہ علاقہ خاندیس کے تہے چلی آئی پہلی نراین جی نی ہمشیرزادہ اپنی
ملہار راو ہولکر کو خدمت نگہبانی و شبانی بزمیش یعنی بہیڑونکی کہ اونکی گہر کی تہین سپرد کی ایکروز ملہار راو
ہولکر جنگل کو بہیڑین چرانی گئی تہی بسبب تابش آفتاب کی ایک درخت کی سایہ مین سو گئی ایک مار سیاہ یعنی کالا ناگ
انکی سر پر اپنی پہن کا سایہ واسطی بچانی دہوپ کے کئی تہا اکثر آدمیون نے یہہ ماجرا دیکہا فال نیک تصور کر کی کہا
یہہ لڑکا کچہہ صاحب ریاست ہوگا نراین جی نی یہہ ماجرا سنا پچیس سوار انکی ہمیشہ خدمتگین قدیم بندی سردار
قوم مرہٹہ کے رہتی تہی ملہار راو کو بہی اونہین مین شریک کر دیا ہولکر مین بہت لیاقت پیشہ سپاہگری کی نسبت
شبانی کی تہی پہلی لڑائی مین ملہار راو ہولکر کہ شریک سردار مرہٹہ کی ہوئی ایک سردار فوج نظام الملک والی حیدرآباد
کو مارا بہت نام ہوا نراین جی نی جو یہہ سنا بہت خوش ہوکر گوتمابائی اپنی لڑکی کی ساتہہ شادی کر دی تہوڑی عرصہ
مین ہولکر نی بہت نام پیدا کیا پیشوائی جو سنا طلب کر کی افسر پانچ سو سوار ونکا کر دیا سردار مرہٹہ نی کہ سابق جسکے
پاس ہولکر تہی بہت خوش ہوکر ایک نشان بطور نشانی اپنی کی دیا کہ ہنوز وہ نشان خاندان ہولکر مین موجود ہی ستارہ ترقی ہولکر کا
عروج پر تہا پیشوائی اپنی بہائی چمناجی کی ساتہہ طرف ملک کوکن کی واسطی لڑائی کی روانہ کیا وہان پہنچکر فتح کی
قلعہ بسین و اکثر جای قلب قوم پرتگیز سی لین روز بروز ناموری ہولکر کی ہوتی جاتی تہی ایکمرتبہ لڑائی مین نظام علیخان کو
شکست دی پیشوائی ہولکر کو پرگنہ لنبہ جاگیر دیا پہر بتدریج ہشتر علاقہ ہولکر کو دیئی بعد تہوڑی عرصہ کے ایلچی
بنام ہولکر اس مضمون کا لکہا کہ ہمنی صوبا بوہ تمکو سپرد کیا روپیہ تحصیل کر کی داخل خزانہ سرکار کرنا تہوڑی فوج ہمراہ لیکر

دلکر داخل مالوہ ہوئی سمی دیا بہادر قوم مرہٹہ نی مقابلہ کیا شکست دیکر مار ڈالا علاقہ نیاڑ و قلعہ مہیسر
فتح کیا جب کل مالوہ ہولکر نی فتح کر لیا سرکار پیشوا سی علاقہ اندور واسطی خرچ فوجکی ملا دینیولا استقدر رتبہ و
منزلت حاصل ہوا کہ جسوقت پیشوا پونا و بادشاہ والاجاہ محمد شاہ بادشاہ دہلی سی عہد و پیمان ہوا تو ہولکر پیشوا
سامنین اس امر کے ہوئی کہ اگر کوئی امر خلاف عہد نامہ پیشوا سی ظہور مین آوی تو جواب دہی اوسکی مجہسی متعلق ہوگی پیشوا
بہت ہولکر کو عزیز رکہتی تہی جسوقت پیشوا ہندوستان کو گئی تہی اسپر پہلی یہہ تہی مہیا جاتر اکا کا بہونی کا کہ بفاصلہ
اسعود مہیل دہلی سی ہوتا ہے ہولکر نی لوٹا تہا اور بہت بی ادبی و احتقارت سلطنت کی برروی کار لائی کہ سنی سی سلام کو
بعزت دکہنی سی قایل کو نصرت ہو مگر بناچاری ایک شمہ بیان کیا جاتا ہی کہ متصل مقبرہ ہمایون بادشاہ کی ایک پلٹن
کو یعنی سو ملکر اکٹہا یسا ترا بڑی لین ہولکر نی بہت شجاعت کر کی بلکہ ساتھہ کر لڑائی مین بربان الملک امیر
فوج شاہی سی قریب آکر موتی باغ مین ہوئی تہی رنع کی ہولکر کو اوس لڑائی مین بہت مشکل سی بہاگنا نصیب ہوا تہا کہ
بہاگ کر شریک لشکر پیشوا کی گوالیار مین ہوئی تہی راجہ جی سنگہ والی جی پور نی خفیہ مدد پیشوا کی واسطی لڑائی کی
بادشاہ کی ساتہہ کی تہی جسوقت پیشوا ہندوستان سی بطرف کوٹہ واپس آئی تو ملاقات راجہ مذکور سی کی تہی راجہ
مذکور اور اونکی قوم نی وعدہ کیا تہا کہ اگر بادشاہ تم سی جزیہ ہم تمکو دینگی جب پیشوا دکن کو گئی تو ملہار راو کو حکم
واسطی لینی جزیہ کی دی گئی فوج ہولکر مین کہ پندرہ ہزار سوار تہے پچیس لاکہہ روپیہ سی اوپر لاکہہ روپیہ دکن سی سالانہ
پیشوائی مقرر کر دیا بعد تہوڑی عرصہ کے اثناء راہ ہندوستان مین کچہہ سرانجام ملکی زنانہ زوجہ محمد شاہ بادشاہ کا جاتا تہا ہولکر
نی تہہ کہ جسکی پردہ پوشی تہی اور ایک شاہ یعنی کنگہی قیمتی لاکہہ روپیہ کی جبراً لوٹی ہولکر نی جو ضعف سلطنت

دہلی کا دیکھا حکومت اپنی قوم کی اودہ سی دریای سندہ تک اور کوہ راجپوتانہ سی کماؤن پہاڑ تک
پہنچانیکی تدبیر کی سنہ ۱۷۵۱ع مین مرہٹی موافق طلب وزیر صفدر جنگ کی کہ واسطی حفاظت ملک اودہ
وانسداد ہنگامہ قوم روہیلونکی گئی ہولکر نی اوس زمانہ مین کہ فوج قلیل ہمراہ رکہتی تہی حکمت عملی سی شیخ ان تعیے
چہاپہ غنیم پر اسطور سی مارا کہ فتیلی شاخ یعنی سینگ بیل پر روشن کر کی ایکطرف روانہ کیے دوسری طرف مشعلین
اوپر درختونکی روشن کی تیسری طرف سی غنیم پر حملہ کیا کہ طرفہ فغانی دیکہنی روشنی وبخیال جمعیت کثیر
خوف کہاکر بہاگی مرہٹون نی بخوبی تمام مال و اسباب لوٹا اور فتح کی ہر آئینہ ہولکر نی ان فتحونکی بہت ذخیرہ
نیکنامی ذات خاص اپنی سی حاصل کیا یہانتک کہ روبرو بادشاہ والاجاہ کے بلند نامی و بخشش آعلی فیصل
ساڑہی بارہ روپیہ ملک چاندور سی حصہ پاکر ممتاز ہوئی ۱۷۵۲ع مین ہولکر نی بیچ مادکہ کی ساتہہ عیات الدین خان
بہادر پسر بڑے نظام الملک والی حیدرآباد کی کہ بجای والد اپنی کی دعوی مسند نشینی ریاست حیدرآباد کا رکہتی تہی
محبت وارتباط پیدا کیا پیشوا و تمامی سرداران دکن واسطے مدد کمک خان مذکور کی اورنگ آباد مین جمع ہوئی بعدہ
سبنی متفق ہوکر ارادہ حیدرآباد کا کیا کہ دفعتاً خان مجتشم الیہ نی دل محبت حیات دنیا سی اوٹہا یا تہا
کہ یہہ واقعہ اونکی مانی بواسطہ زہر کی کیا اسواسطی کہ نظام الدولہ دوسرے بیٹی کو مسند نشین کیا چاہتی تہی
سب نی یہہ خبر سنی پیشوا اور تمامی سرداران دکن مرہٹہ کی دلمین حسرت و آرزو باقی رہگئی اور قصد حیدرآباد
سی مجبور ہوئی اوس عرصہ مین ملک دکن کی رعایا کو صورت اطمینان کی قدری ہوئی بعد اسکی پیشوا نی
بنظر خراب کرنی سلطنت شاہجہان آباد کی ہولکر کو ساتہہ خطاب صوبہ داری ممتاز کر کی معہ افواج کثیر کی

شاہجہان آباد کیطرف روانہ کیا کہ اس عرصہ مین ہنگامہ آمد آمد احمد شاہ ابدالی کا ولایت سی کمک واسطی مدد
وکمک روسا ہندوستان کی آئی تہی گرم ہوا کہ مرہٹون نی بالکل استقامت وتحکم ملک پنجاب سی نا امید ہوکر
انحراف قبول کیا ڈتا جی سیندیہ کہ ذکر اونکا خاندان سیندیہ مین بشرح طویل مندرج ہی اس معرکہ مین
فنا ہوئی اس عرصہ مین ملہار راو ہولکر نی کہ ملک دکن سی جاکر مقام سکندرہ مین واسطی انسداد لشکر بادشاہ
والاجاہ کے کہ معہ فوج اپنی کے استقامت پذیر تہی کچھ سامان رسد لشکر بادشاہ کا کہین سے آتا تہا لوٹ پہانون نی
محاصرہ کرکی ہزیمت دی کہ ہولکر نی وہان سی فرار ہوکر بصلاح دیگر سرداران مرہٹہ کی میدان کارزار کا بادشاہ ممدوح
سی سوا دکرنال مین قرار دیا تمامی قوم مرہٹہ وغیرہ کہ زاید مورد ملحہ نسی تہی اوسمقام پر جمع ہوی اس درمیان مین لشکر ابدالی
وکرار شاہی نی اپنی کو دکہایا کہ تمامی مرہٹہ پریشان حال ہوکر ہرایک اپنی رای کو انجام کار اس مہم مین دخل دیتی تہے
ہولکر نی مسمے سدا شیو سپہ سالار افواج پیشوا دوسرے مرہٹون کو بمنت وسماجت کہا کہ مناسب ہی کہ ڈیرای مین
تین چار روز کا وقفہ دو اتفاقا اوسی روز سپہ سالار مذکور وہولکر سی ایک طرحکی شکر رنجی واقع ہوی تہی سدا شیو
کہ آپ دم نخوت کا مارتا تہا ہولکر کی کہنی پر عمل نکر کے آوازدی کہ اسوقت صلاح گڈریہ کی کیا حاجت ہی یہہ کہکر
جنگ شروع کردی طرفین سی حرب وضرب قرار واقعی بروی کار آئی اسمعرکہ مین سمی پرس راو بیٹی پیشوا
کی کہ سردار لشکر مرہٹونکی وبرادر زادہ حقیقی سدا شیو کی تہی زخمی ہوی سپہ سالار نی واسطی اوسکی دلجہی
کے پریشان خاطر ہوکر فیلبان کو واسطی ٹہلانی ہاتہی کی تاکید کی ہولکر بنظر اسکی کے مانع ہوی
فیلبان نی موافق حکم سپہ سالار کے ہاتی ٹہلایا تمام ولایتیون نی حملہ کرکی سید پیشوا وسپہ سالار ودوسرے

سرداران قوم مرہٹہ کو تہ تیغ کیا اس لڑائی مین ایک لاکھ سی زیادہ آدمی قوم مرہٹہ تیغ ولایتون سے
ماری گئی ہولکر نی یکبنی ایسی شکست فوج پیشوا کی راہ اپنی لی ہرچند اس مقام مین اکثر آدمی سبب
روگردانی کی ہولکر کو طعنہ و تشنہ دیتی تہی مگر حقیقت مین ایسا نتہا بلکہ مشہد بہتر ہا ہولکر کا اس مقام پر بعد
شکست پیشوا کی مصلحت تہا اسواسطی کہ دوبارہ یکبنی ہولکر پر حملہ نکیا پہر ہولکر بیچارہ بعد شکست فوج پیشوا کے
بذات خاص مقابلہ ولایتیون مین کیا کرتی موافق مقولہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی بیت نہ ہر جای مرکب توان
تاختن کہ جا اسپر بایدانداختن ہولکر وہان سی روانہ ہوکر ملک مالوہ مین پہنچکر تمامی ملک متصوصہ اپنے
پر متصرف ہوی اتنک جو کچہہ خاندان ہولکر مین ہی پیدا کیا ہوا اونکا ہی مگر قصبہ تال و متداول کہ خاندان
پنوار دہارسی لیا تہا جاگیر مین نواب غفور خان کو دیا کہ ذکر اونکا آگی آویگا اس عرصہ مین راجہ جی سنگ
والی جی پور نی رخت اقامت کا اس دار فانی سی طرف ملک جاودانی کی اوٹہایا اس سبب سی
فسادات چند در چند وہان برپا ہوئی یہانتک کہ مادہو سنگہ ریاست پر متسلط ہوئی بعض امورات مین ہولکر
سی مدد چاہی اور واسطی دینی چوراسی لاکہ روپیہ سوای تین لاکہ روپیہ نقد و پینتالیس لاکہ روپیہ سالانہ
کی اقرار کیا اور بہی چار علاقہ اوس ریاست جی پور سی آغنی ٹونک و رام پورہ و پوٹہ و ٹورہ ہولکر کو
سپرد کئی ہولکر نی چالیس برس کامل حکمرانی کی اور تمامی افسران و سرداران پیشوا مین اسقدر رتبہ
حاصل کیا کہ ایک کو بہی نصیب ہوا تہا ہرچند کہ مہاجی سیندیہ درباب انتظام ملک و مراسم
دربارداری مین ہولکر سی دعوی بہتر کہتی تہی مگر ہولکر شجاعت و جوانمردی خداداد رکہتی تہی کہ واسطہ تحریر

تھے
تقریر سی خارج ہی کہ سیندیہ بہی رشک کرتی تہی اور بہت مرد نخی و اپنی قول پر مضبوط و نیکخو و صلح جو
کرئی اونسی اونکی زندگی مین رنجیدہ نہوا جسوقت ہولکر پیشوا سی کہنچی یکلیہہ باشی ہوئی یعنی دارفنا
سی طرف دار بقا کی راہی ہوئی مقام عالم پور کہ گوالیار سی بفاصلہ چالیس میل کے واقع ہی موافق رسم
قوم ہنود کی سوخت ہوئی کہ اوس روز سی عالم گنج مشہور ساتہہ ملہار گنج کی ہوا ملہار راو ہولکر کی بیٹی
کہنڈی راو کے تہی شادی اونکی البیہ بائی کی ساتہہ خاندان سیندیہ مین ہوئی تہی لڑائی کمیر متصل
قلعہ ڈیگ متعلقہ ہندوستان مین بعد جنگ پانی پتہہ کی ماری گئی کہندی راو کا ایک لڑکا مالی راو
ہولکر اور ایک بیٹی تہی بعد وفات کہنڈی راو کی ایک خلعت راگہوبا دادا عم پیشوا نی دیکر مسند نشین کیا
مالی راو ہولکر نی کہ عقل سی خالی تہی نو مہینی تک حکمرانی کی بعدہٗ مرگئی گنگا دہر جسونت دیوان ملہار راو
نی البیہ بائی سی کہا کہ کسی لڑکی رشتہ دار مالی راو ہولکر کو مسند نشین کیا چاہئی البیہ بائی نے
اس امر سی انکار کیا اور ایک چٹھی مرہٹی خدمت مین پیشوا کی اس باب مین روانہ کی دیوان نے
اقرار دینی کچہہ روپیہ کا بطور نذرانہ کی راگہوبا دادا عم پیشوا سی کیا عم پیشوا نی تیاری فوج واسطے
لڑائی کی البیہ بائی کی ساتہہ اسلئی کی کہ جسکو دیوان کہی البیہ بائی کو ناچار کر کی زبردستی
جانشین کری البیہ بائی نی جو یہہ سنا عم پیشوا سی کہلا بہیجا کہ مجہہ ایک عورت پر سامان جنگ
درست کرنی مین سوای بدنامی کی اور تمکو کیا حاصل ہوگا اور اگر یہی تمکو بہتر معلوم ہوتا ہے تو
بسم اللہ اور خود سامان جنگ کا تیار کرنی لگی دیوان نی بہت طمع روپیہ کی مہاجی سیندیہ

والی گوالیار و جانوجی بہوسلی والی ناگپور کو واسطی شریک ہونی کی دی انہون نی کہلا بہیجا
کہ ہم ویسی نمک حرام دیوان کی شریک نہین ہوتی اسعرصہ مین جواب چٹھی اہلیہ بائی مین
مادہو راؤ پیشوانی اپنی عم کو واسطی امتناع جنگ کی اہلیہ بائی کی ساتہہ لکہہ بہیجا عم پیشوا ارادہ
اپنی ہی باز رہی اہلیہ بائی نی اپنی فوج کا سپہ سالار تکاجی ہولکر اپنی قوم کو مگر کچہہ قرات نہتی ساتہ
ملہار راو ہولکر کی وقت مین فرپایگہ خاص کی تہی کیا عم پیشوا دکن کو اسعرصہ مین جانی لگی مہتیسر
اہلیہ بائی نی بہت مہانداری کرکی تکاجی کو ہمراہ اونکی واسطی پہنچانیکی کیا اور کچہہ زبانی خدمت
پیشوا مین کہلا بہیجا جسوقت تکاجی دربار مین داخل ہوئی عرض اہلیہ بائی کی کی پیشوانی بہرطور
عرض اہلیہ بائی کی قبول کرکی تکاجی کو خلعت دیا اہلیہ بائی نی ریاست کو کام فرماکی دیوانکو خدمت
سابقہ پر دوبارہ معمور کیا تکاجی ادب و پاس اہلیہ بائی کا بہت کرتی تہی ساتہہ لفظ مادر کے
پکارتی تہی اہلیہ بائی بہ نسبت تکاجی کی جوان تہی لیکن خطاب تکاجی سپہ ملہار راو و مہیر
لفظ سپہ سالار کی کندہ کروادئی درنولا خزانہ خاندان ہولکر مین اہلیہ بائی نی دو کرور روپیہ
جمع و بندوبست اسقدر بہت خوب کیا کہ احاطہ تحریر و تقریر سی باہر ہی درنولا نجیب الطرفین ولکہ ایک
ارکان بادشاہت سی مقابلہ ہولکر و سندیہ سی پہلوتہی کرتی تہی دارفنا سی طرف دار بقا کے
راہی ہوئے بدین سبب سلطنت مین ضعف آیا و پیشوا بادشاہت کا دعوی کرنی لگی مہادیو راؤ
پیشوا کو اونکی بہائی زاین راؤنی بتاریخ ۱۸ نومبر سنہ ۱۷۷۲ع کو مارڈالا راگہوبا دادا عم پیشوا نی

بتاریخ تیسوین ۳۰ اگست سنہ ۱۷۷۳ع کو نرائن راؤ کو فنا کیا اس سنگامہ مین سب سردارن قوم مرہٹہ
سب اطراف سی داخل پونا ہوئے بالاجی جیاردہن مشہور بہ نانا فردنویس کو سب سردارون نے خلاف
عم پیشوا کی مسند نشین کیا تکاجی ہولکر نی بہت نام اس معرکہ مین کیا پیشوا پونا و والی حیدرآباد سابہ
ٹیپو سلطان کے ڈرتی تہی پیدا کیا بعدہٗ کوچ کر کی تکاجی خدمت اہلیہ بائی مین آئی تہوڑی عرصہ قیام
کر کی واسطی کمک و مدد علی بہادر کی کہ لڑکا باجی راپیشوا کا عورت مسلمان سی تہا وسبب مسلمان ہونے
کچہہ جاگیر بندیل کہنڈ کا مالک کر دیا تہا گئی بعدہ واپس آکر اندور مین کچہہ دنون مقیم رہا طرف پونا کے
واسطی ہم حملہ کرنیکو والی حیدرآباد پر گئی اور جاکر والی حیدرآباد کو شکست دی اوسوقت سن تکاجی کا شست
برسکا تہا اس زمانہ مین مہاجی سیندیہ بکیہہ باشی و دولت راو سیندیہ مسند نشین ہوئی مسمی انسی
رانای اودیپوری فوج واسطی لینی رام پورہ کی بہیجی اہلیہ بائی نی جو یہہ خبر سنی تہوڑی فوج
بہراہی شریف بہائی افسر کے واسطی مقابلہ رانا کی روانہ کی رانای اودی پور کو مقام پالسوہ پر
کہ بفاصلہ چوبیس ۲۴ میل کی مندسور سی ہی شکست نصیب ہوئی بعدہ رانا نی صلح کی حیات اہلیہ بائی مین
سوای اس فساد کی کوئی بہی نہوا اسطرح کا بندوبست کیا کہ لایق تعریف کی ہی سابق اندور کہ ایک
گاون منحصر تہا بہت روپیہ خرچ کر کی شہر خوب و مرغوب بنایا اہلیہ بائی مہاجی سیندیہ کو اپنا مہربان
جانتی تہی ایک مرتبہ سیندیہ مذکور کو کچہہ روپیہ کی ضرورت ہوئی تہی تیس ۳۰ لاکہہ روپیہ اہلیہ
بائی نی دیا دوبارہ پہر چہہ لاکہہ روپیہ دیا اکثر قلعہ اپنی وقت مین بنوائی بہت روپیہ خرچ کر کے

مندر اکثر شہرون مین تعمیر کروائی ٹیپو سلطان والی حیدرآباد و پیشوا پونا بہت تعظیم و تکریم
اہلیہ بائیکی کرتی تہی ایک بیٹا مالی راو ہولکر کہ اہلیہ بائی کا کہ جسکا ذکر اوپر گذرا اور ایک بیٹی کہ
نام اوسکا مچھا بائی وشادی اوسکی جسونت راو پہانسیا کی ساتھہ ہوئی تہی جسونت راو
پہانسیا کا ایک لڑکا جوان کہ نام اوسکا نتہا باتہا جوان ہوکر مہیر مین مرا بعد اوسکی جسونت راو
پہانسیا اونکی باپ مری مچھا بائی نی ارادہ کیا کہ موافق رسم ہنود کی ستی ہو ہر چند کہ اہلیہ بائی نی فہمایش
کی مگر پذیرا نہوئی بیفایدہ گئی جسوقت مچھا بائی واسطی جلنی کی چلی ہمراہ اوسکی اہلیہ بائی بہی تہی بعد
سوخت ہونیکی ایک چہتری بہت تحفہ سنگین بنوای اہلیہ بائی کو اسقدر رنج والم ہوا کہ تحریر سے
خارج ہے ساٹھہ برسکی سن مین اہلیہ بائی نی بہی وفات پائی خاندان ہولکر مین کوئی مرد بہی ایسا ذی
لیاقت نہین ہوا بعد مرنے اہلیہ بائی کی تکاجی ہولکر کاروبار ریاست کو سرانجام دیتی تہی تکاجی ہولکر کی
دو بیٹی زوجہ خاص سی ایک کاشی راو دوسرا ملہار راو اور ایک عورت معشوقہ سی ایک جسونت راو ہولکر
دوسری ایٹوجی تہی ملہار راو نی اپنی باپ تکاجی ہولکر سی بہت کہا کہ اپنی مقام پر مجہی کر دو مگر تکاجی ہولکر
نی قبول نکیا بعد دو برسکی تکاجی بہی مرگئی لڑکون مین فساد ہوا ملہار راو نی نانا فرنویس سی مدد چاہی
کاشی راو نی دولت راو سیندیہ و سرجی راو گہاٹکیہ خسرو نکی سی کمک طلب کی سیندیہ نے فوج واسطے
مسند نشین کرنی کاشی راو کی روانہ کی فوج سیندیہ جسوقت یہان داخل ہوئی تو کچہہ فوج ایسی
ملہار راو علیحدہ مقیم تہی فوج ملہار راو کو معہ ملہار راو شب کو بخیال اسکی کہ کہین ملہار راو فرار نہو جاوے محاصرہ کر لیا

صبح ملہار راؤ کو خبر ہوئی گھوڑی پر سوار ہو کر ارادہ بھاگنی کا کیا کہ ایک شخص نی بندوق ماری گولی
اوسکی پشانی ملہار راؤ پر لگی فنا ہو گئی جسونت راؤ ہولکر بھی شریک ملہار راؤ کی تہی فوج سیندیہ نے
سامان فوج ملہار راؤ کا لوٹا ہر ایک پریشان ہو کر بھاگا جسونت راؤ ہولکر کچھہ گھوڑی پایگہ خاصکی
اور قدری زیور خانگی ہمراہ لیکر طرف ناگپور کی فرار ہو کر پہنچی راگھوجی بھوسلے والی ناگپور نے
بخیالی مالیت و بنظر طرفداری پیشوا و سیندیہ کی جسونت راؤ ہولکر کو مقید کیا چھہ مہینے تک قید رہے
ایک مرتبہ فرصت پاکر بھاگی مگر جانی نپائی پھر مقید ہوئی دوبارہ ایکدو زفرار ہو کر بھراہی بھوانی
و شاہ محمد سپاہیونکی ملک خاندیس موضع گرگاؤن واسطی ملاقات چمنا بھاؤ گروانپی کی گئی بعد ملاقات
کی گرو ہولکر نی ایک گھوڑی سبزی کہ نام اوسکا لنکا تہا اور تین سو روپیہ دیکر صلاح دی کہ یہان
رہنا تمہارا بہتر نہین طرف مالوہ کی جاؤ ہولکر کوچ کر کی موضع گوگرناوہ مین کہ بفاصلہ بارہ میل کے
نندربار سی ہی داخل ہوئی دو مہینے تک رفاقت ایک سردار قوم بہیل کی کہ وہان کا مالک تہا کی
اس عرصہ مین خبر پائی کہ اٹوجی بھائی میری کہ ہنگامہ ملہار راؤ مین بہاک کر تاخت و تاراج
کرتی ہی پیشوا اپونانی گرفتار کر کی ہاتہی کی پیسی مروا ڈالا ہولکر وہان سی کوچ کر کی موضع بروالی
ہوتی ہوئی دہرم پورہ مین کہ متصل دریای نربدہ علاقہ نیوار کا ہی داخل ہوئی انندراؤ نیواری
خبر پاکر کچھہ لوگ معہ خلعت و پالکی روانہ کر کی ہولکر کو طلب کیا جسونت راؤ ہولکر دہار مین
آکر دو تین مہینے مقیم رہی اتفاقاً اس درمیان مین رنگ راؤ اور یکرنی ساتہہ گروہ افغانون اور

پنڈارون کی انندراو پنوار دھار پر حملہ کیا راونی ارادہ کیا کہ دو تین ضرب توپ چھوڑ کر فرار
ہو جاوی ہولکرنی پنوار کو اس خیال ناقص سی باز رکھکر فہمایش واسطی ٹھہرنی کی کی اور آپ متکفل اس
مہم کی ہوکر پرچہ بنام افسر پنڈارونکی لکھا کہ ہم شریک حال پنوار کی ہین تم کہ ملازمان قدیم خاندان
ہماری سی ہو مناسب ہی کہ لوٹ جاؤ بفور پہنچنی اس رقعہ کی پنڈارون نے قدم پیچھے
رکھا اور افغانون نی پرچہ مذکور پر اعتبار نکر کی قیام کیا بسبب لوٹنی ورہنی اونکی کے
بی انتظامی ظاہر ہوئی چند ضرب توپ کہ جنگ سابقہ مین پنوار دھار سی پنڈارون نے لیتین تہین
اوسی میدان مین رہین ہولکرنی جو یہہ واقعہ دیکھا چستی کر کی گہوڑی سی اتر کر مہتاب ایک
توپ کی ہاتہہ آنی مین لی دیکھنی اسحال سی بیچ مردہ دلون دھار کی جان تازہ آئی چند ضرب توپ افغانون پر
کہ دوبارہ ارادہ حملہ کا رکہتی تہی سر کین کہ تمام افغان و پنڈاری بہاگ گئی دیکھنی سی ایسی حسن خدمت کی
کہ ہولکر سی ظہور مین آئی پنوار بہت ممنون و مشکور ہوئی اور صلہ مین اس خدمت کی ہولکر نے
پنوار دھار سی یہہ درخواست کی کہ شاید کسی وقت مصیبت مین گرفتار ہوکر شہر تمہاری مین پناہ
چاہون تو ملی یہہ بات پنوار دھار نی قبول کی اسعرصہ مین سیندیہ نی بہاگنی ہولکر کی مقام پونا سی اور
دھار سی خبر پاکر خبر [illegible] انندراو پنوار کی لکھا کہ ہولکر کو گرفتار کر کی روانہ اسطرف کا کرو یا شہر
اپنی سی نکالدو اور انکار مین دو نو صورت سی خرابی تمہاری متصور ہے بعد پہنچنے اس خبر کے
دھار مین شجاعت و جوانمردی ہولکر کی مقتضی اسبات کی نہوی کہ واسطی اپنی خرابی انندراو پنوار

محافظ اپنی کی کرائی ہولکر نی واسطی کوچ اپنی کی دہارسی ساتھہ پنوار کی کہانپوار نی بطور مدد خرچ کے
دس ہزار روپیہ اور ساتھہ گھوڑی دیئی اور سات سواروں سے شام راؤ ماڈک قوم مرہٹہ نی اور ایک سو
بیس نفر پیادہ نی کہ شکست کہائی ہوئی جنگ پونا کی تہی ہمراہی ہولکر کی قبول کی ہولکر صوبہ نی
ساتھہ اس جمعیت قلیل کے دہارسی کوچ کر کی دیپال پور پر کہ علاقہ ہولکر سی ہی اور سو سوار پانچسو
کاسی راو ہولکر کی وہان تہی اس چتی وچالاکی سی حملہ کیا کہ سواروں مذکور سی کچھہ نہو سکا
فتح نصیب جسونت راو ہولکر کی ہوئی اس واقعہ مین چند اچھی گھوڑی اور قدری زر نقد مہاجنون شہری
بطور خراج کی ہاتھہ لگا اور بعد خرابی جنگ پونا کی یہہ اول بسم اللہ غارتگری ہولکر سی ہیچ مالوہ مین
جسونت راو ہولکر و کاسی راو ہولکر باپ کیطرف سے بہای حقیقی تہی مگر بطن مختلف سی اور کاسی راو ہولکر
خاندان ہولکر مین مسند نشین تہی بعد ملازم رکہنی فوج قوم افغانون و پنڈارون و بہیل و مرہٹہ
و راجپوت کی جاورہ مین آئی گنگا رام کوٹہاری قوم بقال نی کہ عامل جاورہ کا طرف ہولکر سی تہا
ارادہ گرفتاری جسونت راو ہولکر کا کیا ہولکر کوچ کر کی مہدپور پہنچی وہانکی عامل نی بہی مدد و کمک سی
پہلو تہی کی آخر ناچار روانہ ہو کر سارنگ پور گئی وہان میر وزیر حسین کہ حاکم قلعہ کا اور رفیقان قدیم
ہولکر مین بہت معزز تہا بہمراہی پچاس سوار و دو سو پیادہ کی شریک ہولکر ہو کر صلاح ملاقات
کی ساتھہ امیر خان کی کہ مقام بہوپال پر ساتھہ پندرہ سو پیادہ کی خیمہ زن تہی وی موافق صلاح
میر مذکور کی ہولکر نی خریطہ واسطی ملاقات کی بنام امیر خان کی لکہا جسوقت کہ خریطہ مذکور

پاس خان والاشان کی آیا بعد دیکھنی کی امر مذکور کو قبول کر کی بھوپال سی روانہ ہو کر رانا گنج
پہنچی اوسطرف سی ہولکر کوچ کر کی رانا گنج مین داخل ہوئی اور درمیان دونو سرداروں کے
ملاقات بہت اچھی طرحسی ہوئی اور عہد و پیمان طرف امیر خان موصوف سی کہ بہرحال شریک خوشی
و مصیبت تمہارے رہا ہون اور طرف ہولکر سی کہ جو کچھہ کہ ملک روپیہ ہات لگی شرکت تمہاری
ضرور ہی صفحہ کاغذ پر ثبت ہوئی بعد اسکی دونو شامل روانہ ہو کر شجاع الپور پہنچی اور عامل
اوس جگہہ سی روپیہ بطور خراج کی طلب کیا عامل مسطور نی سات ہزار روپیہ دیکر نجات اپنی
ہات سرداروں مذکور سی کی بعد کوچ کی شجاع الپور سی اثنا راہ مین کئی سوداگر آتی ہے
اور اونکی پاس قسم پارچہ کی مالیت چالیس ہزار کا تہا لوٹ کر تنخواہ افواج کی کہ چند مہینے سے
ہولکر نی تقسیم نہین کی تہی ادا کی ہزار آدمی اور شریک لشکر ہولکر کی ہوئی اور سنہ ۱۷۹۸ء مین علاقجات
سیندیہ کہ متصل دریای نربدہ کی واقع ہین لوٹی اور بعد اسکی موضع کرود کہ محاذی منڈلیسر کے
واقع ہی ئی اور وہان پر ایک پلٹن کمپوڈڈ زنایک فرانسس کہ اوس زمانہ مین ملازمان
کاسی راو ہولکر سی تہا واسطی مقابلہ جسونت راو ہولکر کی آئی تہی بعد کشت و خون کی جسونت راو
ہولکر کی تئین فتح نمایان ہوئی اور آٹھہ نشان چار توپ ہاتہہ آئین بعد فتح کی مہیر ہوئی
ہوئی موضع ستولس مین پہنچی سات ضرب توپ وہان ہاتہہ لگین مرمت کر کر ہمراہ لیکی
اس ارادہ سی موضع برگونڈہ پر کہ تین کوس چہاونی موسی واقع ہی وارد ہوئے کہ فوج کاسی راو ہولکر

لی تعین و رعلان کر فرمان بردار انیا کرلی اون آدمیون نے کہ اطاعت کا سی راہ ہولکر کہ حاکم
برای نام تہی بسبب کمی لیاقت کی جو کچہہ کہ دولت راو سیندیہ کہتی تہی عمل کرتی تہی دیکہا کر
جسونت راو مرد شجاع و دلیر ہین اور نام آوری خاندان ہولکر کی انسی متصور ہی ڈوڑ نایک
ساتہہ اپنی کمپو کی و نجیب خان ساتہہ آٹہہ سو سوارون کے ملازمان کا سی راو ہولکر سی شہر ایک جان جسونت راو
ہولکر کی ہوئی قبل گذرنی ایک سال کی کہ لڑائی پونا سی جسونت راو ہولکر سہاگی تہی اور کوئی اونکی
ساتہہ نہتہا اب ثانیا سردار فوج کثیر کی ہوی روانہ ہوکر مہیر پہنچکر کوشش بہت واسطی آنے
خزانہ سماۃ اہلیہ بائی کی کہ وہان مدفون تہا کر کی بہت روپیہ اور زیور طرح طرح کا انکا
تقسیم تنخواہ فوج کی کی بندوبست جدید استحکم کیا اور تین مہینی مہیر مین سکونت کر کی روانہ ہوکر
اپنی چہاونی کہ موضع برگونڈہ مین بنائی تہی پہنچی اور چندی مقام زاید اپنی ارادہ سی اس سبب سے کیا
کہ ایک روز بندوق چہوڑاتی مین پہٹ گئی ضرب اوسکی ایک آنکہہ پر لگی کہ ایک آنکہہ پہوٹ گئی
بعد صحت کی امیر خان موصوف کی تئین خطاب نوابی کا اور خلعت بیش قیمت دیکر طرف مشرق مثل
دیواس وغیرہ کی واسطی لوٹ کی بہیجا جسوقت نواب دیواس مین پہنچی راجہ دیواس سی لاکہہ روپیہ
بطور خراج کی لیکر اور اگر سی بہی کچہہ روپیہ لیا بعدہ حکم لوٹ کا دیا بیر سیاہ سرونج ہوتے
ہوئی ساگر پہنچی راہ مین جو گاؤن ملتا تہا فوجکو حکم لوٹنی کا دیتی تہی اوس زمانہ مین ساگر
علاقجات پیشوا پونا سی اور بنایک راو پیشوا کیطرف سے حاکم قلعہ تہا بہت حفاظت قلعہ کی اور

مقابلہ نواب کا کیا مفید نہوا نواب موصوف نی قلعہ کو محاصرہ کر کی شکست راؤ مذکور کو دی
نقد بہت ساگر مین نواب کی ہات آیا فوج نواب نی ایک مہینی تک ساگر کو لوٹ کر آخر آگ
دیکر قریب چار سو آدمی کی سکنای شہر و قلعہ کی تئین مار ڈالا ہر چند کہ نواب موصوف اس امر
قبیح کو منع کرتی تہی مگر فوج انکی کہنی کو نہین سنتی تہی بلکہ جواب دیتی کہ زمانہ سابقہ اپنی کو یاد کہو
نہین تو ہم تمہاری تئین ویسا ہی کر دینگی نواب کلمات گستاخانہ فوج کو سنا چاری سنتی تہی
جس شخص کی ہات روپیہ آیا وہ حفاظت اوسکی کرتا تہا اور کہا فرشتہ کا بہی نہ سنتا تہا اور
اوس آدمی کو سبب کم قسمتی کی کچہہ ہاتہہ نہ لگا رکہتا تہا اس سبب سے بی انتظامی فوج نواب
ممدوح مین ظاہر ہوئی بعد خرابی ساگر کی بنا یک راونی درخواست کمک و مدد کی پاس راجہ
ناگپور کی بہیجی اور موافق درخواست کی راجہ نی بنی سنگہ کو کہ مصاحبین خاص راجہ سی تہا ساتہہ
کچہہ فوج کی بہیجا بنی سنگہ حوالی ساگر مین اس جلدی سی آیا کہ تحریر سی خارج ہی بعد پہنچنے
حوالی ساگر کی نواب امیر خان کے تئین آنی اوسکی کی خبر ہوئی فورا گہوڑی پر سوار ہو کر حکم
تیار یکا فوج کو دیا قریب تین ہزار آدمی کی تعمیل حکم کر کی ہمراہی نواب ہوئی اور چند سردران
فوج مسمی نادر خان و اکبر خان و ہمت خان و دارا شاہ نی کہ لوٹنی ساگر سی صاحب دولت
ہوئی تہی عذر وصول نہونی تنخواہ کا پیش کیا اور بعض نی وعدہ کیا کہ پیچہی آتی ہین جو دیکہا
کہ نواب ہمراہی تین ہزار آدمی کی مقابلہ دشمن مین گئی اشخاص مذکورنی راہ طرف راحت گڈہ کی علاقہ نواب ہولکر

پر پچیس میل ساگر سی ہی لی اون سپاہیون نے کہ وعدہ یہی آیا کیا تہا جو دیکہا کہ سردارا ن
فوج نی یہہ اختیار کیا وہ بہی اوسیطرف کو چلتی ہوئی نواب کو یہہ یقین تہا کہ یہہی ہماری کمک
آتی ہی جا کر شکر ناگپور سی تین گہڑی دن باقی رہی دوچار ہو کر حملہ کیا درمیان لڑائی کی نواب صوف
گہوڑی سی گر پڑی پھر دوبارہ سوار ہو کر مشغول پیکار ہوئی ایک سردار نے لشکر نواب سی جو دیکہا
کہ نواب گہوڑی سی گری خیال شکست کا کر کی گہوڑا بہگا کر خیمہ گاہ کو آیا بازاریون لشکر نی سب
آپس مین پوچہا اسقدر وہ شخص بدحواس تہا کہ زبان نی گفتگو کی یاری ندی ہات سی اشارہ وا سطے
بہاگنی کی کیا موافق اشارہ اوسکی کی سب بہاگی اور ایک آدمی بہی وہان نرہا جو ایک گہڑی
رات گئی فتح شکست کچہہ ظہور مین نہ آئی نواب نی کہا کہ کل سا تہہ تمام لشکر کی دیکہا جائیگا طرف
خیمہ گاہ کی واپس آئی یہان پہنچکر دیکہا کہ دکاکین اور بازار سب موجود مگر فوج اور بازاریون سے
ایک بہی نہین ہے نواب کو اسقدر تعجب ہوا کہ بیان سی باہر ہی عقل دور اندیش نی نواب کو
صلاح اسکی ندی کہ مقابلہ دشمن مین سا تہہ جمعیت قلیل کے رہین کہ شاید کوئی مخبر خبر اسکی بینی سنگہ کو
پہنچادی ہلاکت سبکی متصور ہی خیمہ و بازار کو اپنی آگ دی کہ اسباب پناہات غیر کی نہ آوے
نشان سم گہوڑون فوج بہاگی ہوئی اپنی پر چلی راہ مین فوج بہاگی ہوئی اپنی سی وچہوٹی بہائی
کرم دین خان سی کہ ہولکر نی واسطی کمک نواب کی ساتہہ فوج قلیل کی بہیجا تہا
اور اوسوقت نواب کی پاس خیمہ و اسباب وغیرہ سبب جلادینی کی ساگر مین کچہہ نہا تہا محمد جان

حاکم قلعہ راحت گڈہ نی صلاح وقت سمجھہ کر پانچہزار روپیہ بطور نذرانہ کی بھیجی راحت گڈہ مین
موہن لعل ساہوکار رہتا تہا خبر آنی نواب کی سنکی بخوف گرفتاری پوشیدہ ہوگیا تہا نواب نے
سراغ اوسکا لگاکر حاکم قلعہ کو واسطی گرفتاری مہاجن مسطور کے کہلا بہیجا حاکم مذبور نی فوراً
گرفتار کر کی لشکر نواب مین بہیجدیا مہاجن نی خدمت نواب مین حاضر ہوکر دینی پانچہزار روپیہ کا
وعدہ کیا نواب نی اوسکو ایک سردار کی سپرد کر کی کہا کہ روپیہ مسطور لیکر رہا کر دینا مہاجن نی البتہ
روپیہ نقد سردار کو دیکر واسطی باقی روپیہ کی رخصت جانی گہر کی چاہی سردار نے ساتہہ سپاہیونکی واسطے
لانی روپیہ کی اجازت دی جسوقت کہ موہن لال گہر آیا ایک گہڑی پچہواڑی گہر اوسکی کی تہی اوس راہ سے
بہاگ گیا جسوقت سپاہیون نی یہہ خبر سردار مذکور کو سنائی غضبناکی نواب سی مرغ جان
اوسکا گویا قالب سی پرواز کر گیا فوراً سردار نی اوسکی گہر جاکر اکثر جگہہ واسطی تلاش روپیہ کے
کہودی چند مقام سی چالیس ہزار روپیہ نکلا لاکر نواب کے حضور رکہا بسبب وصول ہونی اسقدر
روپیہ کے تنگی کہ بسبب بے انتظامی جنگ ساگر کی لاحق حال ہوئی تہی دور ہوئی جسوقت کہ حال بے انتظامی
لڑائی ساگر کا کرم دین خان نی سنا نواب وصوف کو بہت طعنہ زنی کر کی صلاح دی
کہ سردار لشکر تمہاری کی بہت روپیہ لیکر ساگر سی بہاگی تہی بالفعل کہ بازار وغیرہ بمنی جلادیا
اور واسطی آبادی اوسکی کی روپیہ درکار ہی حصہ نصفی سردارون سی لو سردارون نے یہہ خبر
پاکر راہ اپنی لی کرم دین خان برادر نواب نی دیکہا کہ اسقدر روپیہ لیئے ہوئی جاتی ہین مناسب

نہ جانکر تہوڑی فوج ہمراہ لیکی اونکا پیچھا کرکی بیچ موضع کروی کی محاصرہ کرکی شکست دی کہ ایک
یکہ و تنہا ہوکر بہاگی اکبر خان کہ مایہ فساد تہا گرفتار کرکی سر کاٹ لیا اور تمام لوٹ اوسکی لاکر نواب
کے آگے رکہکر کلمات چند بطور نصیحت کی ساتہہ نواب کی کہ اگر اسیطرح بی انتظامی تمہارے
لشکر مین رہیگی تو ہمیشہ ایسی فساد برپا ہوا کرینگی کہی کرم دین خان باوجود کمی عمر کی نواب سی بسطرح
بہتر تہی اور ہولکر عنایت خارج از حد اوسکے حال کرم دین خان کی کرتی تہی افسوس صد افسوس کہ
لڑائی شجاع الپور مین انتقال کیا ہولکر کو بسبب مرگ خان موصوف کے اسقدر رنج ہوا کہ بیان اوسکی مین قلم دو زبان
عاجز ہی اسی سبب سے حکم غارت کرنی شجاع الپور کا اپنی فوج کو دیا تہا اسعرصہ مین ایک مخبر نی آکر خبر ہولکر کو
پہنچائی کہ نواب امیر خان باطن مین دشمن تمہاری ہین فوراً تہہ سمع اس خبر کی شاہ راو ماڈک کو
حکم واسطی گرفتار کرلانی نواب کی دیا اتفاقاً یہہ خبر نواب کو پہنچی نواب نے جلد ایک معتمد کو وکیل اپنا
مقرر کرکی طرف اندور دربار ہولکر مین روانہ کیا کہ مین اطاعت و فرمان بردار تمہاری سی ہون مجہکو
معتمد نی دربار ہولکر مین پہنچکر امر مذکور کو ظاہر کیا بروفق عرض کی جواب پایا کہ اگر نواب ساتہہ چند
سوارونکی لشکر ہماری مین آوین تو سخن تمہارا کرسی نشین صدق کا ہوگا جسوقت نواب نی یہہ سنا
حکمت سرشت نواب مین تہی اور اکثر کہا کرتی تہی کہ جو کام آسانی سی نکلی اوسمین سختی زنہار
نچاہئی کرنا ساتہہ ہمراہی سو سوارون کے لشکر شاہ راو ماڈک مین شریک ہوکر اندور پہنچی جسوقت دربار ہولکر مین
گئی شمشیر و سپر اپنی کمر سی کہولکر ہولکر کی آگی رکہدی کہا کہ یہہ سلاح ملازمت تمہاری مین باندہی تہی

اب بس اس گفتگو سی قدری غصہ ہولکر کا فرو ہوا بعد تہوڑی عرصہ کے نواب نی واسطی صفائی
کی تہا نزدیک ہولکر کی جاکر چہوری کمر سی نکال کر ہولکر کی ہاتہہ مین دیکر کہا کہ اگر اب تک ہماری طرف
سی تمہاری دلمین شک باقی ہی خون اپنا معاف کیا اور اجازت ہلاک کرنی اپنی کی دی ہولکر نی
فی الفور آغوش مین لیا اور دلمین خجل ہوکر کہا کہ ایسی نمک حلال پر تصور فاسد کیا بہت بد کیا
اس عرصہ مین سیندیہ کو خبر پہنچی کہ علاقہ متصل دریای نربدہ متعلقہ گوالیار کو ہولکر نے
لوٹا فوج اپنی سی آٹہہ پلٹن و بیس ضرب توپ کو گوالیار سی طرف مالوہ کی واسطی مقابلہ ہولکر کے
بہیجا ہولکر نی دیکہا کہ ضرور فوج سیندیہ سی لڑنا ہوگا اسلئی فوج اپنی کو ہر اطراف سی قریب
ستر ہزار کی مجتمع کرکی خیال کیا کہ فوج سیندیہ کی سہارنگ پور ہوکر آویگی اسواسطی پیشتر
اندور سی روانہ ہوکر سہارنگ پور پہنچی اور فوج نواب امیر خان کی بہی آکر شریک لشکر ہوئی
ہولکر نی نواب امیر خان کو طرف اوجین کی بہیجا کہ اگر فوج سیندیہ کی کہ اوجین مین ہی واسطے
مدد اس فوج کی ارادہ آنیکا کری تو وہان سمجہہ لینا بعد عرصہ دو چار روز کے فوج سیندیہ کے
داخل سہارنگ پور ہوئی ہفتہ مقام رہا روز ہشتمی میدان کارزار گرم ہوا ہولکر نی شکست
دی اور وہان نواب نی بہی فوج اوجین کو کہ ارادہ آکر شریک اس فوج کی ہوینکا رکہتی تہی
شکست دیکر موافق حکم ہولکر کی اوجین کو نہ لوٹا مگر ساہوکارون سی بطور خراج کی کچہہ روپیہ لیا
جو سیندیہ نی سنا کہ شکست پر شکست نصیب ہماری ہوئی بعد گذرنی برسات کی سرجی راؤ گہاٹگیہ

خسرانیے کو ساتھہ فوج کی واسطی مقابلہ ہولکر کی اندور بہیجا ہولکر ہنوز اوجین مین مقیم تہی یہہ خبر سنکی
کہ سیندیہہ نی فوج واسطی غارت کرنی اندور کے روانہ کی ہی کوچ کر کی داخل اندور ساتھہ فوج
وتین سو ضرب توپ کی قبل آنی فوج غنیم سی ہو کر طرف بیچپور کے دیرہ کیا گہاٹگیہ مذکور بہی داخل
ہوئی بعد عرصہ دو چار روز کی لڑائی شروع ہوئی اتفاقاً ہولکر شکست کہا کر تو پین چہوڑ کے
جام گہاٹ کیطرف چلی گئی گہاٹگیہ بدعت اندور مین ہولکر سی زیادہ کہ اوجین مین کی تہی بررو کے آ
لائی ہولکر نی چند روز گہاٹ مین مخفی رہکر رتلام کو جا کر لوٹا اور تنخواہ فوج کہ چند مہینی سی تقسیم
نکی تہی اوسمین لوٹ رتلام کی فوج کو محسوب کی وہان سی کوچ کر کی مہیر مین داخل ہو کر فوج
سی کہا کہ بالفعل روپیہ ہمارے پاس نہین ہی کہ تنخواہ ماہ بماہ تقسیم کرین مگر لوٹ ہمنی معاف کی جو کہ
اسپر راضی ہو رہی ورنہ راہ اپنی لی ڈڈر نایک معہ کمپو اپنی کی علیحدہ ہو کر رام پورہ چلا آیا سیندیہ نے
دیکہا کہ اندور مین رکہنا کاسی راو ہولکر کا محض بیفایدہ ہی اونکو مہیر کیطرف روانہ کیا
کاسی راو ہولکر جسوقت مہیر مین داخل ہوئی جسونت راو ہولکر بہت خاطر و مدارات سے
پیش آئی کاسی راو ہولکر نی بہت واسطی صلح کرنیکی سیندیہ سہی کہا مگر جسونت راو ہولکر نے
یہہ جواب دیکر کہ اگر خاندان ہولکر مین تم عورت ہوتی تو بہی غنیمت تہا کہ شاید اوس سی کوئی
لڑکا بہادر پیدا ہوتا فتح سنگہ مانیا اور دوسرا افغان قوم بنگش کو ساتھہ فوج کے
طرف دکن کے واسطی لوٹنی علاقہ سیندیہ و پیشوا کی روانہ کیا اور خود بڑنگر و کہاچرود و مندسور کو

لوٹتی جلاتی علاقہ کوٹی مین پہنچی والی کوٹہ نی بخوف تباہی اپنی علاقہ کی سات لاکھہ روپیہ دیا
ہولکر نی شام راو ماڈک کو واسطی فہمایش ڈدرنانک کی رام پورہ بہیجا راو مذکور نے
نایک مسطور کو بہت سمجہایا مگر اوسنی قبول نکیا بعد اوسکی فوج سی کہا کہ تنخواہ تمہارے
کئی مہینی کی باقی ہی اگر ہماری ساتہہ چلو تو ہم دلادیوین فوج نی نایک کو چہوڑ کر کے
ہمراہی شام راو ماڈک کی قبول کی - ہولکر کے پاس آئی ہولکر سب فوج ساتہہ لیکر راجپوتانہ
پہنچی سیندیہ نی خبر پاکر فوج بہیجی قبل پہنچی فوج سیندیہ سی ہولکر نی میواڑ مین آکر مندر ہنود کا
نام اوسکا ناتہہ دوارہی لوٹا اور بت اوس مندر کو قریب پانچ لاکھہ روپیہ کی زیور ہنودنی پہنایا
تہا لیگئی اور جو کچہہ کہ ہات آیا اوسکو پرشاد یعنی تبرک سمجہی اس حرکت سی مسلمان بہت خوش اور ہنود
ناراض ہوئی وہان سی روانہ ہوکر رام پورہ آئی قلعہ ہنگلاس گڈہ کہ متصل رام پورہ کی ہی اوسمین
بہت خزانہ ناتہہ لگا روانہ ہوکر امبہرہ وارد ہوئی وہانکی راجہ نی مقابلہ کیا شکست دیکر لوٹا بعدہ
کوچ کرکی علاقہ سیندیہ کہ متصل دریای نربدہ کی ہی تاراج کیا اور برہان پور سی بہی خراج لیا اس
درمیان مین نواب امیر خان اور بہی سردار کہ واسطی تاخت و تاراج کی ہر اطراف کو گئی تہی آکر شریک
لشکر ہولکر ہوئی ہولکر نی دوبارہ نواب امیر خان اور چند سردارون کو واسطی غارت کرنی علاقہ
حیدرآباد دپونا کی روانہ کیا اور آپ طرف خاندیس کی جاکر مالی گاون و ٹوکہ و گیگام و جالنا و پارہ وغیرہ
سی بطور خراج کی بہت روپیہ لیا بعدہ نواب امیر خان و ہولکر شریک ہو کر پونا پہنچی یہہ خبر سیندیہ نے

سنکر فوج واسطی کمک پیشوا کی بھیجی بتاریخ پچیسوین اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ع فوج سیندیہ و پیشوا کی کہ باہم تھین
مقابلہ اونکی مین فوج اپنی کو ہولکر نی اس ترتیب سی کہ سوار آگی پیدل پیچھی کرکی خود اوپر ایک ٹیلہ کی
کھڑی ہوکر حکم جنگ کا دیا بعد حرب و ضرب کے فوج پیشوا کی غالب آئی فوج ہولکر نی ارادہ بھاگنی کا کیا بہ
معاینہ اس حال کی ہولکر نی ٹیلہ سی اوتر کر گھوڑی پر سوار ہوکی حکم دیا کہ جس شخص کا ارادہ
بھاگنی کا ہو چلا جاوی اگر فتح نصیب نہوئی تو مین زندگی سی سیر ہون بھاگنی کا نہین
یہہ کہکر طرف تلنگان خاص اپنی کی کہ اونکا افسر کپتان ہاڈنگ صاحب تھا جاکر حملہ
کیا اور فتح پائی بہت آدمی فوج پیشوا و سیندیہ سی مجروح و مقتول ہوئی لشکر و بازار کو حکم
غارت کا دیا اور پونا خاص کو واسطی اپنی رکھا اکثر افغان کہ لڑائی سی روگردان ہوئی
تھی انہون نی جسوقت دیکھا کہ فتح ہولکر کی ہوئی پونا مین پہنچکر خونریزی و لوٹ شروع
کی ہولکر نی تو نچانہ مین واسطی فیر کرنی تب کی افغانون پر حکم دیا ہر چند کہ تو پین بھی
فیر ہوئین مگر یہہ کب سنتی تھی ہولکر نی جو یہہ ماجرا دیکھا خود زخمی گھوڑی پر سوار ہوکر
اوس مقام پر جاکر دو تین کو ہلاک کیا جب تھی نواب امیر خان کہ رفیق خاص ہولکر کی تھی اونسی ایسی
جان فشانی اس معرکہ مین بروی کار نہ آئی کہ لایق تحسین ہوتی مگر بعد فتح واسطی مبارکباد کی ہولکر ماس وقت
گئی کہ زخمون مین پٹی باندھی جاتی تھی ہولکر نی ہنسکر کہا کہ بھائی تم تو صحیح سلامت رہی اس کلام سی گویا
نواب کو شرمندگی ہوئی ہولکر نی پندرہ روز تک انتظار آنی امرت راو پسر تنبی پدر ملہی راو کہ وہان

موجود نتہا واسطی مسند نشینی کی کیا بعد پندرہ روز کی امرت راو نی داخل پونا ہو کر موافق
کہنی ہولکر کی تمام کاروبار باجی راو کا ذمہ اپنی قبول مگر لفظ پیشوا سی انکار کیا ہولکر نے
صاحب رزیڈنٹ کی کہ سرکار کمپنی کیطرف سی وہان تہا بہت رضا جوئی اسواسطی کی کہ بعد
میری جانیکی مسند نشینی سی راو مذکور کو خارج نکری مگر صاحب موصوف نی موافق کہنی ہولکر کی عمل نکیا
باجی راو پیشوا جبکہ پونا سی بہاگی بمبئی جاکر سرکار کمپنی سی عہد نامہ جدید کر کی بہر سی فوج انگریزی
بارادہ مسند نشینی روانہ طرف پونا کی ہوئی یہہ خبر جسونت راو ہولکر نی سنی اور دیکہا کہ مراد حاصل
نہوئی اس صورت مین پونا سی نکلنا ضرور ہی امرت راو سی کچہہ روپیہ واسطی خرچ راہ کے
طلب کیا راو مسطور نے جواب دیا کہ روپیہ بالفعل موجود نہین مگر شہر حاضر ہی اسی لوٹو ہولکر نے
مہاجنون سی بطور حزیہ روپیہ بہت لیکر تقسیم تنخواہ کر کے خزانہ بہت ہمراہ لیکر طرف مالوہ کے
روانہ ہوئی جس عرصہ مین کہ یہہ واقعہ ہوا دولت راو سیندیہ بصلاح راگہوجی بہوسلی والے
ناگپور ارادہ جنگ سرکار کمپنی سی برہانپور مین خیمہ زن تہی سیندیہ نی مناسب و بہتر
سمجہہ کر ہولکر کو بہی شریک اپنا کیا ہولکر نی کہا کہ مین اوسوقت شریک تمہارا ہونگا کہ
کہنڈی راو پسر ملہار راو ہولکر بہانجی و بیمابائی دختر میری کو کہ قلعہ اسیر گڈہ مین مقید ہین اور
اکثر جاعلاقہ ہولکر کی تمنی دبالین ہین اونہین چہوڑ دو چنانچہ سیندیہ نی مطابق کہنے
ہولکر کے عمل کیا بعد اسکی درمیان ہولکر و سیندیہ و والی ناگپور کی عہد نامہ لکہا گیا اس عرصہ مین

ہولکر مہیسر مین تہی سندیہ نی لکہا کہ اب لڑائی شروع ہوا چاہتی ہی اس صورت مین مناسب ہے
کہ کچہہ فوج اپنی طرف دکن کی بہیجو چنانچہ موافق لکہنی کے ہولکر معہ نواب امیر خان کی علین برسات مین
دریای نربدہ پر پہنچے پہلی فوج کو اتار کر اخیر خود معہ نواب امیر خان فقط دو آدمی کشتی پر سوار ہوکر پار ہوئے
مگر کشتی مین نواب اور ہولکر کی کچہہ صلاح ہوئی کہ دوسری روز یہہ ظہور مین آیا کہ معہ تمامی فوج دریای
مذکور سی عبور کیا اور ایک خط بنام سندیہ اس مضمون کا لکہا کہ ہماری پاس اسقدر روپیہ نہین
کہ اس معرکہ مین اکتفا کری مناسب ہے کہ عیال و اطفال اپنی مالوہ مین چہوڑ کر یہان آؤ مقابلہ
کی لڑائی مین سرکار انگریزی سر رہونا معلوم مگر مثل ہماری قوم کی چہاپہ کی لڑائی مین فتح متصور
سندیہ نے اس وجہ سی قول ہولکر کو جہوٹہہ سمجہکر کہا کہ ہولکر دغاباز ہی اور نواب امیر خان اوس زمانہ مین
موضع آشتہ و شجاع الپور وغیرہ علاقہ گوالیار کو لوٹ رہی تہی یہہ اور وجہ ثبوت دغابازی ہوئی
ہولکر نی برسات اندور مین سر کی بعدہ روانہ ہوکر بہانپورہ ہوتی ہوئی علاقہ جی پور مین پہنچکر اکثر
جاگو تاراج کیا خراج لیا سندیہ نی اوس معرکہ مین سرکار انگریزی مقام اجنٹہ پر شکست کہاکر صلح کی
مگر شرایط عہدنامہ جدید مین اکثر نقصان علاقہ سندیہ کا ہوا اس سبب سی غصہناک
ہوکر ارادہ جنگ دوبارہ کا سرکار انگریزی دلمین کیا سندیہ نی واسطی شریک کرنی ہولکر کی
انباجی انگلیہ کو ساتہہ اس پیغام کی ہولکر پاس بہیجا کہ والی ناگپور و فوج و سرداران ہمارے
نی ہم سی دغا کی سوای شجاعت تمہاری کی نام ورے قوم مرہٹہ کی نظر نہین آتی ہی انگلیہ نے

ہولکر کی پاس پہنچکر پیغام سندیہ کا کہا ہولکر نی جواب دیا کہ ہماری کہنی پر عمل نکیا آخر پشیمان
ہوئی مگر خیر مین بھی پاس قومیت کی کوشش اس شرط پر کرونگا کہ سندیہ مجھی اسقدر روپیہ دیوے
کہ فوج میری واسطی لڑائی کی مستعد ہوکر چلی انگلیند نی اگر سندیہ سی ظاہر کیا سندیہ نی بجواب
اسکی کہلا بھیجا کہ میری پاس خزانہ نہین مگر خاص شہرون ہماری سی بطور خراج کی کچھ پیدا اسقدر حاصل
ہولکر نی غنیمت جان کر نواب امیر خان کو طرف بھیلسہ بندیل کھنڈ وغیرہ علاقہ گوالیار کی بھیجکر بھیجا
کہ جسقدر روپیہ ضرورت ہو لو خود طرف مندسور کی آئی تین لاکھ روپیہ وہانکی رئیسون سی بطور خراج
لیکر بعدہ شہر کو محاصرہ کر کی لوٹ لیا نقد ایک کرور روپیہ وصول ہوا فوج کو تقسیم کر کی حکم لڑائی کا
سرکار انگریز سی سنایا ۱۸۰۴ء مین لارڈ لیک صاحب سی خفیہ پیغام اتحاد کا رکھتی تہی اور راجونکو
مستعد جنگ کا سرکار انگریز سی کرتی تہی اور درپی اہانت کی رہتی تہی کوہ ناہر مگرہ پر کہ بفاصلہ جودہ
میل کی اودیپور سی ہی فرمان انگریز ٹاڈ صاحب ولین صاحب و وکنر صاحب کو مارا تہا بعد اسکی
ایک خط بنام جنرل ولزلی صاحب کی کہ دکن مین موجود تہی اسمضمون کا لکہا کہ ہزار ہا کوس تک ولایت
علاقہ سرکار انگریز کر دونگا اور لارڈ لیک صاحب کو دم لینی کی فرصت ندونگا غرضکہ درمیان
ہولکر و انگریز کی لڑائی ہوئی بعد حرب و ضرب کی ہولکر کی شکست ہوئی اور سرکار انگریز نی ہولکر کو
شکست دیکر قلعہ ٹونک و علاقہ اوسکا رام پورہ چھین لیا بعد چند عرصہ کی موسم برسات مین
کرنیل مان صاحب نی ساتھہ فوج قلیل کی ناوہ مین آکر قلعہ منگلاس گڈہ ہولکر سی چھین لیا درہ مکندرہ

ہولکر نی تمام فوج اپنی یکجا کر کی کرنیل صاحب پر حملہ کیا صاحب مذکور کو مدد نہ پہنچی صاحب بناچاری
ہندوستان کیطرف بھاگی ہولکر پیچھا کر کی ہندوستان مین داخل ہوئی اوسوقت ہولکر کی ساتھہ
چھیاسٹھہ ہزار سوار سات ہزار گولہ انداز اونیس ہزار پیادہ ایک سو نوی ضرب توپ تھین ایک
مہینی کی اندر فوج انگریزی نی ہولکر کو دہلی مین اور سواران ہولکر کو فرخ آباد مین تقسیم تہی فوج پیادہ
کو ڈیک مین تہی شکست دیکر بہت توپین چھین لین جسوقت ہولکر شکست کہاکر ہندوستان سی بہاگا
تو پینتیس ہزار سوار سات ہزار گولہ انداز و پیدل پینتیس ضرب توپ باقی تہی اکثر ملازمان قدیم
ہولکر مثل بہوانی شنکر وغیرہ نی ہمراہی ہولکر کی چھوڑدی تہی میواڑ مین موسم برسات بسر کر کی
دوبارہ ہندوستان پہنچی فوج انگریزی نی پھر پیچھا کیا ہولکر اس خیال سی کہ رنجیت سنگہ والی پنجاب
میری مدد کریگا داخل پنجاب ہوئی فوج انگریزی نی محاصرہ کر لیا اور خیال ہولکر کا بالکل خام ٹہہرا
سرکار انگریزی سی ناچاری صلح کی اور عہدنامہ اسطور پر لکہا گیا کہ جو علاقجات اہلیہ بائی
کی وقت خاندان ہولکر مین تہی اونپر تمہارا تسلط اور طرف شمال ستلج مثل کوٹہ وغیرہ کی دعوے
تمہارا نہ پہنچیگا ہولکر پنجاب سی واپس آکر ایک مہینی کامل جی پور مین رہی والی جی پور نی ہولکر کو
اٹہارہ لاکہہ روپیہ اسواسطی دیا کہ درمیان ہماری و والی جودہ پور کی ایک نوع کا تنازع واقع ہی ہر وقت جنگ مدد سی
نکرنا ہولکر نی کوچ کر کی اجمیر شریف کہ علاقہ مارواڑ سی ہی داخل ہو کی بندوبست فوج کا ساتھہ تخفیف
کی کہ اب سرکار انگریز سی لڑنا نہین کیا راجہ مان سنگہ والی جودہ پور عیال و اطفال ہولکر کی ہمراہ لاکر

کہ وقت جانی ہندوستان کے ہولکر انکی پاس چھوڑ گئی تہی اجمیر شریف مین ملاقی ہوکر مدد واسطے
مقابلہ راجہ جی پور کی کہ آپسمین واسطی کشن کنور دختر رانای اودی پور کے کہ نہایت جمیلہ حسینہ
محبوبہ تہی لڑتی تہی جاپی سابقاً ہولکر زرخطیر راجہ جی پور سی واسطے پہلو تہی کی طرف راجہ مان سنگہ سی
لیچکی تہی مشکل ہوئی اس عرصہ مین فساد کسی سبب سے ہولکر کی لشکر مین برپا ہوا ہولکر نی یہہ حیلہ غنیمت
پاکر راجہ مان سنگہ سی کہا کہ درینولا میری لشکر مین فساد واقع ہی مین جاتا ہون مگر نواب امیر خان کو تمہاری
مدد کی واسطی بہیجدونگا یہ فساد سواران دکن کی تہی جسوقت کہ واسطی تنخواہ کی تقاضای شدید پر روے گا
لائی ہولکر نی کہنڈی راو ہمشیرزادہ اپنی کو بعوض تنخواہ اونکی پاس گرو کیا مفدین و دیوان گنپت راو
نی ہولکر سی ناراض ہوکر کہنڈی راو مذکور کو ارادہ مسند نشین کرنیکا کیا اور کہا کہ اطاعت
اسکی ہماری ذمہ فرض ہی نشان کہڑا کر کی مفدین مذکور اور چند اشخاص شریک ہوے
کہنڈی راو نی باوجود سن دہ سالگی کی کہا کہ یہہ سب فساد تمنی واسطی وصول تنخواہ کی برپا
کیا ہی جسوقت روپیہ وصول ہوگا علیحدہ ہوکر اپنی گہر چلی جاؤنگی میری جان مفت ضایع جائیگی ہولکر
نی بمعاینہ اس معاملہ کی زر موصول جی پور سی تنخواہ مفدین کی ادا کی بعد وصول اپنی گہر
روانہ ہوئی گنپت راو دیوان کو مقید کیا دیوان مذکور قید سی بہاگ کر بنارس پہنچا اور تا زیست
ہولکر کے اندور نہ آیا بعد ہفتہ کے کہنڈی راو مرگ مفاجات سی مرگیا کچھہ شک و شبہ نہین کہ
ہولکر نی بصلاح چمنا بہاؤ گرو یعنی پیر اپنی کی اوسی زہر دیا باوجودیکہ کہنڈی راو کو مار ڈالا

مگر بسبب زندہ رہنی کاسی راو کی خاطر جمع کما حقہ جسونت راو کی نہتی کمی لیاقت کی سبب سے کاسی راو کو
معہ زوجہ اونکی کی موضع کہرگوندمین کہ علاقہ نیمأر سی ہی مقید کرکی خود کاروبار ریاست مین مشغول تہے
بصلاح گرو ارادہ ہلاکت کاسی راو کا بہی کرکی ایک عزیز چمنا بہاو گرو اپنی کو واسطی مارڈالنی کاسی راو
کی بہیجا اوسنی موضع مذکورمین داخل ہوکر اول کاسی راو بعدہ انندی بائی زوجہ اوسکی کو مارڈالا مگر بعد
اسواقعہ کے کچہہ آثار جنون کی ہولکرمین پائی جاتی تہی اکثر قوم ہنود یہہ بیان کرتی تہی کہ بسبب لوٹنی
مندر اور خون ناحق کاسی راو وغیرہ سی یہہ آثار ہوئی اس عرصہ مین ایک مفسدہ لشکر ہولکرمین
برپا ہوا نواب امیر خان کو واسطی فہمایش فوج کی کہا نواب نی جواب دیا کہ تمنی ہم سی وعدہ کیا تہا کہ جو
ملک و روپیہ ہاتہہ آوی شرکت تمہاری اوسمین ضرور ہی دینگی لاتم اپنی عہد پر ثابت قدم نرہے
اب مین کیا کرون مجسی یہہ فساد دفع نہوگا ہولکر نی سابق مین کوڑہ سی کچہہ روپیہ بطور خراج کے
لیا تہا وہ اور یہی علاقہ ٹونک وپڑاوہ دیکر نواب کو رخصت کیا بعد اسکی ہولکر یہان پورہ داخل
ہوکر توپین ڈلہوانی مین مشغول ہوئی تبدل وتغیر فوجکا اسطور پر کیا کہ جس سے علامت زیادتی
جنون کی پائی جاتی تہی ابتداء جوانی سی ہولکر کثرت شراب خواری کی رکہتی تہی درینولا قرب آتش
کا بسبب ڈلہوانی توپون کی ہوا ازین سبب زیادتی حرارت سی غصہ زیادہ از حد اور حافظہ مین فرق
ہوگیا بہت کوشش کرکی تین مہینی کی عرصہ مین توپین برنجی خورد وکلان سبہہ رام لوہاری
تین سو ڈلہوائین سات آٹہہ مہینی کی عرصہ مین اسقدر جنون بڑہا کہ لایق قید کرنیکی ہوگئی

مگر اس امر پر اہلکاران ریاست و مصاحبین کی جرات نہوتی تہی بروقت صلح و عہدنامہ کے سرکار انگریزی
سی بالارام سیٹھہ واسطی تہا اس درمیان مین ہولکر نی اوسکو عہدۂ دیوان سی سرفراز کیا اکثر دیوان
جدید سی کہا کرتی تہی کہ میری ہوش و حواس مین فرق آگیا ہی کچھہ تدبیر اسکی کرو بسبب
اطاعت و فرمان بردار دیوان کے ہولکر بہت خوش تہی حالت دیوانگی مین حکم قتل چند آدمیونکا دیا تہا
مگر بسبب رحم دلی دیوان کی سوای دو آدمیون کی جان سلامت لیگئی دربار ہولکر مین بخوف جان سوا
دیوان اسطور کی کوئی نجاتا تہا مگر یہہ رسان و لرزان تمام کاروبار ریاست کو سرانجام دیتا تہا اگر ہولکر و جہ
لرزنی کی دریافت کرتی تو بحیلہ تپ لرزہ ٹال دیتا تہا پہرہ ہای متعلقہ محل حوالہ گنگارام کوٹہا
کی تہی ایک شب کچھہ عورتین چلاتی ہوئین باہر نکل آئین کہ اسرقت مہاراج کو زیادتی خون ہے
کوٹہا ہی نی اندر جاکر دیکہا تو فی الحقیقت سچ ہی ہولکر کو ایک مکان مین لاکر بٹہا یا خود باہر آکر
بالارام سیٹھہ کو طلب کیا بعد آنی دیوان کی دونون نی صفق اندرون محل جاکر دیکہا تو ہولکر
ہوس مکانمین نہین مشعل روشن کراکر بہت تلاش کیا تو ایک مکانمین کپڑونکی نیچی چہپایا پایا اسصورتمین
بیدار کرنا مناسب نہ سمجہکر مقید کیا تیسری روز ہوش ہوا تو باعث اپنی مقید ہونیکا پوچہا آدمیون نی
بالتفصیل حال معروض کیا بجواب اسکی کہا کہ تمنی بہت اچہا کیا مگر اب خریطہ بہیجکر بہای نواب
امیر خان میری کو بلاؤ وہ بدل و جان علاج میرا کرینگی موافق کہنی ہولکر کی خریطہ بنام نواب امیر خان لکہکر
روانہ کیا گیا اس عرصہ مین ہولکر بہان پورہ مین تہی مرہٹون نی کہا کہ یہان ایک بہوت ہی

شاید اوسکا سایہ ہولکر پر ہو گیا ہی اس سبب سے گروٹ مین لیجاکر ایک خیمہ مین گرد پہرہ کر
رکہا حال ہولکر کا اوس زمانی مین یہہ تہا کبہی خندہ بی سبب کبہی غصہ بی سبب نواب امیر خان
موافق طلب ہولکر ایک طبیب حاذق ہمراہ لیکر داخل ہوئی اور بہت کوشش واسطی صحت ہولکر
کی بروی کار لائی مگر مفید نہوئی دولت راو سیندیہ نی بہی کہنڈی راجوشی قوم برہمن کو واسطی علاج
ہولکر کی بہیجا مگر بسبب کمی لیاقت اوسکی کی علاج اوسکا نکیا گیا ایک روز ہولکر نی چمنا بہاو گر کو
اپنی کو واسطی کچہہ کہنی کی کان مین طلب کیا جسوقت وہ حاضر ہوا جو تالی گرد ہوئی وہ بہاگا پکڑ کر
بہت جوتی ماری ایک سال تک یہی نوبت رہی بہت تدابیر عمل مین آئین مگر کارگر نہوئین بعدہ بیہوش
مخص ہوگئی کہ دنیا و مافیہا سی تعلق زنہا مسماۃ لکشمی بائی نی اسعرصہ مین بہت خدمت کی
بسبب خدمت کرنی اوسکی کی ہولکر عالم بیہوشی مین اسقدر مطیع و فرمان بردار اوسکی تہی
کہ جو وہ کہتی سو کرتی اسطور پر تین برس ہولکر زندہ رہی بعدہ بہان پورہ مین تاریخ بستم اکتوبر ۱۸۱۱ء
مطابق کاتک سودی ایکادشی سمت ۱۹۶۸ فوت ہوئی بعد جلانیکی اوپر خاکستر اوسکی کی ایک چہتر
بہت تخصہ سنگین بنائی گئی ہولکر علم فارسی و مرہٹی و سیاق و فن سپاہگری شل بانک
و برچہہ و سوار گہوڑی مین دخل تمام رکہتی تہی شجاعت و دلیری بہی لایق اون کمالون کی تہی
شاید ہندوستان مین چند شخص شل ہولکر کی ہونگی خبر جنگ کی سنکر بہت خوش ہوتی تہی ایک
آدمی سی اس خوش تقریری سی پیش آتی تہی کہ تحریر سی باہر ہی اگر کوئی ہزار فوج بسبب نہ وصول ہوئے

تنخواہ کی ناراض ہوتا تو اس شیرین زبانی سی جواب دیتی کہ خاموش ہو جاتا اگر کوئی چاہتا کہ دھمکی دیکر
کام نکالی تو آتش غضب ہولکر کی دونی شعلہ زن ہوتی اوسوقت بہ خوش آمد پیش آتا فوراً آتش غضب
فرو ہو جاتی اکثر بیان کرتی ہین کہ مزاج ہولکر بہت حلیم الطبع و غریب پرور تہا نیت مین ہولکر کے یہہ بات
تہی کہ تمام ہندوستان مین عملداری مرہٹہ کی ہو باعث اسکا زوال سلطنت مغلونکا تہا مگر غلطی ہولکر
سی یہہ واقع ہوئی کہ ہر طرف چہاپہ مارتی تہی مگر انگریز کہ روز بروز ترقی پر تہی انسی مقابلہ نکیا عالم ہیوے
ہولکر سی تا وقت عہدنامہ کی کہ مندسور مین سرکار انگریز بہادر ملہار راو پسر جسونت راو ہولکر
سے ہوا بعدہٗ مسند نشین ہوئی اسمین عرصہ گیارہ برس کا گذرا اس درمیان مین بہت شخص مدار مہام و
سرانجام دینی والے کام کی ہوئی اونکا بیان علیحدہ کرنا ایک باب مین ضرور پڑا **باب دوسرا واقعات**
دربار ہولکر کی بیان مین آغاز جنون سی من ابتدای سنہ ۱۸۰۸ع لغایت سنہ ۱۸۱۰ع جسوقت ہولکر
مجنون ہوئے تو بالارام سیٹھہ دیوان موافق حکم تلسی بائی کی کہ بہت ذہین و دانا تہی سرانجام کاروبار کا
کرتا تہا تلسی بائی لڑکی مان بہاو گرو یعنی پیر خاندان ہولکر کی تہی سابقاً شادی اسکی مانڈو مین ہوئی تہی
شام راو مادک واسطی کسی کام کی بہیجا ہولکر کا وہان گیا تہا اوسنے مذکور نی بہت حسینہ جمیلہ محبوبہ معشوقہ
دیکہکر کسی حیلہ سی معہ شوہر اوسکی کی اندور مین لاکر ہولکر سی تعریف اوسکی حسن کی بہت کی ہولکر نے
طلب کیا بعد ملاحظہ کی اسقدر دریای حسن اوسکی مین غوطہ کہاکر فریفتہ ہوئی کہ شوہر اوسکے کو
مقید کیا اور اوسکو اندرون محل بہیجدیا تلسی بائی نی ہولکر سی بہت سعی کر کی شوہر اپنی کو خلعت فاخرہ

معہ زر نقد و ایک راس گھوڑی کی دلاکر طرف دکن کے روانہ کیا اور خود ہولکر کی محل مین رہے ہولکر
و خاندان ہولکر پر قبضہ اپنا کیا بروقت حالت درستی ہوش و حواس ہولکر کی اکثر کاروبار ریاست مین
رای سلیم سی دخل دیتی تہی اور ہولکر اوس رای کو پسند کرتی تہی حالت دیوانگی مین مختار کل
ریاست کی موافق رسم قوم مرہٹہ کی ان مین عورت کا مختار ریاست ہونا معیوب نہین ہوی
ہمیشہ بیچ پردہ کی بیٹہہ کر دربار کیا کرتی اگر کسی افسر یا معتمد کو کچہہ کہنا ہوتا تو بوسلہ مینا
بائی کہ باہر آتی تہی کہلا بہیجتا تلسی بائی نی معتمد سمجہکر کل کاروبار ریاست سپرد بالارام دیوان کیا
دیوان کو بیشتر سی مدد نواب امیر خان کی طاقت تہی یہہ اوسپر حاشید ہوا بدین سبب
اختیار مستقیم پایا حالت دیوانگی ہولکر مین بسبب وصول ہونی تنخواہ کی فوج باطناً
واسطی وصول کی ہولکر کو دیرہ سی لیجاکر لین مین رکہا اور ظاہراً یہہ بیان کیا کہ ہولکر پر
جادو کیا ہی ہم اسکا علاج کرینگی خزانہ ہولکر مین دس لاکہہ روپیہ اوسوقت موجود تہا نواب
امیر خان نی کچہہ روپیہ نکال کر تقسیم تنخواہ کی یہہ سبب رفع فساد کا ہوا نواب امیر خان کو واسطے
کچہہ کار ضروری کی راجپوتانہ کیطرف جانا ضرور ہوا اور یہہ بہی دیکہا کہ یہان اکثر فساد اوٹہاتے
اور ہولکر کہ رافع فساد تہی مجنون ہوئی بناچاری ہولکر کو وقایم مقام اپنی ہمشیرہ یعنی ساٹہو
اپنی عبدالغفور خان کو چہوڑ گئی سرکار ہولکر سی خطاب افتخار الدولہ نواب عبدالغفور خان بہادر
دلیر جنگ کا ملا اور جاگیر دو لاکہہ چالیس ہزار سالانہ کی واسطی خرچ روزمرہ و ایک ہزار سوار کے

کہ نواب غفور خان نی اقبال کیا تہا دیگئی یہہ واقعہ بعد تقید ہونی ہولکر کی آٹہہ مہینی کے
عرصہ مین واقع ہوا کچہہ فوج ہولکر کی کہ کنارہ دریای کالی سندہ کی مقیم تہی بسبب موسم برسات کی
وہان سی کوچ کرکے چہاونی مہو مین آکر مقیم ہوئی بالارام سٹیہہ دیوان نی بارہ پلٹن پیادہ معہ توپونکی ہر ایک
پلٹن مین فسر علیحدہ علیحدہ تہی مگر کوئی افسر کل کا تہا اون سب کا ایک کمپو مقرر کرکے افسر کمپو
دہر ماکنور ملازم خاص ہولکر کو کیا و خطاب کرنیل کا دیا کرنیل ایک شخص ناعاقبت اندیش و تلون
مزاج تہا واسطی اظہار حکومت اپنی کی پہلی پہرہ اپنی خیمہ ہولکر و تلسی بائی واور رانیون ہولکر پر مقرر کئی
دوسرے حکم دیا کہ کوئی آدمی بغیر اجازت ہماری کی ہولکر و تلسی بائی کی پاس جانی نہ پاوی تیسرے افسران
فوج و مہتمم کاران ریاست سی کہا کہ جس مقدمہ مین صلاح میری نہو اوسپر عمل نہ کرنا شدہ
شدہ یہہ خبر محل مین پہنچی تلسی بائی واور رانیون نی نواب غفور خان کو خفیہ پیغام بہیجا کہ تم و
بالارام سٹیہہ و سب مہتمم کاران ریاست ایک گردہ ہوکر تدبیر ہلاکت کرنیل کی کرو موافق حکم
تلسی بائی کی نواب غفور خان و بالارام دیوان و جمیع مہتمم کاران ریاست نی جمع ہوکر تدبیر واسطے
ہلاکت کرنیل کی کی اور یہی مہیپت رام کہ سالگذشتہ مین حیدرآباد سی بہاگہی ایک ہزار آدمی کے
فراہم کرکے رام پوری مین ہولکر سی ملاقی ہوکی ملازمت اختیار کی تہی شریک ہوا نواب موصوف نی مہیپت رام
کو صلاح دی کہ چند مہینی سی تنخواہ تمہاری فوج کی نہین وصول ہوئی مناسب ہے کہ تمہاری فوج ہولکر کی
خیمہ پاس جاکر بطور دہرنہ کی کہ قوم ہنود مین یہہ رسم مروج ہی ہے چنانچہ موافق صلاح نواب کی فوج مہیپت رام

عمل مین لائی بالارام دیوان و گنگارام کوٹہاری نی تیس ہزار روپیہ پر فیصلہ کیا اور روپیہ دیکر
دہرنا اوٹہایا کرنیل نی بسبب ذہانت کی دریافت کیا کہ یہہ سب فسادات واسطی میری جانکی
ہین مہیپت رام سی کہلا بہیجا کہ تم لشکر سی باہر چلی جاؤ آپ طرف خیمہ نواب غفور خان کی گیا و کہا
مین نواب امیر خان و جسونت راو ہولکر کو برابر شمار کرتا ہون اور تمہاری ساتہہ بہی حق خدمتگذاری
کہ علاقہ جاورہ وغیرہ واسطی خرچ فوج تمہاری کی دلوادیا ادا کیا تم کسواسطی شخص غیر مہیپت رام کی
شریک ہوکر ارادہ ہلاک کرنی میرا کیا کہتی ہو نواب غفور خان نی صلاح وقت دیکہکر کہا کہ
مین شریک اوسکا نہین ہون دوسری روز ایک پلٹن معہ دو ضرب توپ کرنیل نی طرف خیمہ
مہیپت رام کی واسطی اخراج کی بہیجی فوج مہیپت رام کی اوسوقت کہانی پینی مین مشغول تہی
ایک خدمتگذار اوسکی پاس کہڑا تہا مہیپت رام نی کہا کہ بعد فراغت کی تمہاری شہر سی
نکل جاؤنگا ایک سپاہی مرسلہ کرنیل نی اس شبہہ سی کہ عدول حکمی کرتا ہی فوراً بندوق
اوسکی طرف فیر کی کہ گولی مہیپت رام کی لگی مر گیا سر اوسکا کاٹ کر ہولکر کی خیمہ کی سامنے
لاڈالا اوسوقت فوج مہیپت رام کی پاس نتہی نہین تو بہت خونریزی ہوتی نواب
غفور خان اس بلوہ کی خبر سنکر واسطی محافظت مہیپت رام کی اوسکی خیمہ کیطرف
گئی مگر عرصہ مین پہنچی کام اوسکا تمام ہوگیا تہا ناچار لاش اوسکی کو جلوا کر مال و اسباب
و گہوڑی وغیرہ مہیپت رام کی لاکر سرکار ہولکر مین داخل کی نواب غفور خان نی ایک خط

شعر اس واقعہ کا بنام نواب امیر خان کہ اوس عرصہ مین واسطی مقابلہ راجہ ناگپور کے گئے تھے
لکھا نواب امیر خان نی جواب اوسکا ساتھہ اس مضمون کی بھیجا کہ تم اوسجگہہ مقیم رہو مین تھوڑی
عرصہ مین واسطی مدد خاندان ہولکر و تمہاری کی آتا ہون کسی مخبر نی یہہ خبر دہرماکنور کرنیل کو
دی اوسنی بہت تاکید کی ساتھہ پیغام بھیجا کہ نواب غفور خان سی کہدو کہ تم شہر سی چلی جاؤ
نہین تو مین بہت برا پیش آونگا نواب موصوف نی کوچ کر کی جاورہ مین داخل ہو کر
شریک اپنا ہمشیرہ زادہ بہیت رام کہ نام اوسکا جیپت راو تھا اور بہی ایک سردار
سیندیہ کہ بہمراہی پانچ سو آدمی و دو ضرب توپ کے کہ تاخت و تاراج کرتا تھا و نام اوسکا
ڈہونڈی پنتہ تانتیا تھا کیا بعدہ نواب غفور خان نی اپنی علاقہ سی کچھہ روپیہ وصول کیا
اور بہی علاقجات غیر سی جو یہہ خبر دہرماکنور کرنیل نی سنی تھوڑی فوج واسطی مقابلہ اور لینے
جاورہ کی روانہ کی نواب بناچاری طرف کوٹہ کی روانہ ہوئی اور تلسی بائی وغیرہ کو
برہمنون نی صلاح دی کہ واسطی تیرتھہ مہادیو اکی کہ قریب اودیپور ہی ہولکر کو لیچلو
شاید یہہ تیرتھہ باعث صحت ہولکر کا ہو موافق اس صلاح کی کل رانیون و دربار
ہولکر نی طرف اودیپور کی کوچ کیا و موضع بڑی سادری مین داخل ہوئی نواب امیر خان
نی بسبب آنی فوج انگریزی معہ افسر سر بیری کلوز صاحب کے ناگپور سی روانہ ہو کر معہ افغانون
و پنڈارون کے داخل موضع مذکور ہو کر فوج ہولکر کو محاصرہ کر کی دہرماکنور کرنیل سی ہولکر کو

سب کیا کرنیل نی دیبی ہولکر سی انکار کیا پندرہ روز تک لڑائی رہی مگر آمد اجناس وغیرہ کی نواب نے
لشکر ہولکر مین اطراف سی بند کردی تہی نواب بہت شجاعت و دلیری واسطی حفاظت خاندان
ہولکر کی چنگل دہرماکنور کرنیل موذی سی برروے کار لائی کرنیل نی جو نجات اپنی کیطور سوائے
ہلاک کرنی خاندان ہولکر کی ندیکہی اسواسطی صلاح کرکی ارادہ کیا کہ جسونت راو ہولکر ملہار راو ہولکر
و تلسی بائی کو بہراہی چند سپاہیونکی بطرف بیابان بہیجی اور سپاہیون سے اشارہ کردی کہ وہان پہنچکر
قتل کرڈالنا اور خود فرار ہوجاوی مگر مراد کرنیل کی اس سبب سے حاصل نہوئی کہ ایک ملازم
خاص ہولکر نی ایک سردار توپخانہ قوم مرہٹہ کو کہ افسر پایگہ خاص ہولکر کا تہا خبر اس آفت
ناگہانی کی دی اوسنی بفور سنی انجیر کی جو سوار کہ لین مین حاضر تہی حکم تیار کیا دیا اور افسران
فوج تحت حکومت کرنیل کو بلاکر کہا کہ تم فرمان برداری کرنیل سی منحرف ہو تو مین تمہاری تنخواہ
کہ کئی مہینی سی معرض وصول مین نہین آئی ہی دلادونگا سبنی قبول کیا خود گہوڑی پر سوار ہوکے
کرنیل پاس جاکر حال لانی ملہار راو ہولکر کا اس مقام پر استفسار کیا تلسی بائی نی کہ بسبب
تباہی خاندان ہولکر کی گریان و نالان تہی جواب دیا کہ واسطی گل کرنی چراغ خاندان ہولکر کے
اس جگہہ لایا ہی کرنیل نی بہت حیلہ و حوالہ کیا مگر کیا ہوتا ہی مثل ہی کہ حق بزبان جاری
کلام سی نیت خاص اوسکی ثبوت ہوتی تہی اسعرصہ مین سوار پایگہ مرہٹہ مذکور و چند افسران دیگر
بہی جمع ہوگئی مرہٹہ مذکور نی حکم گرفتاری کرنیل و شرکاء اوسکی کا دیا افسران کرنیل نی کرنیل کو گرفتار

کرلیا بعد گرفتاری کی صبح کو کرنیل وشرکاء اسکی کو پاس خیمہ تلسی بائی کی لائی تلسی بائی نے
حکم قتل کا دیا ایک چھکڑہ پر بٹھاکر بفاصلہ ایک میل کی لیجاکی قتل کیا کرنیل دہرما کنور قوم
اہیر تہا بسبب چستی وچالاکی کی ہولکر نی اسقدر یا یہ عروج پر پہنچایا تہا دیوان نی تقلید
ہولکر کی کرکی کرنیل کیا تہا آخر اوسکا نتیجہ یہہ ہوا ئسیونکو مناسب نہین کہ کم ظرف کو دخل
کرین کسواسطی کہ اوس سی امر شریف کبہی وقوع مین نہ آئیگا پلٹن تلنگہ نی موافق وعدہ اپنی کے
تنخواہ دربار ہولکر سی طلب کی روپیہ اوسوقت موجود نتہا نواب امیر خان نی اپنی فوج سی دو لاکھ
روپیہ بطور چندہ کی تحصیل کرکی تنخواہ اونکی ادا کی دو مہینی تک نواب وہان مقیم رہی اس درمیان مین
ایک فساد تانتیا الیکر قوم برہمن نی واسطی بالارام دیوان کی اوٹہایا تلسی بائی نی نواب امیر خان کو
طرف راجپوتانہ مثل جی پور وغیرہ کی واسطی تحصیل خراج کی کہ ہمیشہ ہولکر کو دیا کرتی تہی بہیجا
نواب تلسی بائی سی یہہ کہکر کہ تم جسوقت دیوان سی ناراض ہونا میری پاس بہیجدینا اگر حکم قتل کا
ہوگا تو ویسا ہی عمل مین لاؤنگا اور بہی دیوان سی کہا کہ جب تمکو تلسی بائی میری پاس بہیجے
تو بلا خوف وخطر چلی آنا کئی روز بعد جانی نواب کی تلسی بائی نی دیوان کو واسطی شریک ہونی
نواب کے بہیجا مگر جسوقت نواب پاس دیوان کے پہنچا خلاف توقع تلسی بائی کی نواب نی بہت خاطر
کرکی خط بہی جسمین مضمون ہلاکت دیوانکا لکہا تہا دیکہایا اور کہا کہ ہم تمہاری جان بچاکر
پہر تمہین عہدہ سابقہ پر معمور کراوینگی مگر اس شرط سی کہ ہمنی کئی مہینی سی تنخواہ فوج کی تقسیم نہین کی

تم اوسکا ذمہ اپنا کرو ہرچند کہ یہہ دیوان کی وسع طاقت سی بعید تہا مگر اوسنی اقبال کیا اس
شرط پر کہ ایک کروڑ چوسٹھ لاکہہ روپیہ بتدریج دونگا نواب نی خود دربار ہولکر مین آکر بہت سعی و سفارش
کی دیوان کو عہدہ سابقہ پر معمور کرادیا بعد بحالی کی بعوض مبالغ مسطورہ بالا کی کل اڑاہی لاکہہ روپیہ
نقد اور دو لاکہہ کا کپڑا دیا فی الحال ہولکر بہوش و تقسیم تنخواہ فوج کی واسطی روپیہ درکار ہوا اسلئی
تدبیر واسطی باقی رہنی نام ہولکر فوج کی کر کی اکثر افسرون کو صوبہ دار مقرر کیا اور ساتہہ تہوڑے
تہوڑی فوج کی روانہ ہر طرف کا یہہ کہکر کیا کہ جہان جاہو جہاپہ مارو مگر تنخواہ فوج کی ادا کرکے
کچہہ روپیہ خزانہ سرکاری مین داخل کرو افسران مذکور پنڈارون سی زیادہ تاخت و تاراج
برروی کارلائی کہ اوسکی بیان مین بیفایدہ کاغذ سیاہ کرنا ہی سب افسرون مین پہلا افسر
جگوبا پوتہا کہ ساتہہ اوسکی چار پلٹنین تہین دو تحت حکومت اوسکی اور دو قبضہ مین مرزا روشن بیگ
کی دوسرا صوبہ دار بالارام دیوان نی بابو شن بخشی کو کیا تہا قبضہ اوسکی مین بہت فوج پیادہ
و تہوڑا گروہ سوارون کا تہا بابو شن نی بعد تاراجی علاقہ سندیہ وغیرہ قصبہ ملہارگڈہ
کہ منجملہ جاگیر نواب غفور خان سی تہا خوف نواب امیر خان و نواب غفور خان کا نکر کی سنہ ۱۸۱۰ع
مین لوٹا ایک شخص رام دین قوم برہمن ساکن ہندوستان علاقہ سرکار کمپنی بہادر دربار ہولکر
سپاہی اردلی کا تہا مینا بائی کی سفارش سی اسقدر بڑا کہ سو پیدل دو توپ و خلعت و مہر
و لقب صوبہ دار کا پایا اور بہت تاخت و تاراج کیا کہ بیان اوسکا لاحاصل ہی اس زمانہ سنہ ۱۸۱۱ع مین

ہولکر بیکنیٹہ ہاشی ہوئی تلسی بائی نی ملہار راو ہولکر پسر جسونت راو ہولکر متوفی کہ شکم کیسری بائی
قوم کہہاری سی تہی مقام بہانپورہ مین مسند نشین کیا سب افسران دربار ہولکر نی اطاعت قبول کی
اور بہی ظالم سنگہ دیوان کوٹہ نی بہانپورہ آکر نذر گذرانی بعد عرصہ دو مہینی کے سیندیہ نے ارادہ کیا
کہ علاقہ اندور تحت حکومت تلسی بائی سی نکال لیجی اسواسطی ایک عزیز اپنی مسمی جٹی بامانیا کو واسطے
فساد النی کی خاندان ہولکر مین بہیجا اوسنی دربار ہولکر مین آکر نوکری کی بعد عرصہ قلیل کے فوج
جگو بابو صوبہ دار کو ورغلان کر اپنی قبضہ مین کر کی ظاہر الحیلہ دینی تنخواہ چڑہی ہوئی کی بہانپورہ
لیگیا مگر مطلب خاص اوسکا یہہ تہا کہ مسماۃ لاراہائی زوجہ جسونت راو و مسماۃ ایما بائی زوجہ
ملہار راو کہ لڑائی پونا مین ماری گئی تہی اون دونون عورتون کا ارادہ یہہ تہا کہ مہیپت راو
بیٹی انند راو ہولکر جاگیردار جالون کو مسند نشین کرین اونکی مدد کری اتفاقاً یہہ خبر دربار ہولکر مین
پہنچی نواب غفور خان بشرکت بالارام دیوان و ظالم سنگہ دیوان کوٹہ نی بہانپورہ پہنچکر فوج
جٹی بامانیا کو شکست دی و ہتیار چہین لئی دونو عورتونکو مارڈالا جٹی بامانیا بہاگ گیا
مال و اسباب اوسکا لوٹ لیا دیوان سابق گنپت راو کہ قید ہولکر سی بہاگ کر تازیت ہولکر
اندور نہ آیا درینولا خبر وفات ہولکر سنکے داخل سوا دربار ہولکر سی گنپت راو ساتہہ اس پیغام کے
سیندیہ پاس بہیجا گیا کہ درینولا کچہہ روپیہ واسطی تقسیم تنخواہ فوج کی ہمین ضروری اسواسطے
کل علاقہ ہولکر تمہاری پاس گرو کرتی ہین دیوان نے گوالیار داخل ہو کی سیندیہ سی بیان کیا

سیندیہ نی بخوشی تمام اوس پیغام کو سُنا اسواسطی کہ منظور نظر سیندیہ کی یہہ بات تہے
کہ کسیطور پر مجہی فضیلت ہولکر پر ہو سیندیہ نی کچہہ گماشتہای ساہوکاران خاص ہمراہ
دیوان یہہ کہلہکر گئی کہ جسوقت تحریر ہوجاوی روپیہ دی دینا گنپت راو معہ گماشتہای
ساہوکاران سیندیہ کی داخل لشکر ہولکر ہوا نواب غفور خان نی یہہ خبر پاکر اپنی دوست خاص
تانتیا جوگ سی صلاح کی کہ اس مین خرابی خاندان ہولکر و ہماری متصور ہی بعد مشورہ کی ایک خط
بنام نواب امیر خان کی کہ اوس عرصہ مین جودہ پور مین مقیم تہی لکہہ کر واسطی حفاظت علاقہ
ہولکر کی طلب کیا نواب امیر خان نی بہت جلد داخل ہوکر بعد بہت سعی کی اس صلاح کو رد کیا بعد
اس واقعہ کی کسینی نواب امیر خان سی کہا کہ تلسی بائی بہت بدمزاج و بدطوار ہی ایک روز
نواب نے تنہائی مین جاکر کہا کہ ہمنی ایسا سنا ہی غفور سنی اس بات کی تلسی بائی نواب امیر خان سے
بہت رنجیدہ ہوئی تانتیا الیکر نی کہ دشمن خاص تانتیا جوگ کا تہا تلسی بائی سی کہا کہ یہہ سب فساد
برپا کیا ہوا تانتیا جوگ کا ہی تلسی بائی نی یہہ سنکر ارادہ ہلاک کرنی تانتیا جوگ کا کیا کوئی صورت
اوسکی جان بچنی کی نہتی مگر نواب غفور خان نی اطلاع کرکی بہگا دیا تانتیا جوگ کئی مہینی کوٹہ
مین رہا نواب امیر خان لشکر ہولکر سی کوچ کرگئی بعد جانی نواب کی تلسی بائی نی بصلاح مینا بائی
کی دوبارہ تانتیا الیکر کو بطرف گوالیار واسطی گرو کرنی علاقہ ہولکر کی بہیجا تانتیا الیکر نی وہان پہنچکر
اسطرح پر فیصلہ کیا کہ چوبیس لاکہہ روپیہ سیندیہ دربار ہولکر کو سال بسال دین جسوقت دربار ہولکر

روپیہ سینديہ کا ادا کرین تو سینديہ علاقہ ہولکر کو چھوڑ دین دوبارہ بہی یہہ مراد حاصل نہوئی
اس سبب سی کہ تمام فوج مین فساد عام ہوا تلسی بائی ملہار راو ہولکر کو لیکر خیمہ نواب غفور خان
مین چلی آئی بعدہٗ قلعہ گنگراں مین واسطی محافظت اپنی کی چلی گئی تانتیا جوگ نی کہ سابق مین
کوٹہ چلا گیا تہا اس عرصہ مین ثانیاً بمدد ظالم سنگہ دیوان کوٹہ کی داخل ہوکر امورات ریاست
مین دخل دینا شروع کیا مینا بائی نی ارادہ واسطی گرفتار کرنی تانتیا جوگ و ضبطی مال و
اسباب اوسکی و بجای تانتیا جوگ کی رام دین صوبہ دار کو کرنیکا کیا اس زمانہ مین رام دین
ساتہہ بہائی اپنی مکہن لعل جوشی و سپاہ اپنی و بہگوانداس ساہوکار کی داخل قلعہ گنگراں ہوا
ساہوکار کو اسواسطی رام دین لایا تہا کہ تنخواہ فوج کی ساہوکاری دلاوری مگر اس شرط پر
کہ اختیار تانتیا جوگ سی نکلکر قبضہ رام دین مین ہو جاوی فی الحال بداطواری تلسی بائی
و محبت و مہربانی سماۃ مذکورہ کی حال گنپت راو پرشت ازبام ہوئی تانتیا جوگ نی گنپت راو
سی کہا کہ راز افشا ہوگیا اپنی جان کی حفاظت بہت رکہنا زمانہ ہولکر مین عورت گنپت راو
کی بہت شکیلہ تہی ہولکر کی مدنظر تہی بالفعل تلسی بائی و تانتیا جوگ و گنپت راو نے
صلاح کی و وہم افشاء راز کا طرف مینا بائی و رام دین کی کر کی دونون کو مقید کیا بعدا سکے
تلسی بائی گنگراں سی کوچ کر کی شکر مین آئی اور کچہہ روپیہ فوج کو تقسیم کیا پہر چند روز کے
بعد معہ فوج واسطی چہاونی کرنیکی کوچ کر کی داخل مکسی کہ ایک شہر کنارہ دریای کالی سندہ کے

واقع ہی معہ دو نو قیدیونکی داخل ہوی تانتیا الیکر اس عرصہ مین واسطی کسی کام کی کوٹہ کو
گیا تہا نواب غفور خان نی تانتیا الیکر کو مدد عنایت کر کی واسطی رہائی مینا بائی کی طلب
کیا تانتیا جوگ نی ارادہ رہائی رام دین کا کیا تانتیا الیکر نی پہچکر یہہ چاہا کہ تلسی بائی
کو ریاست سی خارج کر کی قایم مقام اوسکی مینا بائی کو کری اور بالا رام دیوان بہی شریک
تانتیا الیکر کا اسواسطی کہ بدنامی ریاست ہولکر کی بسبب تلسی بائی و گنپت راو کی ہورہی ہے
دفع ہوجاویگی ہوا ہنوز مینا بائی بعزت مقید تہی مگر اسعرصہ مین تانتیا جوگ نی کسیطور پر
خبر پاکر گنپت راو کو صلاح دی کہ یہان رکہنا مینا بائی کا بہتر نہین ہی کہین دو رقلعہ مین
بہیجدو گنپت راو نی تلسی بائی پاس جاکر کہا اوسنی قبول کیا گنپت راو نی حکم دیا کہ مینا بائی
کو یہان سی لیجاکر قلعہ گنگراں مین قید رکہو فوراً اوسیوقت کہ ایک پہر رات گذری تہی اور بارش
وہوا بہت سخت تہی لشکر سی لیجاکر قلعہ گنگراں مین مقید کیا بعد کچہہ عرصہ کے حکم
بیجل پور کا دیا وہان قید رہی بعد تہوڑی زمانہ کی ایک رقعہ گنپت راو نی بنام
مینا بائی لکہا کہ زر خطیر واسطی تقسیم تنخواہ فوج کی دی تو ہم قید سی رہا کردین جسوقت
مینا بائی نی یہہ سنا کہا ایک خرمہرہ بہی ندونگی افسوس قید خانہ نی اسقدر
مینا بائی کو تکلیف حد سی زیادہ موافق حکم دیوان کی دی کہ مینا بائی نی ناچار ہوکر انگشتری
سی ہیرا نکال کر کہا کی مرگئی قریب اجمیر موضع کشن گڈہ مین روپیہ اوسکا پاس ایک ساہوکار کے

تہا تانتیا جوگ نی بہت محنت واسطی وصول کرنی روپیہ سیندیا بائی کی کی مگر بیفایدہ گئی بعد
اسواقعہ کی دفعتاً فساد عام فوج ہولکر مین ہوا تلسی بائی نی بناچاری بہاگ کی دوبارہ
قلعہ گنگراں کی راہ لی فوج پیدل و توپخانہ کہ مددگار تلسی بائی کی تہی فوج فاسد کو پاس
نہ آنی دیتی تہی مگر نواب غفور خان کو بہراہی فوج قلیل کے پاس آنی دیا تلسی بائی نی حکم دیا
کہ ملازمین فوج ہولکر مین ہندو ہین مسلمان ایک بہی نرہنی پاوی ظاہراً اسواسطی کہ فوج
ہماری مین مفسد مسلمان ہین و باطناً اسلئی کہ نواب امیر خان کی مدد کرتے ہین درینولا تلسی بائی
نواب کو اپنا دشمن تصور کرتی تہی فوج اہل اسلام نی اس حکم سی ناراض ہوکر ارادہ کیا
کہ تلسی بائی حکومت بذریعہ ملہار راو کی ہی کیطور سی ملہار راو کو چہین لیجئی اور اسکو
ریاست سی خارج کردیجئی فوج پلٹن و توپخانہ نی مدد مسلمانونکی کرکی گہر گئیت راو و
تانتیا جوگ کا گہیر لیا بعدہ مشورہ کرکے تانتیا جوگ کو رہا و گنپت راو کو مقید کیا اور کچہہ
فوج نی قلعہ کو کہ جسمین تلسی بائی تہی محاصرہ کرلیا تانتیا جوگ نی بہراہی چاپس آدمیونکی
بہاگ کر قلعہ مین پاس تلسی بائی کی پہنچکر بالتفصیل حال بیان کیا تلسی بائی نی فوراً جٹی یا
نائک کو کہ افسر پائگہ خاص کا و مصاحب تہا حکم واسطی بندوبست و مقابلہ کی دیا
نائک اوسوقت لشکر مین تہا سات سو آدمی کیطرف قلعہ کی آیا دیکہا کہ فوج ہر طرف سی
محاصرہ کئی ہوئی ہے ایک طرف کی دیوار قلعہ کی چہوٹی تہی اوسطرف زدبان لگاکر سب آدمیونکو چڑہایا

بعدہٗ اندر جاکر طرف دروازہ بیرون کے کہ ایک کمپنی مفسدین کی وہان موجود تہی دفعتاً حملہ کرکی سبکو
مجروح و مقتول کیا بعدہٗ تلسی بائی کی پاس جاکر دیکہا تو آغوش مین ملہار راو اور ہاتہہ مین چھوری لئی ہوئے
بیٹہی ہی جال اس صورت کی پیشہنی کا دریافت کیا جواب پایا کہ اگر مفسدین ارادہ یعنی ملہار راو کا کرتی تو
پہلی اسکو بعدہ اپنی تئین ہلاک کرتی نواب غفور خان بہی واسطی مدد کی آئی تہی مگر تلسی بائی نی ازراہ کج فہمی وہم
شریک ہونی نواب کا ساتہہ مفسدین کے کرکے کہا نواب تم علیحدہ رہنا حوصلہ ہمارے پاس آنیکا زنہار نکرنا
نواب کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی خیمہ کو چلی گئی فوج نی واسطی وصول تنخواہ کی گنپت راو پر بہت سے
سختی کی تلسی بائی نی جو سنا گوارا نکر کی تانتیا جوگ کو زیور کثیر اپنا واسطی رہائی گنپت راو کی دیکر بہیجا
تانتیا جوگ نی آکر تقسیم روپیہ کی کرکی سبکو روزگار سی موقوف کیا وہ تیار لیلی سب اپنی گہر کو چلی گئے
یہہ حال جو اوپر مذکور نی سنا کہ تنخواہ فادسی وصول ہوتی ہی مرزا روشن بیگ درویش خان
و حسین علی معہ پلٹنون کے قلعہ کنگرال مین واسطی وصول تنخواہ کی آئی اس مرتبہ
بہی دوبارہ بہت فساد ہوا تلسی بائی نی شبہہ اسکا اوپر بالارام دیوان کی کرکی ظاہراً
اسوجہہ سی مقید کیا مگر باطناً ارادہ ہلاک کرنی بالارام کا اس سبب سی کیا کہ یہہ حامی
و مددگار نواب امیر خان و تانتیا الیکر کا ہی اسلیئی برسر غصہ رکہنا اسکا مناسب
نہین اور ارادہ ہلاکت اس معنی سی تہا کہ اکثر سواران ہندوستانی کو اغوا کرکی اپنی قبضہ مین
رکہتا تہا اور اظہار بد اطواری تلسی بائی کا خاص وجہ ہلاکت دیوان کا ہوا بعد تین روز

آدھی رات کی وقت تلسی بائی نی کہ اوسوقت گنپت راو وچند ملازمان خاص موجود تہی بالارام کو
طلب کیا ہرچند کہ عورت بالارام کی مانع ہوئی مگر بالارام نی نہ سنا وروبرو تلسی بائی کی حاضر ہوا
واسطی محافظت اپنی جان کی بہت التجا کی اور کہا کہ میری پاس کچھہ روپیہ نہین جو بعد ہلاکت
میری کی تمہاری ہات آئیگا مگر معتبری میری اسقدر ہی کہ تنخواہ مفدین کی ضمانت کرسکتا
ہون تلسی بائی نی جواب دیا کہ یہہ سب فساد برپا کیا ہوا تیرا ہی اور غصہ ہوکر حکم دیا کہ سر بالارام کا
جدا کرو دو سپاہی اردلی ایک ین سنگہ دوسرا لعل سنگہ حاضر تہی گنپت راو نی اونسی کہا کہ تمنی
اپنی مالک کا حکم سنایا نہین انہون نی جواب دیا کہ ہم سپاہی ہین جلاد نہین گنپت راو نے
خود اوٹہکر تلوار نام سی کہینچکر بالارام پر وار کیا بعدہ ہسوا حضوریہ نی ایک ہاتہہ اور مارا
بہیم سنگہ سندیلہ نی قیمہ قیمہ کرکی ٹانگ پکڑکی ایک کوٹہری مین ڈال دیا گنپت راو اسقدر
نالایق تہا کہ باوجود اس شروت کی ایک کنٹہہ موتیونکا گلی بالارام سی نکال کر شریک حصہ لینے
والونکا ہوا صبح کو مشہور کیا کہ بالارام دیوان قید سی بہاگ گیا مگر یہہ حیلہ نہ چلا سب آدمیون پر
خفیہ قتل کرنا بالارام کا ظاہر ہوگیا سب فوج کو بالارام کی مرنی سی بہت رنج ہوا نواب غفور خان
نی اس پیغام کی ساتہہ موتی رام کو پاس تانتیا جوگ کی بہیجا کہ باوجودیکہ ہماری تمہاری عہد و پیمان
تہا خلاف اوسکی تم شریک اس امر کی ہوئی مگر خیر اب یہہ بتاؤ کہ مین نواب امیر خان کو اسکا حصہ
کیا دونگا تانتیا جوگ نی علیحدہ ہونا اپنا و زندہ مقید رہنا بالارام کا ظاہر کیا قاصد نے اس حیلہ پر

اکتفا نکرکی جواب شافی طلب کیا تانتیا جوگ نی تلسی بائی و گنپت راو کو اطلاع اس امر کی کی تلسی
بائی نی جواب دیا کہ نواب غفور خان سی کہدو کہ ملازم ہماری ہو یا حاکم اور اگر اشتیاق ملاقات بالارام
کا رکھتی ہو تو یہان آوے ہم بخوبی تمام ملاقات کرادینگی جسوقت قاصد نی یہہ پیغام نواب کو سنایا نواب
بطور خود ہوشیار ہوئی بعد دو روز کی نواب نی سنا کہ تلسی بائی درپی ہلاکت ہماری کی ہی کوچ کرکی
دور خیمہ کیا جب یہہ خبر تلسی بائی کو پہنچی کہ نواب نی دور جا کی خیمہ کیا ایک آدمی واسطی دریافت دہی
و تسلی و تشفی کی بھیجا موافق کہنی کی نواب نی واپس آکر جای قدیمی اپنی کو چھوڑکر متصل پلٹن مرزا روشن بیگ
کے خیمہ کیا تلسی بائی نی جو حال اضطرابی و پریشانی فوج کا دریافت کیا برای محافظت قلعہ گنگراں کو
معہ سواران مرہٹہ کی چلی گئی دفعتاً جٹی بانا یک پلٹن مرزا روشن بیگ سی مقابلہ ہوا نواب نی حرامات
مرزا مذکور کی کی توپین فیر ہوئین اتفاقاً ایک گولہ توپ کا ہودج تلسی بائی پر کہ گود مین لئی ہوئے
ملہار راو کو بیٹھی تہی لگا کہ فوج مرہٹہ مین زلزلہ پڑگیا تلسی بائی و گنپت راو معہ ملہار راو کی گھوڑو پر
سوار ہوکر بھاگے سواران مرہٹہ کی بھاگ کر علاقہ نیوار دیواس موضع الوٹ مین داخل ہوئی قلعہ
گنگراں ہات مین مرزا روشن بیگ کی آیا پہلی نعش بالارام کو کہ سڑی ہوئی پڑی تہی اوسکے
ہم قوموں سے جلوائی بعدہٗ خوب لوٹ کر تنخواہ فوج کی ادا کی اور یہی خود سرمایہ بہت جمع کرلیا یہہ
فساد باشارہ نواب امیر خان کی ہوا تہا اسواسطی کہ نواب کے دلمین تہا کہ تلسی بائی کو حکومت سے خارج کردے
اسواسطی بواسطہ نایب اپنی نواب غفور خان کی فوج کو ورغلاتا تہا آخرالامر ظاہر یہہ ہوا کہ فوج ہولکر مین

جو سردار مسلمان تہی شریک نواب ہوئی اور جو ہنود تہی شریک تلسی بائی کی اور سوار ان قوم مرہٹہ
بسبب ہونی ملہار راو کی حق تلسی بائی کا جانکر شریک ہوئی تانتیا جوگ نی عامل مندسور
کہ علاقہ سیندیہ سی ہی عہد و پیمان کر کی پانچ پلٹن دس ضرب توپ عاریتاً لیکر واسطے
اس فوج کی کچھ ہاہواری مقرر کردی دولت راو سیندیہ نی جو یہہ خبر پائی ایک شخص معتمد کو
پاس نواب امیر خان کی ساتھہ اس مضمون کے بھیجا کہ اس فساد مین بجز خرابی تمہاری بدنامی
دربار ہولکر کی اور کیا متصور ہی مناسب ہے کہ مراد تلسی بائی کی یعنی اخراج نواب غفور خان کا ہی اوسی
قبول و منظور کرو جسوقت نواب امیر خان نی یہہ سنا نواب غفور خان کو واسطی لڑائی کے منع کیا
و تلسی بائی سی کہلا بھیجا کہ تم نواب غفور خان کو اپنی دربار مین آنی دو فوج کو واسطی انہی نصفی
تنخواہ کی راضی کر دینگی اور تم جا بجا بہاگی بہاگی پھرو اور مین چند روز مین اونہین بلوا لونگا
ظالم سنگہ دیوان کوٹہ متکفل نواب کا تلسی بائی سی ہوا تلسی بائی نی کہا کہ مراد نواب کی
اخراج میرے ریاست سی ہی سو یہہ خیال فاسد ہی مین کل فوج کو طلب کر کی خوب بندوبست کرونگی
اس گفتگو مین دوبارہ جنگ ہونیوالی تہی مگر دونو طرف کی سردارون نے ظالم سنگہ دیوان کوٹہ پر
رکھا کہ جو وہ کری سو ہم دونو کو منظور ہو فوج ہولکر بفاصلہ بارہ میل کوٹہ سی جاکر مقیم ہوئی
تلسی بائی کیطرف سی تانتیا جوگ نواب امیر خان کیطرف سی نواب غفور خان پاس ظالم سنگہ کی گئی
تین بہنی عہد و پیمان و فیصلہ مین گذری موسم برسات آخر ہونی لگا اور ۱۸۱۷ء تہی خبر پہنچی کہ فوج ہولکر

انگریز کیطرف مالوہ کی آئی ہی ظالم سنگہ دیوان کو ٹہنی دیکہا کہ دوستی نواب امیر خان فوج ہولکر
کی ہماری کام نہ آئیگی کوئی تدبیر واسطے محافظت اپنی کی سوچی تانتیا جوگ کو معہ تین رسالے دو دو علم
کی پاس تلسی بائی کی یہہ لکہکر روانہ کیا کہ تانتیا جوگ آدمی بہت ہوشیار و چالاک ہی ہندوستانی
فوج تمہاریکا بخوبی کریگا تانتیا جوگ جسوقت یہان داخل ہوا باشارہ تلسی بائی فوج نی واسطے
وصول تنخواہ کی مقید کیا اسعرصہ مین سیندیہ نی وکیل اپنا دربار ہولکر مین اسواسطی بہیجا کہ دربار
باجی راو پیشوا پونا و سرکار انگریز سی لڑائی ہونیوالی ہی تمکو مناسب ہی کہ پیشوا کی مدت ضرور کرو
اور بہی پہلی اسکی ڈہونڈہی پتہہ تانتیا کو پیشوا نی دربار ہولکر مین واسطی طلب دکی بہیجا تہا اونسی دربار ہولکر
مین داخل ہوکر کہا کہ سیندیہ واسطی مدد پیشوا کی مستعد و آمادہ ہی تمکو بہی مناسب ہے
کہ مدد پیشوا کی کرو بعد اس گفتگو کی ڈہونڈہی پتہہ تانتیا نواب امیر خان پاس واسطی کمک
پیشوا کی گیا اوس زمانہ مین نواب قلعہ مادہوراج پورہ کہ علاقہ جی پور سی ہی محاصرہ کیی ہوئی تہے
اور سر ڈیوٹ اختر لونی صاحب بہادر سی گفتگو صلح نواب کی درپیش تہی نواب نی ڈہونڈہی پتہہ
تانتیا سی کہا کہ درنولاچار لاکہہ روپیہ اگر پیشوا واسطی تقسیم فوج کی ہمکو دین تو البتہ مضایقہ نہین
یہہ کہکر رخصت کیا اور نواب غفور خان کو لکہا کہ تم تلسی بائی سی کہو کہ طرف دکن کے منت جاؤ
مین عنقریب آتا ہون درمیان انگریز و تمہاری واسطہ ہوکر عہد و پیمان کرادونگا متیان
دربار ہولکر نی بعد کرنی وعدہ مدد پیشوا سی ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ کہہ روپیہ مین فوج کو تقسیم کرکی

حکم کوچ کا طرف پونا کی سنایا تہا ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۷ء مین سب فوج ہولکر کی مہدپور مین داخل ہو
بالفعل خبر آئی فوج انگریزی معہ افسر میجر جنرل سرجان مالکم صاحب بہادر کی تاریخ چہارم دسمبر سنہ ۱۸۱۷ء
آگرمین کہ بفاصلہ پچاس میل مہدپور سی ہی اور آئی تہوڑی فوج کی معیت سر ٹامس ہسلاپ صاحب
بعد عبور دریای نربدہ کی داخل ہونے اجین مین تاریخ یکم دسمبر سنہ صدر سنی دربار ہولکر نی
باوجود مقید ہونیکی تانتیا جوگ کو طلب کر کی صلاح کی اوسنی کہا تمکو مناسب ہی ایک شخص
معتمد اپنا پاس افسر فوج انگریز کی کہ آگرمین مقیم ہی روانہ کرو یہہ صلاح تانتیا جوگ کی مشیران
دربار ہولکر کو پسند آئی کہا تانتیا جوگ سرکار انگریز سی آمیزش رکہتا ہی سختی سی قید کرو یعنی
سب سردار جنگی و ملکی متفق ہو کر خیمہ نواب غفور خان مین آکر واسطی لڑائیکی قسمیہ ہوئے
اس عرصہ مین افسر فوج آگرنی ایک خط مشعر دوستی واس کلام کی کہ تمکو مناسب ہی سرکار
انگریزسی صلح کرو اور جو مطلب ہو اوسی بیان کرو اور مین ایک افسر انگریزی پاس تمہارے
روانہ کرونگا جسطرح وہ کہی عمل مین لانا مگر قبل پہنچی خط صاحب موصوف سی ایک خط طرف
ملہار راؤ سی پاس صاحب مذکور کی اس مضمون کا آیا کہ صلح درمیان ہمارے و سرکار انگریز کی ہوجاوے تو بہتر ہے
بمضمون دوستانہ درج تہا مگر جواب خط صاحب بمروج کا نہ آیا صاحب موصوف نی ایک رقعہ
بنام گنپت راؤ اس مضمون کا لکہا کہ مین اب کوچ کر کی شریک کمانڈر انچیف صاحب کا کہ اوجین مین مقیم
ہین ہوتا ہون اگر تمکو اپنی بہتری منظر ہو تو فرصت کو غنیمت جانکر کسی شخص معتمد کو واسطی صلح کی روانہ

اسطرف کا کر و بعدہٗ ترانہ سی کوچ کر کی اوجین مین داخل ہوئی دربار ہولکر نی وکیل اپنا پاس کمانڈر انچیف
کے روانہ کیا وکیل مذکور اوجین مین پہنچا صاحب موصوف نی دس شرطونکی واسطی کہا کہ خلاصہ
اوسکا یہہ تہا کہ ریاست ہولکر کو سرکار انگریز اسطرح پر کہین گی کہ وہ مکلف اور ریاست کی ہوجاوین
باطناً یہہ مطلب تہا کہ ہولکر فوج کا بندوبست ساتہہ تخفیف کی کرین و نکانا پنڈارون کو
کہ غارت پیشہ ہین وہی ترک کرنا تاخت و تاراج کا و سرکار انگریز نی وعدہ دینی مدد کا روپیہ کیطرف
سی واسطی تقسیم تنخواہ فوج چڑہی ہوئی کی کیا اور ریاست ہولکر مین بالکل دخل نہ دیا وکیل نی کہا کہ بہت
فوج سرکش ہم سی نمانی گی صاحب موصوف نی کہا کہ تم ملہار راو کو اس مقام پر لے آؤ ہم اونکی نام لکہدینگے
جیسا ہمنی کہا ہی ویسا ہی عمل مین لایا جائیگا اسواسطی کہ کوئی مالک ریاست ہولکر صاحب تمیز
و ذی شعور نہین ہی افسران فوج ہولکر نی تصور کیا کہ اگر درمیان ہولکر و سرکار انگریز کی صلح ہوگئی
تو کمی رتبہ و منزلت ہماری کی ہوگی گفتگو صلح کی درمیان مین نہ آنی دی و سواران قوم مرہٹہ کو
اغوا کر کی مستعد چہاپہ ماریکا فوج انگریزی پر کیا اس عرصہ مین کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے
بارادہ کوچ مہدپور کی اوجین سی پیش خیمہ اپنا روانہ کیا سواران مرہٹہ نی پیش خیمہ صاحب موصوف پر
چہاپہ مارا دریولا نواب غفور خان کو سیر ہی ہائی ہادر ملہار راو ہولکر و فوج تانتیا جوگ باوجود متصدی ہونے
و افسران پایگہ خاص واسطی لینی انتقام بالارام کی شریک اون آدمیونکی ہوئی کہ جنکا ارادہ ہلاک
کرنی تلسی بائی و گنپت راو کا تہا صدرالدین حوالہ دار پایگہ نی وقت صبح بتاریخ بستم دسمبر ۱۸۱۷ء

خیمہ
کو دیکھا کہ ہمارا راو خیمہ کی باہر لہو لعب کر رہی ہین دوڑکر آغوش مین اوٹھالیا اور ایک پیادہ
تلسی بائی پر واسطی نہ آنی جانی دینی کسیکی متعین کیا گنپت راو واسطی مدد تلسی بائی کی آیا مگر
جو سنا کہ اس امر مین سبکی سازش ہی واپس جا کی گھوڑی پر سوار ہوکی بہاگا دشمنان گنپت راو نے
پیچھا کر کی کنارہ دریای سفرہ پر دوچار ہوکر ایک برچھا مارا کہ گنپت راو زخم خفیف کھاکر گھوڑی سے
نیچی گرا جو زیور اوسکی بدن پر تہا سب اوتار لیا وزدوکوب و مقید کر کی طرف پلٹن کی لیگیی تا شب
تلسی بائی پر قید کیطرف سی بہت سختی رکہی کہ اوسنی کہانا پانی کچہہ نکہایا پیا اور دن بہر روتی
پیٹتی رہی شبکو صلاح قتل تلسی بائی کی سبنی کی تلسی بائی نی جو سنا زیور کپڑا اپنا بطور رشوت
دیکر منت وسماجت واسطی بچنی اپنی جان کی بہت کی مگر کچہہ کام نہ آئی قریب صبح تلسی بائی کو
گرفتار کیا اور پالکی پر سوار کر کی طرف دریای سفر اکی لیگیی ہرچند کہ بوقت گرفتاری تلسی بائی
بہت چلائی مگر بسبب بیرحمی کی کہ سرشت اوسکی مین تہی نہ کسینی قدم واسطی بچانی اوسکی کے
اوٹھایا اور نہ کسینی آواز دی بموجب مثل کی کہ کردکہ نیافت آخر کا دریای مذکور پر پہنچکر شاہ
سعادت خان جمعدار و محی الدین علی قوم میواتیون نی سر و سکاتن سی جدا کر کی دریا مین بہادیا
موافق رسم ہنود کی نہین جلایا مس تلسی بائی کا تیس برس کا تہا جسوقت یہہ ماجرا گذرا
فوج انگریزی بفاصلہ دس میل کی لشکر ہولکر سی قریب مہدپور کی تہی سرداران فوج ہولکر نے
آپسمین صلاح کی کہ یہہ میدان لڑائی کی قابل ہی انگریزون سی اسی جاگہ لڑی تاریخ بیسوین دسمبر سنہ

ایک چٹھی بنام ملہار راو صاحب موصوف نی مختصر اسمضمونکی لکہی کہ ہوشیار ہو وقت اخیر ہی جواب
اوسکی مین ایک خط کہ اوسمین کچہہ مضمون دوستی کا کچہہ مکرار اور یہہ بہی لکہا تہا کہ قدم آگی نہ بڑہانا نہین تو
یاد رکہو کہ یہہ فوج ہولکر کی ہی بتاریخ بستم ماہ دسمبر سنہ صدر ایک جماعت کثیر سواران نی معہ افسر
رام دین کے دریای سفراسی بطرف دست راست کی وسطی چہاپہ مارنی ولڑنی سر انگریزی کے عبور کیا
اور باقی افسران فوج ہولکر نی تدبیر تیاری میدان رزم کی کی ایک نالہ مین کہ داہنی طرف بہت شیب
و فراز و بائین طرف دریای سفر اتہا مزار روشن بیگ نی پلٹن صدر الدین افسر پایگہ نی پایگہ و توپخانہ جمایا
اور نواب غفور خان بہادر اپنی فوج کی سب فوج کی پیچہی ملہار راو کو درمیان مین لیکر کہڑی ہوئے
جسطرف توپین ہولکر کی تہین فوج انگریزی نی دریای سفراسی عبور کر کی مقابلہ مین اونکی صف آرای
کی بعدہ کمانڈر چیف صاحب نی فوج دست راست کو حکم لڑنیکا دیا کہ وہ فوج دست چپ ہولکر پر
جا پڑی اور ہتیار چلنی لگا پہر کل فوج کو صاحب موصوف نی حکم جنگ دیا کہ سب بہم ہوگئی بعد حرب و ضرب کے
فوج انگریزی نی فتح پائی فوج ہولکر بہ نہایت پریشانی فرار ہوئی سواران ہولکر کہ دم شجاعت مارتے
تہی جس وقت میدان کارزار گرم ہوا پہلی سب سی بہاگی توپخانہ انگریزی کی روبرو سے پلٹن بہاگے
ملہار راو ہاتی پر سوار کمال بہادری و شجاعت سی میدان جنگ مین کہڑی تہی جب فوج کو بہاگتے
دیکہا آبدیدہ ہوکر بہت التجا و اسپ آنیکی کی ہری ہولکر چچازاد بہای ملہار راو ہولکر نی بہی بہت
جوانمردی کی فوج ہولکر بہاگتی بہاگتی رات بہر مین سیتاپو پہنچی تانتیا جوگ و گنپت راو کہ مقید تہی پہرہ سے

بہاگ کر رات کو مہدپور مین پوشیدہ رہ کی صبح ملہار راو ہولکر پاس گئی کیسری بائی مادر
ملہار راو ہولکر بعد مرنی تلسی بائی کی مختار ریاست ہوئی تانتیا جوگ کو طلب کر کی خلعت فاخرہ
دیکر دیوان کیا بعدہ کوچ کر کی مندسور مین آئی وہان ایک جماعت پنڈارون کی معہ امیر کریم خان کے
مقیم تہی اونہون نے ارادہ شریک ہونی لشکر ہولکر کا کیا مگر کینی منظور نکیا اس وجہ سی کہ فوج
انگریزی پیچہا کئی ہوئی تہی بعد مقابلہ کی امید فتح سرکار انگریز پر نہی تہی روانہ ہو کر پرتاپگڈہ
گئی نواب نی سیتامو مین ایک تدبیر علیحدہ سوچکر کہا کہ ہم تمہاری ساتہہ بہاگتی
نہین پہرینگی سابق مین اکثر خطوط نواب امیر خان کی متضمن اس روش کی آئی تہی میر
ظفر علی وکیل اپنی کو نواب غفور خان نی پاس صاحب ممدوح کی اسواسطی بہیجا کہ یہہ جاگیر بطور
مدد خرچ سواروں کے کہ ہمراہ ہماری ہین سرکار ہولکر سی عنایت ہوئی ہی اگر سرکار انگریز بہادر صلح
کر کی ایک عہدنامہ واسطی مضبوطی اوس جاگیر کی لکہدین جسوقت عہدنامہ بدستخط مزین ہوجاوے
توکینہ ویرخاش کہ درمیان مین واقع ہی رفع ودفع ہوجاویگا وکیل مذکور مندسور مین اوسوقت
داخل ہوا کہ صاحب موصوف نی حکم دیا تہا کہ باقی سواران قوم مرہٹہ بہاگی ہوئی جو بفاصلہ
سولہ میل کے پرتاپگڈہ سی مقیم ہین حملہ کرو سرکار انگریزی مقولہ نواب موصوف کو پسند کیا
حقیقت مین یہہ امر نواب کی حق مین بہت بہتر ہوا دوسری روز تانتیا جوگ پاس صاحب مذکور
کے آیا و مقام مندسور مین تاریخ ششم جنوری سنہ ۱۸۱۸ع عہدنامہ درمیان ہولکر و سرکار انگریز بہادر کے

اسطور پر تحریر ہوا کہ دعوی ہولکر کا علاقہ جی پور و راجپوتانہ وغیرہ پر نہین اور جو علاقہ خاص ہولکر ہی
وہ تحت حکومت ہولکر مین رہیگا عرصہ بیس سال سی عجب بے انتظامی و بی سروسامانی ریاست
ہولکر مین ہو رہی تہی مگر بالفعل ایک صورت ریاست کی ہوئی کہ جس مین عیش و آرام حاصل ہو نامے
غارت پیشگی کی رفع ہوئی رام دین افسر و کچھہ سواران مرہٹہ نی جو دیکھا کہ عہدنامہ تحریر ہو گیا
ایک گروہ ہو کر طرف پونا پاس باجی راو پیشوا کی گئی اور پیشوا اوس عرصہ مین سامان جنگ کا
واسطی لڑائی سرکار انگریز بہادر کی تیار کر رہی تہی جسوقت باجی راو نی صلح کی تو رام دین نے بہی صلح
کر لی سوارونکو موقوف کیا سرکار انگریز نی رام دین کی واسطی تین ہزار روپیہ سالانہ اس شرط پر
مقرر کیا کہ علاقہ سرکار کمپنی مین رہی اور مالوہ مین نہ آوی چنانچہ ایسا ہی ہوا پلٹن ہولکر کہ شکست
کہا کر رام پورہ کو چلی گئی تہی جنرل برون صاحب نی بمعیت فوج انگریزی محاصرہ کر کی شکست دی
ہر ایک یکہ و تنہا ہو کر بہاگی تانتیا جوگ دیوان جدید اس وجہ سی بہت خوش ہوا کہ وہ لوگ
دعوی تنخواہ چڑہی ہوئی کا سرکار ہولکر پر کہتی تہی خزانہ ہولکر کئی سال سی بالکل خالی اور زیور گرانبہا
جو سابق مین تہا وہ بہی زمانہ تہا لڑائی مین مہدپور کی قریب تیس لاکہہ روپیہ کی خرچ ہوا ہوگا
عہدنامہ کہ مقام مندسور پر معرفت تانتیا جوگ وکیل مطلق مہاراجہ ہولکر بہادر میجر جنرل
سر جان مالکم صاحب بہادر کی تحریر ہوا نقل اوسکی درج کیجاتی ہی **نقل عہدنامہ سرکار**
دولت مدار کمپنی انگریز بہادر اور سرکار مہاراجہ ہولکر بہادر کی عہدنامہ مشعر دوستی و اتحاد

درمیان سرکارون دولتمدارون سرکار کمپنی انگریز بہادر و مہاراجہ سوائی ملہار راو ہولکر بہادر
دورثای اونکی کی معرفت میجر جنرل سرجان مالکم صاحب بہادر مدار المہام نواب مستطاب گورنر
جنرل بہادر طرف سرکار نامدار کمپنی بہادر سے و معرفت ویٹہل بنتہ تانتیا جوگ صاحب طرف مہاراجہ
سوائی ملہار راو ہولکر بہادر سی مقرر ہوکر عہد ہوا میجر جنرل سرجان مالکم صاحب بہادر اختیار کلی طرف
سی کمانڈر چیف سر ٹامس ہسلاپ صاحب بہادر سپہ سالار فوج مدراس پٹن و تمام لشکر کہ ملک دکن
مین جمع ہواہی مختار مطلق طرف نواب مستطاب فرانسیس مارکویس ہستنگز بشیر خاص بارگاہ عالی
انگلستان و نایب مطلق تمام ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر سی ہین ویٹہل بنتہ تانتیا جوگ
صاحب وکیل مطلق طرف سی مہاراجہ سوائی ملہار راو ہولکر بہادر کی ہین **پہلی قلم** رابطہ اتحاد دوستی
درمیان سرکار فیض آثار کمپنی انگریز بہادر و مہاراجہ سوائی ملہار راو ہولکر بہادر کی مظبوط و مستحکم ہوا
سرکار کمپنی انگریز بہادر اقرار کرتی ہین کہ کسی مدعی یا غارت پیشہ کو کہ کچھہ عداوت سرکار مہاراجہ صاحب
بہادر سی رکھتا ہو سوای تنبیہ و سزا کچھہ عمل مین نہ لاینگی اور اگر اوسحالت مین مہاراجہ صاحب بہادر
کچھہ تردد و کوشش واسطی دفع موذیونکی و کمک و مدد فوج اپنی کی لیی درخواست کرین سرکار کمپنی بہادر
ویسا ہی عمل مین لاینگی و ہر وقت و ہر ساعت سرکار کمپنی بہادر جسطرح حفاظت ممالک اپنی کی
کرتی ہین ویسی ہی حفاظت ممالک مہاراجہ صاحب بہادر کی کرینگی **دوسری قلم** سرکار کمپنی بہادر
نے جو اقرار کہ نواب امیر خان سی کیا ہی مہاراجہ صاحب بہادر کو بہی قبول و منظور ہو و جاگیر کہ بالفعل اونکی قبضہ مین

بے مطالبہ وکمی وبیشی کی نواب موصوف واونکی اولاد وورثا واونکی کی تحت حکومت مین بحال رہین

تیسری قلم مہاراجہ صاحب بہادر قبول کرتی ہین کہ پرگنہ پلیہار وڈگ وگنگرال

وآورد وغیرہ کہ اجارہ مین راجہ رانا ظالم سنگہ کی ہی ہمیشہ کیواسطہ دیدیوین وکچھہ مطالبہ

نہ لین چوتھی قلم راجہ ہاے راجپوتان یعنی اودی پور وجودہ پور وجی پور وکوٹہ بوندی و

قرولی وغیرہ جو جزیہ کہ سرکار مہاراجہ صاحب بہادر مین داخل کرتی تہی سرکار کمپنی بہادر مین

دیوین اور مہاراجہ صاحب کچھہ اون سے بازپرس نکرین پانچوین قلم مہاراجہ صاحب بہادر

پرگنہ جات وتعلقہ جات کہ پہاڑ بوندی وطرف شمال کوہ مذکور کی واقع ہین بالکل چھوڑدین

مثل رام پورہ باسنا تہہ وراج پورہ وبالاکہ ومیم سارل اندگڈہ وبوندی ولکہیری وسامندہ وبہمن

گاون وغیرہ کہ بطرف علاقہ جنوب کوہ بوندی کی ہین چھٹی قلم مہاراجہ صاحب بہادر پرگنہ جات

وتعلقہ جات وکیطرح کا مطالبہ کہ درمیان پہاڑ یا سمت جنوبی پہاڑ کہ ساتہہ پورہ ہی

قلعہ سیندوسا تہہ دوہزار گز گرداوسکی کہ ملک خاندیس مین واقع ہی اوروہ پرگنہ جات

یعنی عنبر واملورہ وغیرہ کہ ملا ہوا ساتہہ ملک نواب سکندر جاہ بہادر وسرزمینت پیشوا صاحب بہادر

کی ہین تحت حکومت سرکار کمپنی بہادر مین دین ساتوین قلم بسبب اقبال کرنے مہاراجہ صاحب بہادر

واسطے دینے تعلقجات مذکور کی سرکار کمپنی بہادر اقرار کرتی ہین کہ ایک لشکر امتیازی واسطے حفاظت

ملک محروسہ مہاراجہ صاحب بہادر ودفع دشمنان کی وتعداد لشکر مذکور کی بمقدار قابل انتظام کے

مناسب جانی قرار دین و چھاونی بھی اوس فوج کی سرکار کمپنی بہادر مقرر کرینگی اور مہاراجہ
صاحب ایک قلعہ واسطی حفاظت سرانجام باروت خانہ وغیرہ لشکر مذکور کی دین **آٹھوین**
قلم مہاراجہ صاحب بہادر تمام اپنی ملک مین اجازت کلی دین کہ جو جنس و سرانجام وغیرہ واسطی لشکر سرکار
کمپنی بہادر کی کہ واسطی حفاظت ملک مہاراجہ صاحب بہادر کی متعین ہی جسقدر جنس درکار ہو ساتھہ خوش
خرید کی ملی غلہ و اجناس و گھوڑا و بیل و شتر وغیرہ کہ واسطی لشکر مذکور کی درکار و ضرور ہو محصول اوسکا
نہ لین **نوین قلم** مہاراجہ صاحب بہادر اقرار کرتی ہین کہ کسیطور کا کینہ و پرخاش رفیقون سرکار
کمپنی بہادر و دوسرے سرکارون سے نکرین و درصورتیکہ کچھہ تکرار درمیان مہاراجہ صاحب بہادر اور دوسرے
سرکار کی ہو جس طریق پر سرکار کمپنی بہادر از روی انصاف واجبی کی فیصلہ کرین مہاراجہ صاحب
قبول کرین اور وکیل اپنی کو کسی دوسری سرکار مین نہ بھیجین اور نہ دوسری سرکار کا وکیل انکی پاس
آوی اور کچھہ گفتگو بغیر اطلاع و اقبال وکیل سرکار کمپنی بہادر کی دوسری سرکار سی نکرین
دسوین قلم سرکار کمپنی بہادر اسوقت اظہار و اقرار کرتی ہین کہ ہمکو کسیطرح کا دخل
لڑکون و عزیزون و تابعدارون و رعایا و نوکرون سرکار مہاراجہ صاحب بہادر مین نہین ہی سیطرح
مہاراجہ صاحب بہادر اس باب مین مختار ہین **گیارہوین قلم** مہاراجہ صاحب بہادر قبول کرتے
ہین کہ فوج زیادتی کو رخصت اور فوج کہ خرچ اوسکا زیادہ آمدنی ہونگاہ رکھین لیکن تین ہزار سوار سے
کم نہون کہ کمک و مدد لشکر سرکار کمپنی بہادر کی درکار ہو و بندوبست قرار واقعی عمل مین لاوین و تنخواہ

اونکی دیتی ہین بارہوین **قلم** مہاراجہ صاحب بہادر شرط کرتی ہین وسرکار کمپنی بہادر
ضامن اس شرط کی ہوتی ہین کہ پرگنہ سلنجیت وتال ومنڈاول وملہارگڈہ وجاورہ وبڑودہ
وپیش کش پیلودہ وسایر اون سب محالات کا کہ بالفعل جاگیر نواب غفور خان کی ہی اونکو دین و
تعلقجات مذکور قبضہ اولاد واحفاد اونکی مین بحال وبرقرار رکہین شرطیکہ نواب صاحب مذکور و
ورثای اونکی ہمیشہ سوار امتیازی سوای سہ بندی پرگنجات ونوکران خاص اپنی کی ہمیشہ حاضر رکہین
ودرصورت زیادتی محاصل وآبادی علاقجات کی آیندہ مین موافق آمد کی جمعیت اپنی کو زیادہ
کرین **تیرہوین قلم** مہاراجہ صاحب بہادر اقبال کرتی ہین کہ کسی قوم کی فرنگی کو نوکر
نرکہینگی بغیر اطلاع واقبال سرکار کمپنی انگریز بہادر کی **چودہوین قلم** پاس عہدنامہ مشعر
دوستی واتحاد کی کہ درینولا تحریر ہوا اقرار کرتی ہین کہ وکیل معتمد سرکار کمپنی انگریز بہادر کی
طرف سے حضور مین مہاراجہ صاحب بہادر کی رہی ومہاراجہ صاحب بہادر کو وکیل اپنی کا حضور مین
جناب نواب مستطاب گورنر جنرل بہادر کی رکہنی کا اختیار ہی **پندرہوین قلم** جو تعلقجات
پرگنجات کہ سرکار کمپنی بہادر کو ازروی اس عہدنامہ کی سرکار مہاراجہ صاحب بہادر نی دی ہین تا یک
عہدنامہ سی سپرد کی جاوین مہاراجہ صاحب بہادر کچہہ مطالبہ وماخذہ اون علاقون سی نرکہین
اور جو تعلقجات کہ سرکار کمپنی بہادر نی درینولا تحت حکومت مین مہاراجہ صاحب بہادر کی کی ہین
سرکار مہاراجہ صاحب بہادر کو سپرد کی جاتی ہین وپروانجات طرفین سی دریاجہوڑ نی تعلقجات

مذکور کی بلا توقف لکھی جاوین و قلعجات کہ جسطور پر ہین بمعہ اوس اسباب کی سپرد سرکار کمپنی بہادر کے
کیے جاوین سولہوین قلم سرکار نامدار کمپنی انگریز بہادر اقرار کرتی ہین کہ جو کچھہ لوازمہ و رسوم
بادشاہانہ زمانہ سابق مین طرف سی سرمنت پیشوا صاحب کے خاندان مہاراجہ سوائی ملہار راؤ ہولکر
صاحب بہادر پر مقرر تہی سب موقوف آیندہ کو کچھہ مطالبہ رسوم مذکورہ کا سرمنت پیشوا صاحب
و اولاد اونکی کو مہاراجہ صاحب بہادر و اولاد و ورثای اونکی سی نہوگا اگر خبر پرخاش
طرف سرمنت صاحب سی سرکار مہاراجہ صاحب بہادر مین آئی سرکار کمپنی بہادر بلاشک
مدد و معاون مہاراجہ صاحب کی ہونگی سترہوین قلم یہہ عہدنامہ مشتمل سترہ قلمون پر
معرفت میجر جنرل سرجان مالکم صاحب بہادر موافق حکم کمانڈر انچیف سٹرتامس ہسلاپ صاحب بہادر
طرف سرکار کمپنی انگریز بہادر و معرفت دیہل پنہ تانتیا جوگ طرف سی سوای ملہار راؤ ہولکر بہادر
آجکی روز تحریر ہوا میجر جنرل سرجان مالکم صاحب بہادر نے ایک نقل اسکی انگریزی و فارسی
مین لکھکر مہر و دستخط کر کی ہاتہہ مین تانتیا جوگ صاحب کے دی ہی تاکہ حضور مین مہاراجہ صاحب بہادر
لیجاوین تانتیا جوگ صاحب نی ایک عہدنامہ مطابق اس عہدنامہ کی لکھکر مہر و دستخط اپنی کر کے
سپرد میجر جنرل سرجان مالکم صاحب بہادر کی کیا اقرار کرتی ہین کہ ایک نقل دوسری مطابق
عہدنامہ کی کہ مقبول و حصہ کی گئی ہین طرف سی نواب مستطاب گورنر جنرل صاحب بہادر کی ہو
عرصہ ایک مہینی مین طلب کر کی حوالہ تانتیا جوگ صاحب کے کرینگی اوسطیکہ حضور مین مہاراجہ صاحب بہادر

ممالح کی لیجاوین جسوقت کہ وہ عہدنامہ حضور مین مہاراجہ صاحب بہادر کی پہنچی یہہ عہدنامہ
کہ معرفت میجر جنرل سرجان مالکم صاحب بہادر کی موافق حکم سر ٹامس ہسلاپ صاحب بہادر کے
تحریر ہواہی واپس کرین اور اسیطرح تانتیا جوگ صاحب بہی اقرار کرتی ہین کہ ایک نقل دوسری
مطابق اس عہدنامہ کی بجرفہ وبجنبہ طرف سی مہاراجہ صاحب بہادر کے عرصہ دو روز مین تاریخ
اس عہدنامہ سی طلب کر کی سپرد میجر جنرل سرجان مالکم صاحب بہادر کی کرینگی اسواسطی کہ حضور مین
نواب مستطاب گورنر جنرل صاحب بہادر کی بہیجا جاوی اور یہہ عہدنامہ لکہا ہوا تانتیا جوگ صاحب
وکیل مہاراجہ صاحب بہادر کا پہر واپس دیا جاوی یہہ عہدنامہ مقام مندسور مین تاریخ ششم جنوری سنہ ۱۸۱۸ع
مطابق بیست و نہم شہر صفر سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین تحریر ہوا

تیسرا باب خاندان سیندیہ کے بیان مین

قبل اسکی رانوجی سیندیہ پٹیل موروثی موضع کمرکہیڑہ ضلع واہی متعلقہ دکن کی تہی بعد چند عرصہ کے
رانوجی کمرہمت کی چست باندہ کر پیچ ملازمان بالاجی بشوانا تہہ والی پونا بعہدہ خدمت
گذاری کی ملازم ہوئی بعد وفات بشوا مذکور کی باجی راو بلال مسند حکومت پونا پر بیٹہے
رانوجی بدستور سابق خدمت راو موصوف مین حاضر رہی یہان سی ماجرای عجیب ظاہر ہوتا ہے
ایک روز راجہ ساہو والی ستارہ بتقریب ملاقات راو ممدوح کی آئی تہی بعد تخلیہ کے حالت عیش
ونشاط کا ہوا دفعتاً باجی راو نی بعد جلسہ موقوف ساہو کی اوٹہکر ایک طرف گذر کیا دیکہا کہ
رانوی بیدار بحجت کفش یعنی جوتی کو دونو ہاتہہ سی مضبوط بغلمین دبائی چت سوتا ہی راو نی

مشاہدہ اس حال سی بہت متعجب ہوکر خیال کیا کہ رانو اشیاء ناچیز کو پاس و لحاظ ہماری اسقدر
عزیز رکھتا ہی اگر کوئی خدمت اسکو تفویض ہو تو مضایقہ نہین اوسوقت حکم واسطی سپرد ہ
کرنی خدمت یا پگہ خاص کی صادر کیا الغرض اوس روز سی ترقی و اعتبار رانوجی سیندیہ
کا زیادہ ہونی لگا جسوقت کہ باجی راو بلال نی صوبہ مالوہ مین گذر کیا تو سیندیہ بہی ایک ہمراہیون
وسردارون دکن سی بدرجہ اول تہی کہتی ہین کہ رانوجی ایک مرد خوش خو وصلح جو ونیک تہے
تہوڑی عرصہ مین سرانجام کر ہر طور مورد نیکنامی جہان کی ہوئی یہان تک کہ درمیان
بادشاہ و پیشوا کی جو کچھہ عہد و پیمان ہوئی اونمین رانوجی سیندیہ واسطہ تہی خدمت
بادشاہ والاجاہ مین ضمانت پیشوا کی اس معنی پر کہ اجانا باجی راو بلال کیطرف سے کوئی امر
خلاف عہدنامہ کی ظاہر ہو جو اسبہی اوسکی مجہی متعلق ہوگی ایسا معلوم ہوا کہ رانوجی
مصارف کثیر رکہتی تہی جو کچھہ پیدا کرتی تہی بسبب دوستی کی خدمت گذاری ملہار راو مین
قصور نکرتی تہی مقام شجاع الپور مین بگنیہہ باشی ہوئی باہر اوس شہر کی موافق رسم ہنود
جلائی گئی اوسی روز سی وہان صورت آبادی کی ہوئی کہ بالفعل ایک موضع خورد مشہور پرانجہ
ہی رانوجی سیندیہ کی دو زوجہ تہی ایک مسماۃ مینا بائی کہ انکی قوم سی تہی اور تین لڑکی اوسکی
پیٹ سی تہی ایک جیپا دوسرا ڈٹا تیسرا جٹا با اور دوسری قوم راجپوتانی کہ مالوہ مین کی تہی
اوسکی شکم سی دو بیٹی تہی ایک تکاجی دوسرا مہاجی سیندیہ کہ ذکر اونکا آگی آئیگا جیپا و ڈٹا

دو لڑکی پہلی عورت سی تہی بہت نام آور ہوئی جیپا بعد مرنی اپنی باپ کی مسند نشین اور مختار
مال و متاع پر قابض ہوئی اور ہمیشہ ساتہہ رضامندی پیشوا کی مہمات مالوہ کو سرانجام دیتی تہی
اس عرصہ مین فوج کثیر ناگپور سی آراستہ کر کی ارادہ لڑائیکا ساتہہ بیجی سنگہ راجہ جودہ پور کے
کیا اس درمیان مین گردش فلکی سی جیپا ہاتہہ دو راجپوتون قوم راٹہور سی کہ مرسلہ راجہ جودہ پور
کی گہات مین تہی جان سی ماری گئی وڈٹاکہ ابتدای جوانی سی رفاقت مین رگہناتہہ راو کہ ایک
ممتازون پیشوا سی تہا رہتی تہی اور اکثر مہمات و مشکلات مین جان اپنی کو عزیز نکرتی تہی منجملہ
اوسکی یونا سی سمت شمال لاہور تک فتح کیا مگر بعد واپسی کی رگہناتہہ راو نی مقام رودبر کہ متصل
شاہجہان آباد دہی شکست کہائی ڈٹا اس معرکہ مین ماری گئی وجٹا باجہوٹا بہائی انکا مقام کمیر کہ
متصل قلعہ ڈیگ متعلقہ ہندوستان ہی فوت ہوئی درنیولا جہنکاجی سپر جیپا مسند پر بیٹہی تہوڑی
عرصہ مین سرداون سی سر نکالکر جماعت کثیر قوم مرہٹہ سی جمع کر کی مقام کرنال پر احمد شاہ بادشاہ
قوم ابدالی سی کہ ولایت سی واسطی مدد و کمک ہندوستانیون کی آئی تہی مقابلہ کیا آخر کار
جہنکاجی داور مرہٹہ تیغ ولایتیون سی پشتارہ خاک ہوئی قریب دو لاکہہ آدمی کی مجروح و مقتول ہوے
املاک و نقد مرہٹون کا ولایتیون نی خوب غارت کیا مہاجی سیندیہ کہ شکم راجپوتانی سی
اور اوس معرکہ مین حاضر تہی ایک افغان نی پیچہا کر کی ایک وار تبر کا سیندیہ کے پیر پر سیندیہ
کیا کہ مجروح ہو کر گہوڑی سی نیچی گری افغان مذکور نی قسم جواہر و زیور گہوڑی و سوار کا اوتار کر

اپنی راہ لی مہاجی سیندیہ اوس حالت مین جان دیتی تہی اور گردش فلکی کو یاد کرتی تہی اوس
حالتمین رانی خان بہشتی نی اوسطرف گذر کیا مہاجی سیندیہ کو پہچان کر اپنی بیل پر سوار کر کی دکن کو
لیگیا خاندان رانوجی سیندیہ مین کوئی بہی سوای مہاجی سیندیہ کی باقی نتہا بدین سبب مسند نشین ہوئی
ورانی خان بہشتی کو افسر کلان فوج اپنی کا کیا اور ساتہہ خطاب رانی خان بہائی و انعام
زر کثیر و خلعت فاخرہ کی سرفراز کیا اس عرصہ مین باجی راو بلال بیکنیٹہ باشی ہوئی اور بالاجی
پیشوا قایم مقام اونکی ہوئی بعدہ مہاجی سیندیہ نی ایک فوج کثیر قوم مرہٹہ سی جمع کر کی کوچ
طرف ہندوستان اسطی جنگ کی کیا اور جو کچہہ ریاست و ملک بسبب شکست سابقہ کی نکل گئی
تہی دوبارہ اپنی قبضہ مین لائی اور زمینداری زمینداروں و تعلقجات راجپوتون کو مشمول
بہ عملداری پیشوا کی کر کی بخوبی تمام زر ٹانکہ یعنی خراج لیا بسبب حکومت و کثرت فوجی سینے
دم نمارا اس عرصہ مین واقعہ ملہار راو ہولکر کا درپیش ہوا و مسماۃ اہلیہ بائی زوجہ ہولکر
متوفی کی سرانجام ریاست کا کرتی تہی راگہوبا راو پیشوا کی چاہتہ چاہتی تہی کہ کوئی ایسی صورت
ہو کہ جسمین ریاست ہولکر تہوڑی عرصہ مین خراب ہو جاوی اسمقدمہ مین صلاح مہاجی سیندیہ
سی کی ظاہر اسیندیہ مذکور حق رفاقت و نمک خواری پیشوا کو خیال کرتی تہی مگر مقدمہ اہلیہ بائی
زوجہ ہولکر متوفی مین سیندیہ مزبور باتفاق جانوجی بہوسلی والی ناگپور کی باوصف تاکید عم پیشوا
در باب تخریب اہلیہ بائی کی التفات نکر کی ہمیشہ ممد و معاون اہلیہ بائی کی رہتی اس زمانہ مین

وسناجی کرشناسپہ سالار فوج پیشوائی فوج کثیر قوم مرسٹہ وغیرہ سی ہمراہ لیکر نجیب الدولہ
کہ کارو زارت شاہ عالم بادشاہ کا کرتی تہی حملہ کیا مہاجی سیندیہ نی ایک اقلیم بغیر مداخلت
دوسرے کے کوشش کرکی لی اس درمیان مین مہادیو پیشوا ریاست پونا پر متسلط و نانا پہرنوس
دیوان اونکی ہوئی اور آپسمین نفاق ہوا مہاجی سیندیہ نی فرصت کو غنیمت جان کر عملدار
اپنی طرف شمال کی دریای نربدہ تک پہنچائی کہتی ہین کہ مہاجی سیندیہ بہت ذو فنون تہے جو فوج
کہ ہمراہ تہی اوسکو مرسلہ پیشوا ظاہر کرتی تہی تصرف مین اپنی جانب جنوب نہر چمبر تک رکہتی تہی
واور ملک جانب شمال چمبر کہ اوسپر قبضہ کیا تہا بنام پیشوا مشہور کرتی تہی دو فوج کہ متبعہ
پیشوا تہی واسطی حفاظت اوس ملک کی مقرر کئی عملداری اپنی مین اکبر آباد سی دریای ستلج تک
وطرف شمال نہر چمبر تک لائی اور اپنی کو فدوی خاص فیض اختصاص سلطنت شاہجہان آباد
کا مشہور کرکی حضور مین حضرت شاہ عالم بادشاہ کی پہنچکر آداب فرمان برداری ادا کرکی کل امورات
سلطنت پر ربط و ضبط اپنا کیا بعدہٗ بادشاہ والاجاہ نی قطعہ فرمان اس مضمون کا کہ پیشوا نانا
وکیل مطلق و سیندیہ نایب سلطنت شاہجہان آباد مزین بدستخط و مہر کی لکہدیا اس عرصہ مین
سیندیہ نی سولہ کمپو تلنگہ و پانچ سو ضرب توپ موافق سلاح و وردی صاحبان انگریز بہادر
کی اور ایک لاکہہ سوار قوم ہنود و مسلمان سی تیار کئی و سترڈبوین فرانسس کو فوج اپنی کا مقرر کیا
اکثر قلعجات و املاک وغیرہ فکر و تدابیر اوسکی سی و دو حصہ ملک خوشتر و بہتر مالوہ علاقجات دکن سے

قبض وتصرف اپنی مین لائی جسوقت مہاجی سیندیہ ہندوستان سی واسطی ملاقات پیشوا کے
گئی تو دروازہ قلعہ پر پہنچکر اپنی تئین پیادہ پاکر کی دیوان عام مین داخل ہوکر سب سے نیچی بیٹھی کفش پیشوا کے
سابق کو کہ مثل اعمال نامہ اپنی کی عزیز رکھتی تہی بغل سی نکالکر مردم خاص وعام کو دکہلائی اور کہا کہ
جگہہ میری یہہ ہے اور خدمت میری یہہ ہے جسوقت درمیان پیشوا ومسٹر لارڈ کارن والس صاحب بہادر
کی عہد وپیمان ہوئے مہاجی سیندیہ نی اپنی کو مشورہ وتحریر عہدنامہ سی دور رکہا اور کسیطرح کی
مداخلت نکی بعدہ سیندیہ پوناسی طرف ہندوستان کی واپس آئی اسعرصہ مین لڑائی ٹیپو
سلطان کی واقع ہوئی سیندیہ نی سرکار انگریزی سی ظاہر کیا کہ جو سرکار کمپنی فوج انگریزی سی ذمہ داری
ملک مقبوضہ میری کی کرین لو جہہ سہل ٹیپو سلطان سی لڑتا ہون مگر سرکار کمپنی نی مناسب نجانکر منظور
نکیا سیندیہ مذکور لاولد تہی مگر تکاجی برادر سیندیہ تین بیٹی رکہتی تہی ایک کہیان دی سرا حوالی
تیرا اندراؤ سب سی چہوٹی اور مزاج مزایانہ رکہتی تہی مہاجی سیندیہ نی اندراو برادرزادہ
اپنی کو گود مین لیکر دولت راو سیندیہ نام رکہا تہوڑی عرصہ مین رخت اقامت کا اپنا ابدی دارفانی
سی اوٹہایا اور دولت راو مسند نشین ہوئی اوسوقت تیرہ برس کا سن تہا عورتون سیندیہ متوفی
نی بشراکت چند اہلکاران ریاست کی چاہا کہ دوسری لڑکی کو بطور خود مسند نشین کرین
اسمین ہنگامہ عظیم برپا ہوا زوجہای سیندیہ متوفی نی دولت راو سیندیہ سی شکست
کہائی ودولت راو مسند نشین ہوئی اکثر فوج پنڈارون ومرہٹہ کو موقوف کرکی فوج دوسری

بروش امتیاز از قوم ہنود و مسلمان ملازم رکہی اس درمیان مین موت نی تکاجی ہولکر کو
آنکر گہیراونا ناپہڑ نویس لونیامین پاسجولانہ مقید ہوئی و پرسرام بہاؤ ماری گئی عظیم الامر دیوان
حیدرآباد نی رہائی پائی نا اتفاقی اسقدر سرداران دکن مین ہوئی کہ بیان سی باہر دولت راؤ
سیندیہ نی جو یہہ حال دیکہا دکن پہنچکر اکثر علاقہ پیشوا کو اپنی قبضہ مین لائی اکثر علاقجات
بسبب ظلم و نا اتفاقی سرداران پونا کی تاراج ہوئی یہہ سب فسادات بسبب شادی ہونے دولت راؤ
سیندیہ کی ساتہہ بیجا بائی کی ہوئی تہی اسواسطیکہ سرجی راؤ گہاٹکیہ پدر بیجا بائی ایک عجیب
مرد تماش بین و فتنہ انگیز و تند خو و کینہ جو تہی ہمیشہ دولت راؤ سیندیہ سی اونکی سے
جان سی خوف کہاتی تہی ایک ایسا امر روی کار لائی تہی کہ اوسکی بیان سی سامع کو عبرت و
قایل کو نفرت ہو مگر بناچاری بیان کیا جاتا ہی بسبب اغوا کرنی گہاٹکیہ مذکور کی افواج کثیر طرف کاشی راؤ
ہولکر و اسطی قتل کرنی ملہار راؤ ہولکر کی تعیین کی گہاٹکیہ مذکور نی کہنڈی راؤ پسر ملہار راؤ ہولکر کو
مقید کیا جسوقت سیندیہ مالوہ مین آئی ترقی جسونت راؤ ہولکر کی معاینہ کی بجای خود خوف
کہایا اکثر علاقہ دہارو دیواس کی اپنی قبضہ مین لائی بعد رجوع ہونی تعلقداران مذکورین
کی زر جرمانہ لیکر پہر املاک اونکی سپرد اونکو کی جسونت راؤ ہولکر نی قبل پہنچنے
دولت راؤ سیندیہ سی مالوہ مین دار الفتح اوجین مین داخل ہوکر اکثر مہاجنون مالداروں
سی زر کثیر لیا مگر شہر کو تاراج نہین کیا اس عرصہ مین سرجی راؤ گہاٹکیہ یعنی خسر دولت راؤ سیندیہ

فوج کثیر ہمراہ لیکر اندور مین پہنچکر بہت املاک اندور کو آگ دی وہزارون گہر کو برباد اور اسقدر
ظلم و تعدی رعایای اندور پر کیا کہ اوس روز سی بدوضعی گہاٹگیہ کی زمانہ مین مشہور ہوئے
اور اکثر علاقہ ہولکر اپنی قبضہ مین لاکر افسران اپنی کو سپرد کئی فوج ہولکرنی جو دیکہا
کہ شکست ہولکر و فتح سیندیہ کی ہوئی سب فوج نی یکجا ہولکر فوج سیندیہ پر حملہ کیا کہ
پہر ہولکر اپنی تمامی ریاست پر قابض و متصرف ہوئی بعدہٗ ہولکرنی بسبب ہونی فساد سیندیہ
سے کوچ طرف پونا کی اسواسطی کیا کہ باجی راو پیشوا تنازع و فساد کو کہ درمیان ہمارے و سیندیہ
چندر چندر طرح کا واقع ہی رفع کردین سیندیہ بفور سُنی اس خبر کی روانہ پونا مقام
برہانپور سی بمعیت چند افسر و فوج کثیر کی ہوئی پیش بندی کر کی کہ اگر ہولکر میری بات مین
پیشوا سی عرض کرین تو اوسکی تردید اسطرف سی کیجاوی ہولکر فوج پیشوا و سیندیہ کی مجتمع
دیکہکر پریشان ہوئی کہ مبادا پیشوا بہی جانبداری سیندیہ کی کرین امرت راو سی عہد و پیمان
و اتحاد کیا اسعرصہ مین بسبب ہونی فساد کی پونا مین سرکار انگریز نی حملہ کیا باجی راو نے
چند آدمیون کے بہاگی بعد بہاگنی باجی راو کی صاحبان انگریز بہادر تمامی ملک دکن پر قابض ہوئے
و صاحبان انگریز نی پیچہا رگہوجی بہوسلی والی ناگپور و دولت راو سیندیہ کیا گہاٹہ اجنٹہ
سیندیہ سی مقابلہ ہوا و فوج سیندیہ و بہوسلی کی اس تفصیل سی تہی پلٹن تلنگہ سوار و پیادہ
۴۸۶۵۰ ۷۲۰۰۰
توپ دیگر پیادگان وقت مقابلہ کے فوج سیندیہ و بہوسلی کی تمام بہاگی اور نشان و سراغ
۶۲۰۰ ۵۰۰۰

کسیکا نہ ملا دولت راو سیندیہ بہی فرار ہوئی آخر کار سیندیہ نی پیغام صلح کا پاس
صاحبان انگریز بہادر کی بہیجا چند قلعہ و اکثر علاقجات ملک گجرات دکن سی پیشکش سرکار
کمپنی کئی بعد گذرنی دو سال کی ۱۸۰۵ء مقام بہرامین عہدنامہ درمیان دولت راو سیندیہ
و سرکار کمپنی کی تحریر ہوا اوس روز سی سیندیہ نی سوای رضامندی سرکار کمپنی کی کوئی امر نکیا
صاحبان انگریز بہادر نی بعد دیکہنی طریقہ سلامت روی کی قلعہ گوالیار و علاقہ گہوند وغیرہ کہ لڑائی
اجنٹہ کی لئی تہی دوبارہ اونکو سپرد کئی مگر مرکوز خاطر سیندیہ کی یہہ امر تہا کہ جو ملک سرکار کمپنی
کی ہاتہہ آیا ہی سوای اوسکی دست اندازی نکرین پوشیدہ جسونت راو ہولکر و راگہوجی بہونسلے
صورت موافقت و عہد و پیمان کی درمیان مین لاکر ارادہ نوعدیگر کا رکہتی تہی مگر بسبب تحکم صاحبان
انگریز بہادر کی وہ امر کہ باطن سیندیہ مین تہا ظہور مین نہ آنی پایا جسوقت باجی راو پیشوائے
سیندیہ سی افواج وغیرہ بطور مدد کی طلب کی سیندیہ نی ظاہرا انکار نکیا مگر بسبب خوف
و بنظر تردید عہدنامہ کی جرات بہی نہ پڑی میجر جنرل سرجان مالکم صاحب بہادر نی لکہا ہے
کہ جسوقت پیشوا مدد سیندیہ سی مایوس ہوئی تو قطعہ چٹہی مرہٹی بنام دولت راو سیندیہ
مضمون شکایت و طعن و لعن کی لکہہ کر روانہ کی کہ حسن اتفاق سی نقل اوسکی بخدمت نزدیک
میری پہنچی درج کیجاتی ہے ۔ ترجمہ چٹہی مرہٹی باجی راو پیشوا کی بنام دولت راو سیندیہ والی گوالیار
مہاجی سیندیہ باپ تمہاری کو نائب مطلق اس ریاست کا کر کی طرف ہندوستان کے بہیجا تہا

کہ اوس نیک سیرت نی حقوق خدمتگذاری جان ومال سی ادا کیئی بالفعل تمنی کہ اوسکی جگہہ
ہو عہد وپیمان سرکار انگریزی سی کیا احسان تمہارا ہمپر بہت ہوگا اور تمکو مناسب یہی ہے
کہ دونو ہاتہہ مین چوڑیان عورتونکی پہنو وشل عورتونکی گوشہ گیری وفروتنی اختیار کرو
مقام غور وتامل کا ہی جسوقت حکومت ہماری بسبب سرکار انگریز کی نرہی پس تمہاری ریاست
کسطرح پر باقی رہیگی دولت راو سندیہ سی بعد دیکہنی اس چٹہی کی دو گہڑی تک پریشان ہوکر دریائے
فکر مین غوطہ زن وکمال متحیر رہکر بعدہ بستر راحت پر آرام کیا **نقل عہدنامہ کی** کہ بتاریخ
پانچوین نومبر ۱۸۱۷ع مقام گوالیار مین قلم بند ہوئی درج کیجاتی ہی نقل عہدنامہ کہ درمیان
سرکار کمپنی بہادر ومہاراجہ عالی جاہ دولت راو سندیہ بہادر کی ہوا اور دونو سرکارونکی ملاقات
بوجہ احسن ہوئی اور باب رفع کرنی پنڈارون کی بدین نمط صلاح نی قرار پایا **پہلی قلم**
دونو سرکارین اقرار کرتی ہین کہ اپنی اپنی فوج کو ہمراہ لیکر تدبیر واسطی دفع کرنی پنڈارونکی
اپنی علاقون سی اور بہی اسطرح پر کہ پنڈاری پریشان ہوجاوین گے اور بہی اقرار اسبات کا
کہ دونو سرکارین شریک ہوکر دفع کرنی پنڈارون مین یہان تک کوشش کرینگی کہ وہ عاجز
ہوکر عہد وپیمان کرین ومہاراجہ عالیجاہ بہادر اقرار کرتی ہین کہ ہم اشخاص نامی پنڈارون کو گرفتار کرکی
حوالہ سرکار کمپنی بہادر کرینگی **دوسری قلم** جانبین مقرر ہوتی ہین پنڈاری کہ علاقہ مہاراجہ
عالیجاہ بہادر مین سکونت پذیر ہین اور علاقہ مہاراجہ عالیجاہ بہادر اونکی قبضہ مین ہی جسوقت

سرکار کمپنی اونکو مقید کرین تو علاقہ مہاراجہ عالیجاہ بہادر تانیا تحت حکومت مہاراجہ ممدوح
کردینگی و مہاراجہ موصوف بہی اقرار کرتی ہین کہ دوبارہ وہ علاقہ اون پنڈاروںکی قبضہ مین
نجانی دینگی اور وہ پنڈاری کہ علاقہ غیر مین رہتی ہین اگر بعد گرفتاری اونکی یہہ بات ثابت
ہوئی کہ اون رئیسون نی دفع کرنی پنڈارون مین سابق کوشش کی تہی تو وہ علاقہ اونکو
دلوایا جائیگا و اگر یہہ بات ثابت نہوئی تو وہ بہی علاقہ مہاراجہ عالیجاہ بہادر کی قبضہ مین آئیگا

تیسری قلم مہاراجہ عالیجاہ بہادر اقرار کرتی ہین کہ کبہی پنڈارونکو اپنی علاقہ مین نہ آنی دینگی
و نہ مدد پنڈارون کی کرینگی اور بہی اپنی سردارون و افسرون کو اس امر سی باز رکہینگی و اشتہار
اس مضمون کا کردینگی کہ اگر کوئی افسر ملکی خواہ جنگی کسی پنڈاریکو پناہ دیگا مدد کریگا تو نمکحرام
سرکار مہاراجہ عالیجاہ بہادر و دشمن سرکار کمپنی بہادر متصور ہوکر سزای قرار واقع پاویگا۔

چوتہی قلم سرکار کمپنی مقرر ہوتی ہین کہ مہاراجہ عالیجاہ بہادر بلاشبہہ مالک اپنی ملک اور فوج کے
ہین اور مہاراجہ عالیجاہ بہادر اقرار کرتی ہین واسطی ادای شرایط اس عہدنامہ کی پانچہزار سوار کو
دفع کرنی پنڈارون کی واسطی شریک فوج انگریزی کی کرینگی اور جو افسر انگریزی حکم اسباب مین
کری اوسکو فوج مہاراجہ عالیجاہ بہادر بجالاویگی اور افسران ان سوارون مین سب انگریز
مقرر ہونگی اور اگر فوج مہاراجہ صاحب کو کچہہ عرض کرنا ہو تو بذریعہ افسران فوج انگریزی
کہ شریک اونکی ہونگی خدمت فیضدرجت مہاراجہ عالیجاہ بہادر مین عرض کرینگی و افسران ملکی

وجنگی مہاراجہ عالی جاہ صاحب مدد و کمک اس فوج کی رسد وغیرہ سی کرینگی اجانا
افسران مہاراجہ عالیجاہ صاحب ایسا عمل مین نہ لاوینگی تو نمک حرام سرکار مہاراجہ عالیجاہ بہادر
و دشمن سرکار کمپنی بہادر تصور کیئی جائینگی **پانچوین قلم** مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر اقرار کرتی ہین
کہ تنخواہ فوج کہ واسطی بندوبست پنڈارونکی مقرر کی ہی ماہ بماہ ادا ہوگی ولباس درست ہیگا
و سرکار کمپنی بہادر مقرر ہوتی ہین کہ بعد بندوبست پنڈارون کی ثانیاً فوج مہاراجہ صاحب کو سپرد
کیجاویگی اور مہاراجہ عالیجاہ صاحب اقرار کرتی ہین کہ جو جزیہ اس سرکار مین کوٹہ و بوندی و جودپور
سی آتا ہی دو برس تک سرکار کمپنی لین **چھٹی قلم** جانبین مقرر ہوتی ہین کہ فوج پیدل و سوار
و توپخانہ مہاراجہ عالیجاہ صاحب کو واسطی بندوبست پنڈارونکی جسمقام پر مناسب جانے
چھاونی اونکی وہان مقرر کرین وبغیر حکم سرکار کمپنی بہادر کی وہ فوج وہان سی کوچ نکریگی
ساتوین قلم یہہ فوج مہاراجہ صاحب کی واسطی بندوبست پنڈارون کی کافی ہے اور
فوج نوکر نہین رکھین گی وہی مہاراجہ عالیجاہ بہادر اقرار کرتی ہین کہ اپنی سرداران فوج کو
تاکید کردینگی کہ کوئی پنڈارا فوج مین بہرتی نہونی پاویگا اور اگر کوئی سردار ایسا کریگا نمکحرام
سرکار مہاراجہ عالیجاہ صاحب کا دشمن سرکار کمپنی بہادر کا تصور کیا جائیگا **آٹھوین قلم**
مہاراجہ عالیجاہ بہادر اقرار کرتی ہین کہ سمکو اتحاد و ارتباط سرکار کمپنی بہادر پر اعتماد و اعتبار
بدین سبب سرکار کمپنی قلعہ ہنڈیا و اسیر گڈہ واسطی مقیم ہونی تہوڑی فوج کی واسطی بندوبست

پنڈاروں کے درخواست کرتی ہین اور بہی رسد اوس فوج کو بخوبی ملی قلعہ مذکور مین نشان یعنے
علم مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر کا اور بہی قلعہ ارمعہ سپاہی پچاس کے مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر
کیطرف سی رہیگا اور کوئی نوکر مہاراجہ صاحب کا سوائے اونکی نرہی اوس قلعہ کی اندر کوئی
وباروت مہاراجہ عالی جاہ صاحب بہادر کیطرف سی موجود رہے اگر خرچ مین آیگا تو سرکار کمپنی بہادر
اوسکی قیمت مہاراجہ عالیجاہ بہادر کو دینگی وبندوبست علاقجات اسیر گڈہ وسنڈیا ملازمان
مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر کرینگی اور اونکی مدد فوج انگریزی کریگی مگر اندر قلعہ کے
حکم افسر فوج انگریزی کا ہوگا اس تحصیل کی روپیہ مین سی تنخواہ افواج مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر
کہ اکثر جگہہ سرکار کمپنی نی اونکی چہاونی مقرر کی ہی دی جاویگی اور بعد بندوبست
حساب اسکا سرکار کمپنی بہادر مہاراجہ عالی جاہ صاحب بہادر کو سمجہا کر اگر روپیہ مہاراجہ
عالیجاہ صاحب بہادر کا باقی نکلی گا تو مہاراجہ عالیجاہ بہادر کو دینگی اور بعد بندوبست پنڈاروں
کے دونو قلعہ ثانیاً مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر کو سپرد کئی جاینگی اور حفاظت رعایا اسیر گڈہ
وغیرہ بخوبی کیجاویگی **نوین قلم** دونو سرکارونکو منظور دفع کرنا پنڈارونکا ہی اسواسطے
سرکار کمپنی کو ضرور ہوا کہ سب رئیسان ہندوستان سی دوستی واتحاد کرین تاریخ بائیسوین
نومبر سنہ ۱۸۰۵ع مین عہدنامہ سابق مین ہوا تہا اوسکی آٹہوین قلم مین یہہ تہا کہ سرکار کمپنی
رئیسان ہندوستان سی عہد وپیمان نکرین سو درمیولا وہ قلم شکست دردہوئے اور اب

سرکار کمپنی کو اجازت و اختیار ہی کہ عہد و پیمان ساتھہ ریاست اودی پور وجودہ پور و بوندے
وغیرہ اور بہی ریاستون سی کنارہ چمبرسی کرین و ایسا نہ سمجہا جاوے کہ سرکار کمپنی ساتھہ اون
رئیسونکی کہ مالوہ و گجرات وغیرہ خزیہ مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر کو دیتی ہین اتحاد کر کی خزیہ موقوف
کرادین اگر سرکار کمپنی اونسی عہد و پیمان کرین تو ساتھہ اوسکی یہہ شرط بہی ہوگی کہ جو خزیہ مہاراج عالیجاہ صاحب
بہادر کو ہمیشہ دیا کرتی ہین بوسیلہ سرکار کمپنی دیا کرین سرکار کمپنی اس امر کی ضامن ہونگی مہاراجہ
عالیجاہ صاحب بہادر اقرار کرتی ہین کہ بغیر اجازت سرکار کمپنی کی اون ریاستون مین دخل نہ رینگی

دسوین قلم اگر خدانخواستہ کوئی رئیس مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر سی مقابلہ کری تو سرکار
کمپنی مدد و کمک مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر کی کرینگی اور اگر کوئی رئیس سرکار کمپنی سی مقابلہ کری
تو مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر مدد سرکار کمپنی کی کرینگی صلہ مین اسکی سرکار کمپنی افزایش
علاقہ مہاراجہ عالی جاہ صاحب بہادر کی کرینگی **گیارہوین قلم** عہد نامہ سابق کہ
موضع سرجی انجن گاؤن مین بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۸۱۸ع کو تحریر ہوا تہا یہہ عہد نامہ اوسکا
ناسخ نہین بلکہ زیادتی اتحاد و مستحکمی اوسکی متصور ہی **بارہوین قلم** یہہ عہد نامہ
مشتمل بارہ قلمون پر آجکی روز تحریر ہوا اگر سند اسکی پیشگاہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
و مہاراجہ عالیجاہ صاحب دولت راو سندیہ بہادر سی درکار ہی اسواسطی کپتان کلوز صاحب
آوا کرتی ہین کہ سند مہر و دستخطی نواب گورنر جنرل بہادر کی بالیخرونکی عرصہ مین منگا دینگی

اودیرام پدیہا سکر وکیل مطلق مہاراجہ عالیجاہ صاحب بہادر کی اقرار کرتی ہین کہ آجکی روز
قبل غروب آفتاب کی سند مہری و دستخطی مہاراجہ عالیجاہ سندیہہ صاحب بہادر کی
لاوینگی یہہ عہدنامہ مقام گوالیار مین تاریخ ۵ - نومبر سنہ ۱۸۱۷ع مطابق ۲۴ - ذی حجہ سنہ ۱۲۳۲ ہجری
موافق ساون بدی ایکادشی سمت ۱۸۷۲ **باب چوتھا واقعات حال نواب امیر خان**
بہادر والے ٹونک کی بیان مین محمد امیر خان ہنی والی خاص قصبہ سنبہل ضلع مراد آباد
کی و محمد حیات خان والد انکی بہت مرد بزرگ و مولوی تہی کہ یہہ املاک اوس ملک مین تہی کہ
اوسمین بسر اوقات کی کرتی تہی خان مذکور بیس برس کی عمر مین مع کرم دین خان چہوٹی بہائی
اپنی دس آدمی اور ہمراہ لیکر رانودہ متعلقہ امیر واڑہ مین داخل ہوکر دلیپ سنگہ زمیندار
کی پاس گروہ سپاہیونمین ملازم ہوئی بعدہ روزگار ترک کرکی درجن سنگہ مرہٹہ کی
کہ ایک افسران پیشواسی اور بہی کام نظامت علاقجات آرون ونمین متعلقہ سرونج کو
انتظام دیتا تہا پاس جاکر نوکری کی تہوڑی عرصہ کی بعد وہان سی روزگار ترک کرکی تہی خان
کماشدار شجاع الپور کی پاس سات مشاہرہ پندرہ روپیہ کی افرذات خاص و چار روپیہ کے
ہمراہی انکی ملازم ہوئی اس عرصہ مین ریاست بہوپال مین چہوٹی خان دیوان کی آپسمین
فساد ہوا دونو طرف فی آدمی رکہنا شروع کیا خان موصوف بہراہی ساتہہ پیادہ و چہہ سوار
کی وہان سی آکر محمد حیات خان پاس بہوپال مین نوکر ہوئی بعد ایک سال کی اونکا روزگار بہی

ترک کر کی ہمراہی درجن سنگہ وجی سنگہ راجپوتون علاقہ راگہوگڈہ کی کہ ظلم وستم اہلکارون
سیندیہ سی بہاگی ہوئی تہی وشیوہ تاخت وتاراج موضعات مین اوقات بسری کرتی تہی
اختیار کی درنیولا بسبب نزاع سابقہ کی مرہٹون وراجپوتون سی مقابلہ ہوا نوبت ہتیار کی آئی
خان ممدوح نی اسطرح شجاعت ودلیری وبہادری کی کہ خارج تقریر وتحریر سی ہی اسوجہہ مورد
تحسین وآفرین کے ہوئی اورنام انکا دلیرون وبہادرون مین مشہور ہوا راجپوتون مذکور نے
اس کوشش کی جلدوی مین افسری پانچ سو آدمی کی وخلعت وپالکی دی درنیولا درجن سنگہ
وغیرہ پاس پندرہ ہزار سوار وپیادہ بطور پنڈارون کی مجتمع ہوئی بعد تہوڑی عرصہ کے
راجپوتون ومرہٹون مین پھر فساد ہوا اس لڑائی مین خانموصوف وہمراہی اونکی تہیرون سے
بہت زخمی ہوئی کہ سرونج مین نواب تین مہینے قیام وعلاج کر کی لائق چلنی کی ہوئی
درنیولا زمینداروں مذکور وخان ممدوح مین جدائی ہوئی بعد صحت کلی کی معہ ہمراہیون اپنے
کی طرف بالارام انگلیہ سردار قوم مرہٹہ کہ بسبب فساد آپسکے شریک حال ریاست بہوپال کا تہا
جاکر ملازم ہوئی انگلیہ مذکور نی خانموصوف کو ایک ہزار وپانچ سو آدمی اپنی ہمراہ دیکر قلعہ
فتح گڈہ متعلقہ بہوپال کو کہ حفاظت اوسکی بہت مشکل تہی سپرد کیا خان موصوف نے
بعد قبض ودخل قلعہ مذکور کی جسونت راو ہولکر کی ساتہہ محبت پیدا کر کی ملاقات کی
خان موصوف بہت آداب ہولکر نگاہ رکہتی تہی کہ ہولکر بہت خوش ورضی اور سب سردارون سے

زیادہ کرکی ساتھہ لفظ بہادر کی یاد کرتی تہی ملاقات ہولکر خان ممدوح کی ساتھہ درجہ بہری
کی تہی مگر بعد ملاقات کی چہاونی برگونڈہ پر خان ممدوح کو ہولکر نی خطاب نواب کا و خلعت فاخرہ
عنایت کیا باوصف ایسی رسوخ کی واسطی ادای زر تنخواہ فوج اپنی کی پریشان خاطر رہتی تہی
ہمیشہ فوج واسطی وصول کرنی زر تنخواہ اپنی کی نواب کو مقید کرکی تنخواہ اپنی وصول کیا کرتی تہی
افغان ہمراہی نواب جو ظلم بیچارون پر و حلانی موضعات کی کرتی تہی تفصیل اوسکی بفایدہ ہے

کی روشن ہی اور پونا متعلقہ دکن مین جو ظلم
تمام ہنود انکی ہات سی بسبب رسم گاو کشی کے
کو واسطی وصول تنخواہ کی گرفتار کرکی بگڑی سی گلو انکا
نواب ممدوح کو عوض نمکحرامی مین سزای قرار واقعی
اس خیال سی کہ انکی وارث مجسی دشمنی کرینگی بہت سفارش
و نواب انکی ہات سی تنگ تہی مگر ہولکر نہہ جانتی تہے
ہی اور نواب بہی یہہ جانتے تہی کہ غرت و توقیر اسی فوج
مستر ضا ہولکر مین جان و دل سی کوشش کرتی تہی
صوبہ مالوہ کی واپس آئی نواب ہولکر سی رخصت ہوکر
مین درمیان جگت سنگہ راجہ جی پور و مان سنگہ

راجہ جودہ پور کی دشمنی اس سبب سے کہ دونو درخواست شادی کی ساتھہ کشن کنور بیٹی رانای
اودی پور کہ بہت خوبصورت تہی اور بہی بخیال عالیخاندان کی رکہتی تہی سابق مین کشن کنور مذکور
ساتھہ بہیم سنگہ متوفی راجہ جودہ پور کی نامزد ہوئی تہی کہ بعد نسبت کی راجہ مذکور مر گئی مان سنگہ
راجہ حال کہ کچہہ قرابت راجہ متوفی سی رکہتی تہی مسند نشین ہوئی سوای سنگہ دیوان کو مسند نشین
ہونا مانسنگہ کا ناگوار ہوا کارسازی کر
لڑکا بہیم سنگہ متوفی کا مشہور کیا او
واسطی شادی کی ساتھہ لڑکی رانای ا
والی جودہ پور کو غیرت دلائی کہ وہ لڑکی
مسند نشین ہوئی ہو تمکو چاہئی راجہ جو
دیکہا کہ تیر تدبیر سر یکا نشانہ مراد پر لگا ج
کیطرف جانی لگی دیوان فوج لیکر سدر ا
جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر نی لا
بہادر کے مقام شاہجہان آباد مین تہا کہ وکیل
واسطی مدد و کمک فوج انگریزی کی بہیج
معہ افسر سرجی راو گہاٹکیہ خزانچی و بالاجی

خرچ فوج ذمہ راجہ جی پور کی ہوگا روانہ کیا ابتدای مین دونو طرف خوب بندوبست جنگ
کا تہا دیوا جی پور کی ریاست سی ایک کرور بیس لاکہہ روپیہ خرچ فوج مین آیا دونو طرف لشکر بہت
جمع ہوا سوائی سنگہ دیوان نے کہ ہمہ تن اپنی کام مین مصروف تہا فوج جودہ پور کو سمجہایا کہ تمکو لڑنمین
سوائے جان دینی و مرنیکی کیا حاصل ہوگا مناسب ہی کہ دہوکل سنگہ پسر بہیم سنگہ متوفی کو کہ نینی ہزار
[illegible] گذاری بجالاؤ تمام فوج کو راضی کر کی دہوکل سنگہ کو
[illegible] تمام فوج پہر گئی ہی کل سامان لشکر کا کہ واسطے
[illegible] نواب محمد امیر خان بہادر اور پنڈارونکی چہوڑ کر ہمرا
[illegible] لشکر جودہ پور مین داخل ہوکر ہنگامہ تاخت و تاراج کا
[illegible] نیمت جانکر دہوکل سنگہ کو ہمراہ لیکی ساتہہ مدد و کمک
[illegible] ین کر کی دہوکل سنگہ کو راجہ جودہ پور مشہور کیا
[illegible] سنگہ کی قبول کی راجہ مان سنگہ ماصف فرار ہونیکی
[illegible] فوج پنڈارون نے ریاست جی پور سی تنخواہ طلب کی بہتہم
[illegible] ین نہ آیا بناچاری افواج نواب نے تاخت و تاراج
[illegible] و جودہ پور سی شروع کیا کہ تمامی رعایا اوس ملک کے
[illegible] نی فوج کثیر واسطی تدارک پنڈارون وغیرہ کے

مقرر کی بدریافت اس خبر کی نواب نی معہ فوج کی طرف ٹونک کے کوچ کیا فوج مرسلہ جی پور
نی حوالی ٹونک تک نواب تک پیچھا کیا فوج نواب نی معہ اضراب توپونکی کہ ٹونک مین مقیم تہی اکر
فوج جی پور کو شکست دیکر جملہ سامان لشکر کا لوٹ لیا یہہ خبر جو جی پور مین گئی ایک زلزلہ عظیم ریاست
جی پور مین اس خیال سی کہ اب نواب جی پور مین آکر قابض و متصرف ہوتی ہین واقع ہوا مگر حقیقت
مین ایسا نہوا فوج نواب نی فقط تاخت و تا
یہہ تہا کہ جو لوٹ مین ہاتہہ آیا غنیمت سمجھی گ
ریاست کی مالک ہو جاتی رفیقان راجہ جا
ملاقات کی ساتہہ راجہ مان سنگہ کی لکھکر روانہ
مین مقیم ہوا نواب موافق طلب راجہ مان سنگ
بخاطر و تواضع پیش آکر ابتدا سی انتہا تک کل
کی تدارک دیوان نمک حرام کا اپنی ذمہ لیا را
نقد بطور مدد خرچ کی دیا بعد چند روز کی نواب
ملاقات دیوان کی و نارضی اپنی راجہ جودہ پو
اس روئیداد سی بالکل خبر پا چکا تہا کلام
کیا محمد شاہ خان نی واسطہ

جواب دیا اسکی ہماری رضامندی بعد قسم وقول وقرار کی ملاقات نواب دیوان کی درگاہ تارکین صاحب ولی اللہ
مین ٹہرائی نواب سمجھی کہ مطلب ہاتہ سی جاتا رہیگا اسوجہہ سی بناچاری چند آدمی ہمراہ لیکر درگاہ
مذکور مین آئی دیوان نے جمعیت کثیر ہمراہ لاکر نواب سی ملاقات کی طرفین سی کلام ذوق وشوق کی درمیان
آئی نواب نی بقسمیہ کہا کہ مین دشمن تمہارا نہین ہون بلکہ ترقی خواہ تمہارا ہون اگر دشمن تمہارا
ے ایسی کلمات نواب سی گونہ مطمین ہوکر عہد وپیمان
ی واسطے آنی اپنی کی طرف لشکر نواب کی اقرار کیا
ی کرنا منظور تہا اوسی روز تدبیر اوسکی کی
اص عمدہ پانچ سو سوار چار سو پیادہ ہمراہ لیکر
ہا محمد شاہ خان اور واسطہ داران نواب
ستقبال دیوان کی وبعضی بحیلہ قواعد کی تیار
ب سی بہر کی ایک ٹیلہ پر کہ مقابل اوس خیمہ کے
و ہلاک ہوا چار سو سوار وپیادہ اس ہنگامہ مین
شکر دیوان کو جا مارا وتمام مال ومتاع لوٹ لیا
ر کی راجہ مان سنگہ پاس بہیجا راجہ ممدوح نے
ب کو دیا اس عرصہ مین

جوحال جنوں جسونت راؤ ہولکر کا و مقیم ہونا بہانپورہ میں سُنا نواب نی ناگوری کوچ کیا اوس عرصہ میں
خاندان ہولکر و راگھوجی بھوسلی والی ناگپور کی درمیان کینہ و پرخاش چند در چند وجوہات سی واقع
تہا ہولکر نی نواب کو لکہہ بہیجا کہ یہاں مت آؤ بلکہ ہماری اجازت سی علاقہ ناگپور جاکر تاخت
وتاراج کرو نواب نی جوبہہ خریطہ پڑہا اثنا راہ سی عنان عزیمت کیطرف ناگپور کی پہیری جوبہہ خبر
سرکار انگریز میں ہوئی خریطہ بنام ہولکر واسطی دریافت
بغیر اطلاع سرکار کمپنی بہادر کی نواب گورنر جنرل
کہ نواب کو مینی تاکید درباب نکرنی ظلم و بدعت کی
خاندانونکا ظہور میں آیگا روانہ کیا ہی اور لوگ کہتی
لکہا تہا جسوقت نواب جودہ پور میں داخل ہوئی
چہوڑکر جمعیت سواران و پنڈارونکی ہمراہ لیکر آگی
ناگپور میں مقیم تہی آکر شریک نواب ہوئی ہرایک
نواب کو خواہش حکمرانی کی اگر ہوتی تو ایک اقلیم
مگر نواب کو فقط ترقی اسلام کی منظور نظر تہ
درمیان سرداران حیدرآباد کی ہوا نواب نی
و دہرما کنور کرنیل فوج ہولکر کی فساد ہوا

راجہ جودہ پور وجی پور کی صلح ہوجاوے دونو راجون کو اپنی طرف سی واسطے صلح و تصفیہ نزاع
کی اسطور پر لکھا کہ راجہ جی پور شادی اپنی ساتھہ لڑکی راجہ مان سنگہ والی جودہ پور و مان سنگہ
شادی اپنی ساتھہ ہمشیرہ جگت سنگہ راجہ جی پور کی کرین موافق تحریر نواب کی یہہ بات
دونو طرف قبول ہوی اوسوقت نواب نی ٹہاکر اجیت سنگہ موسوم کراوا کو پاس رانای اودیپور
نی کشن کنور کی روانہ کیا آخر کار ہمشیرہ کشن کنور
ہلاک کیا بعدہ نواب ممدوح روانہ ہوکر جودہ پور مین
ت پر ستارہ اقبال کا چمکا اور درمیان راجہ
ہاتھہ گرو راجہ نی مان سنگہ والی جودہ پور سی کہا کہ یہہ
یہہ یہان سی چلی جاوین تو بہتری تمہارے حق مین ہے
کر جانیکی کہا نواب نی کہا بہتر ہے
وسیوقت کچھہ روپیہ دیا باقی کا وعدہ کیا
ہپور کی کوچ کیا فوج نواب نی واسطی روپیہ کے
رو راجہ کو گرفتار کیا اسمین فساد ہوا دونو نکو
ب لوٹا بعدہ اس عرصہ مین قلعہ مادہو راج پورہ کو
ٹ اختر لونی صاحب یہاں در راجپوتانہ مین واسطے

بندوبست پنڈارون کے داخل ہوئی نواب نی بطور خود سوچا کہ کوئی صورت فتح کی بعد مقابلہ
سرکار انگریزسی دکھائی نہین دیتی بدین سبب جو صاحب موصوف نی کہا منفعت اپنی اور بہی دفع
ہونا بدنامی غارت پیشگی کا غور کر کی علاقہ عنایتی ہولکر پر کہ تحصیل اوسکی پندرہ لاکھ روپیہ تہی اکتفا
کر کی صلح کی اور عہدنامہ تحریر ہوا نقل اوس عہدنامہ کی ثبت کیجاتی ہے **عہدنامہ**
درمیان سرکار کمپنی انگریز بہادر و نواب امیرالدولہ محمد امیر خان بہادر کی معرفت مسٹر جارج تھامس فلس
مٹکف صاحب بہادر طرف سی سرکار کمپنی
مارکوئیس ہسٹنگز صاحب گورنر جنرل بہادر و
پہلی قلم جو مکانات متعلقہ ملک مہاراجہ
قبضہ مین نواب محمد امیر خان بہادر کی ہین ہم
وواارثان انکی مین رہیگا سرکار انگریز بہادر
کی ذمہ سرکار ممدوح کی **دوسری قلم** نو
علاقجات مذکور کی درکار ہو موقوف کرینگی
درالطبہ ساتھہ پنڈارون وغیرہ کی نکرینگی
حتی الوسع مدارک وسعی اونکی دفع کرینگی
بغیر مرضی و اطلاع سرکار کمپنی کی نکرینگی جو

کہ بندوبست وحفظ قلعجات متعلقہ اپنی کی درکار ہو سب سرکار کمپنی انگریز بہادر کو دینگی وعوض
اوسکی مین سرکار کمپنی سی زرنقد بقدر واجبی کی پاوینگی **پانچوین قلم** فوج جو نواب ممدوح کی پاس رہیگی وقت
ضرورت اگر سرکار کمپنی بہادر طلب کرین تو نواب اوسکی دینی مین انکار نکرین **چھٹی قلم**
یہہ عہدنامہ متضمن چھہ قلم پر ساتھہ مہر ودستخط مسٹر چارلس تھامس فلس مٹکف صاحب بہادر ولالہ نرنجن لعل
کی مقام دارالخلافت شاہجہان آباد مین لکھا گیا موافق اسکی اقرارنامہ مہری ودستخطی جناب معلی
القاب نواب گورنر جنرل بہادر ونواب امیرالدولہ محمد امیر خان بہادر کی ترتیب پاکر عرصہ ایک مہینی مین
یہان پہنچیگا فقط لکھا تاریخ نوین نومبر سنہ ۱۸۱۷ء **باب پانچوان خاندان نواب بھوپال**
کی بیان مین سابق مین دوست محمد خان قوم میرازئی ولایت سی دہلی مین آکر پاس ایک سردار
ہم قوم اپنی کی ملازم ہوئی بعد تہوڑی عرصہ کی روزگار ترک کر کی نوکری اورنگ زیب
بادشاہ دہلی کی اختیار کی ساتھہ تہوڑی جمعیت کی مالوہ کی طرف روانہ کئی گئی خاندکورنی
مالوہ مین داخل ہوکر دم شجاعت وبہادری کا بہت مارا صوبہ نی اونکو عامل پرگنہ کا کردیا
بایہ موافق تہا انند سنگہ ٹہاکر منگال گڈہ سی بہت دوستی پیدا کی ٹہاکر مذکور دلی کو جانی لگا
گہر وبار اپنا سپرد خان موصوف کی کرگیا اتفاقاً دہلی مین جاکر مرگیا اوسکی ایک لڑکی کی سوائے اور
اولاد نہی خان ممدوح نی اوسکی ساتھہ شادی اپنی کی ملکیت بہت ہات لگی بعدہ موضع جگدیس پور کو
فتح کر کی زمیندار اوسجگہہ کو قتل کیا اور نام اوسکا اسلام نگر رکہا اسعرصہ مین درمیان نول شاہ راجہ گنور وگونڈ

راجہ جیسن پور پاڑی کی فساد ہو رہا تہا خان موصوف نی نول شاہ کو واسطی قتل کرنی دمن کے کمک مدد دی راجہ مذکور نی صلہ اس خدمت مین علاقہ بہوپال معہ شہر خان موصوف کو دیا جان ممدوح نی جو دیکہا کہ درنیولا فراغت حاصل ہی کچہہ ولایتی اور افغانستان سی طلب کئی بعدہٗ فوج شاہی نی نول شاہ پر حملہ کیا نول شاہ نی بمدد فوج افغانی خان موصوف کی فوج شاہی کو شکست دی نول شاہ بہت خوش ہوکر واسطی رہنی خان مذکور کی کچہہ تہوڑی جگہہ خاص قلعہ گنور مین دی خان موصوف نی سو محافہ مردان زن نامسلح باسلاح جنگ کی تیار کر کی قلعہ کو لیگئی سپاہیون پہرہ دروازہ قلعہ نی زنانی سواری جانکر نروکا جسوقت قلعہ کی اندر داخل ہوئی سب محافون سی باہر نکلی جو لوگ اندر قلعہ کی تہی اونکو معہ راجہ کی مار ڈالا خان موصوف خود مالک گنور بن بیٹہی فوجکی ترقی کی بہوپال کی شہر پناہ تیار کروائی فتحگڈہ نام رکہا اس عرصہ مین نظام الملک صوبہ حیدرآباد حوالی بہوپال مین وارد ہوئی بادشاہ سی کچہہ تنازع لفظی واقع تہا چاہا کہ خان موصوف سی ملاقات ہو اور شریک ہماری ہون خان موصوف نی خلاف رای نظام الملک کی مدد فوج شاہی کی کہ واسطی حملہ کرنیکی نظام الملک سر آئی تہی کی مقابلہ ہوا فتح نظام الملک و شکست فوج شاہی کو ہوئی بدین سبب آتش غضب نظام الملک سی خان ممدوح مثل بید کی تہرائی آخر الامر اپنی حق مین بہتر جان کر اپنی لڑکی یار محمد خان کو سپرد نظام الملک کی کیا کہ اگر دوبارہ ہم سی کوئی ایسی حرکت ناشایستہ سرزد ہو جو ابدی اوسکی بہلا دیگا نظام الملک اسپر راضی ہوکر یار محمد خان کو ہمراہ لیگئی بعد وفات اورنگ زیب بسبب ضعف سلطنت

شاہجہان آباد کی بھوپال کو ایک ریاست علیحدہ قرار دیکر خود نواب بن بیٹھی سنہ ۱۲۳۱ عیسوی مین
وفات پائی چھیاسٹھ برس زندہ رہی تیس برس لڑائی مین گذری تیس زخم بدن پر تھے بہت
مرد شجاع و دلیر تھی بعد از انتقال نواب کی سلطان محمد خان کو کہ آٹھ برس کا اونکا سن تھا
باوصف بارہ برس چھوتی ہونیکی یار محمد خان سی کامداروں نے اسواسطی مسند نشین کیا کہ ریاست
تا وقت ہوشیار ہونی انکی کی تحت حکومت ہماری رہیگی نظام الملک نی جو سنا یار محمد خان کو
ماہی مراتب و خطاب نوابی دیکر بہمراہی ایک ہزار سوار کی بھوپال کیطرف واسطی مسند نشین ہونیکے
روانہ کیا یار محمد خان جسوقت بھوپال مین داخل ہوئی کسینی مقابلہ نکیا مگر عاقل محمد خان کہ ہمراہ
نواب کی افغانستان سی آئی تھی و بعہدہ دیوان کی سبب عقیل ہونیکی معمور تھی انہون نے
یہہ بات ٹھہرائی کہ جسوقت سلطان محمد خان دربار مین آئین تو یار محمد خان تعظیم پیش آکر
مسند چھوڑ کی بطرف راست بیٹھائین بعد تھوڑی عرصہ کی عاقل خان نی وفات پائی
بیجی رام اونکی قایم مقام ہوا اسلام نگر کی آباد کرنیمین بہت کوشش کی اس عرصہ مین
نواب یار محمد خان چار بیٹی چھوڑ کر مری ایک فیض محمد خان دوسری حیات محمد خان تیسری
یٰسین محمد خان چوتھی سید محمد خان نواب فیض محمد خان بڑی بیٹی مسند نشین ہوئی اوسوقت
گیارہ برس کا سن تھا چند افغانون نی متفق ہوکر ارادہ کیا کہ سلطان محمد خان کو مسند نشین
کریی کہ حق اونکا ہی پانچہزار آدمیون نے نمک حرامی نکر کی نواب فیض محمد خان کا ساتھہ دیا تیاری لڑائیکی

ہونی لگی ماجی صاحبہ والدہ نواب فیض محمد خان نی شاہ عالم کو معہ گروہ رہیلون کے واسطی گرفتار
کرنی سلطان محمد خان کی روانہ کیا شاہ عالم نی وہان پہنچکر اپنی تئین پوشیدہ رکہا مگر جسوقت
ظاہر ہوا تو وہ آرا کیا ہمراہیون اوسکی نی شکست کہائی بیجی رام دیوان نے جو یہہ خبر اسلام نگر مین
سنی معہ نواب فیض محمد خان کی بہوپال کو روانہ ہوئی اشخاص ہمراہی نواب نی کپڑی اپنی زردوزی
کرگویا ہم سب شادی کو جاتی ہین یہان سلطان محمد خان نی جو سنا تو انہون نی بہی کپڑی رنگی اور
بہوپال کی باہر نکلی دیوان نی کہا کہ فوج دشمن کی نسبت ہماری تہوڑی ہی بہت خوش ہوکر
صف آرائی کی سلطان محمد خان کی شکست ہوئی سلطان محمد خان فرار ہوکر سرونج ہوتی ہوئی جتلدہ
پہنچی حاکم قلعہ نی پوشیدہ کیا دیوان نے پیچہا کرکی قلعہ مذکور کو محاصرہ کرلیا ماجی صاحبہ نے
صلاح وقت سمجہکر علاقہ راحت گڈہ معہ قلعہ جاگیر سلطان محمد خان کو اس شرط پر دیا کہ آیندہ
ریاست بہوپال مین کچہہ دعوی و دخل نکرین اسعرصہ مین باجی راو پیشوا دہلی سی واپس آکر درمیان
وارشٹہ کی خمیہ زن ہوی اور نواب فیض محمد خان سی کہلا بہیجا کہ تمنی اکثر علاقجات دبائی ہین
درنولا بادشاہ نی صوبہ مالوہ مجہی سپرد کیا ہی اسصورت مین تمکو مناسب ہی کہ وہ علاقجات ہمکو دو
دیوان نے مقابلہ مناسب نہ دیکہکر نصف علاقہ بہوپال پیشوا کو دیکر صلح کی عہدنامہ لکہا پیشوا نے
نصفی علاقہ بہوپال پر بندوبست بطور خود کرکی کوچ کیا فوج مرہٹون سی کہ قلعہ راسین مین متعین تہی لڑایا
اوسسی ناراض ہوئی دیوان نے فرصت پاکر فوج مرہٹہ کو شکست دیکر قلعہ چہین لیا اور حضور بادشاہ سی

سند معہ خطاب فتح جنگ کی واسطی نواب فیض محمد خان کی کچھہ روپیہ خرچ کرکی منگادی بعد تھوڑے
عرصہ کے بیجی رام مرا اوسکا بیٹا گھاسی رام دیوان ہوا ایکسال کی عرصہ مین اسقدر مغرور ہوا کہ اسکو
ناگوار ہوا یاسین محمد خان و حیات محمد خان نی ایک تدبیر کرکی سر کاٹ ڈالا بعدہ غیرت خان دیوان
ہوئی چھہ برس تک خوب بندوبست کیا اتفاقاً ایک زن قحبہ یعنی کسبی نے زہر دیکر مارا راجہ کشوری
قوم کایتہہ کہ بیجی رام کی زمانہ مین بعہدہ محرری مقرر تہا دیوان ہوا نواب فیض محمد خان کی عمر نماز و روزہ وظائف
مین بسر ہوتی تہی ایک دہلی کی بیگم تہی وہ بہی علی ہذا القیاس بہت پرہیزگار تہی بیگم کی کئی بیٹیان تہین
اونمین سی ایک لڑکی راجہ کشوری کی بیٹی کی ساتہہ بدنام تہی افغانون نے صلاح کی کہ نام اس خاندانکا
ساتہہ ہنود کی بدہوتا ہی کسیطور پر رفع بدنامی کیجئی دیوان کو بلایا اور ایک غلاف مین ایک خشت
یعنی اینٹ رکہکر کلام اللہ مصنوعی کی قسم کہائی کہ ہم تمہاری دوستی مین اور کبہی دغا نکرینگی بحیلہ
مہر لیکر دیوان کو معہ اوسکی بیٹی کی مار ڈالا بعد مرنی کی نواب کو خبر ہوئی بہت افسوس کیا بعدہ یاسین محمد خان
اپنی بہائی کو کہ باعث ہلاکت دیوانگی تہی دیوان کیا نواب فیض محمد خان ۳۸ برس تک ریاست
بہوپال پر مسند نشین رہی اونچاس برسکی سن مین بعارضہ استسقا یعنی جلندہر کی وفات پائی
تمامی عمر مین ایک مرتبہ محل سی باہر آئی تہی نواب برای نام تہی کاروبار ریاست دیوان کیا کرتی تہے
قد نواب کا سات فٹ انگریزی تہا کوئی اولاد نہ تہی تھوڑی عرصہ تک یاسین محمد خان ریاست
کرتی رہی بعد مرنی اونکی کی حیات محمد خان مالک ریاست بہوپال ہوئی یہہ مثل نواب فیض محمد خان کی تہی

کاروبار ریاست انکی وقت مین دیوان کی اختیار مین رہا اس زمانہ مین تحصیل علاقجات
بھوپال کی کل بیس لاکھ روپیہ تہا اوسمین سی پانچ لاکھ روپیہ کا علاقہ واسطی نواب کے علیحدہ تہا
اور دفتر اوسکا بہی جداگانہ تہا نواب حیات محمد خان کی اولاد نہی مگر چار چیلونکو بیٹی کرکے
مثل اولاد کی تصور کرتی تہی اون سب مین بڑا فولاد خان لڑکا قوم گونڈ کا دوسرا جمشید خان
بیٹا گوسائین کا تیسرا چہوٹی خان چوتہا اسلام خان دونو پسر برہمن کی تہی فولاد خان کو
بعہدہ دیوان ممتاز کیا بعد تہوڑی عرصہ کی درمیان عزیزان ریاست بہوپال کی فساد ہوا
فولاد خان مارا گیا بعدہ چہوٹی خان بعہدۂ دیوان مامور تہا در ٹیولا کچہہ جمعیت ہمراہ لیکر کمال محمد خان
و شریف محمد خان رشتہ دار نواب نی ارادہ کیا کہ نواب سی مقابلہ کرکی مالک گنور ہوجیئی مگر کچہہ نہو سکا
آخر بہاہی سات سو آدمیونکی شکست کہاکر بطرف سیہور فرار ہوئی چہوٹی خان نی اونکا پیچہا کیا
شریف محمد خان ماری گئی کمال محمد خان زخمی ہوکر معہ وزیر محمد خان سیہور شریف محمد خان اپنی برادرزادہ
کی فرار ہوئی چہوٹی خان نی ریاست بہوپال کا بندوبست بہت اچہی طرحسی کیا اور بہی الیہ بائی والی اندور
و مہاجی سیندیہ والی گوالیار کی ساتہہ راہ پیدا کی سیر ابہاؤ قوم مرہٹہ نی منجملہ اور پنڈارون سی علاقہ بہوپال
مین تاخت و تاراج شروع کی دیوان نی کچہہ فوج واسطی گرفتاری پنڈارون کے روانہ کی فوج بہوپالی
مقابلہ پنڈارون سے ہوا سیر ابہاؤ افسر پنڈارون کا بہاگ گیا چار سو پنڈاری گرفتار ہوئی دیوان نے
سمجہا کہ اگر مینی انکو ہلاک کیا تو انجام اسکا بہت برا ہی کو اور پنڈاری بہوپال مین رہنا مشکل کردینگے

بدین سبب ایک ایک پگڑی اور ایک ایک روپیہ دیکر سب پنڈارونکو رخصت کیا اسی سبب سے
تاحیات دیوان کوئی پنڈاری نی علاقہ بھوپال مین دست اندازی نہین کی دیوان جالیسین برسکی عمر مین
ہمت راونی کہ سابق کل تحصیل اسکی اختیار مین تہی خطاب راجہ وعہدہ دیوان کلیا پایا بعد مرجہو سجان
کی لکھوجی بھوسلی والی ناگپور نے قلعہ شنگ آباد کو کہ تحت حکومت ریاست بھوپال مین تہا اپنی قبضہ مین
کیا اور کچھہ فوج کو واسطی لوٹنی علاقہ بھوپال کی روانہ کیا ریاست بھوپال مین جو یہہ خبر آئی مہتمم کاران
ریاست نی واسطی بندوبست کی لکھہادا کہ ایک سردار ان سندیہ سی تہا واسطی انسداد رخنہ غارت
پشتونکی دوبارہ لینی قلعہ مذکور کی طلب کیا تنخواہ اچہی مقرر کی وزیر محمد خان سپہ سالار شریف محمد خان بہمراہی
سوارونکی بھوپال مین داخل ہوئی نواب حیات محمد خان نی طلب کیا دربار مین حاضر ہوئی بعد ملاقات
نواب نی حال اوقات بسری زمانہ ماضی کا دریافت کیا جواب دیا کہ ہاتہی سنکہ زمیندار ڈونگر
کہ پیشہ تاخت وتاراج کا رکہتا تہا اوسکی ملازمت مین گذری مگر دنیولا سنا کہ ہماری حدود آباد پر
مصیبت ہی ہمنی پیشہ سیا گری اسی روز کی واسطی آموختہ کیا تہا وہان سی روزگار ترک کر کی
اسواسطی آیا ہون کہ آپ کی سایہ عاطفت مین رہکر ریاست ظالمونکی بات سی چہپاؤن آپکی
مرون خواہ جیون نواب نی خوش ہوکر خلعت فاخرہ معہ خطاب فرزندی کی عنایت فرمایا
بالفعل ہمت راؤ کو عہدہ مذکور سی موقوف کر کی ارادہ کیا کہ مرید محمد خان کو کہ خاندان سلطان محمد خان
سی حاکم قلعہ راجت گڈہ کا تہا دیوان کیجیی مگر خان مذکور نی اس شرط پر اقبال کیا کہ فوج مرسٹہ کو

کہ واسطی مدد و کمک کی طلب کیا ہی رخصت کردو چنانچہ موافق کہنی خان مسطور کی زرکثیر
دیکر فوج مذکور کو رخصت کردیا بعدہ خان مذکور کو دیوان کیا جسوقت راحت گڈہ سی آیا تو ہمراہ اوسکے
ہزار آدمی تہی راحت گڈہ مین ظلم اسکا مثل سفیدہ صبح آشکار ہی جسوقت دیوان بہوپال مین
داخل ہوئی تو ہر کہ دمہ سی اس شیرین زبانی سی پیش آئی مگر بعد ایک مہینی کی زوجہ بیجی رام متوفی مرحوم
ہمت رام وکل رعایا و ہمشیرہ زادہ ہمت رام خیالی رام پر کہ حاکم بیرسیہ کا تہا استقدر ظلم کیا کہ بیان
سی خارج ہی اسعرصہ مین مالوہ مین پنڈارونکا بہت زور تہا اور فوج کا واسطی طلب تنخواہ کی تقاضای شدید
تہا بدین سبب کل رعایای بہوپال پر موافق طاقت کی جزیہ مقرر کر کی لینا شروع کیا بیگم حیات محمد خان
سی کہ دختر ایک ارباب نشاط کی تہی کچہہ روپیہ طلب کیا اوسنی دینی مین انکار کیا دیوان دربی ملاقات
اوسکی کی ہوا بعد تہوڑی دیر کی ایک روز واسطی ملاقات کی گیا بیگم دربار مین بیٹہی ہوئی تہی سامنا
ہوتی ہی گفتگو سخت سی پیش آیا نوبت ہتیار کی آئی دوسرا بیگم کی بیگم کی بچانیمین ماری گہی بیگم
اندر بہاگی ہمراہیان دیوان پیچہا کئی ہوئی اندر گئی وہان جاکر بیگم کو قتل کیا مال اسباب بیگم کا
سب لوٹ کر راحت گڈہ بہیجدیا اور واسطی رفع بدنامی اپنی کی تہمت اس امر کی غوث محمد خان
پسر حیات محمد خان پر کی کہ اوسنی واسطی رفع بدنامی خاندان اپنی کی مجہسی کہا تہا بعدہ دیوان نے
چاہا کہ وزیر محمد خان کو ریاست بہوپال مین رہنی ندیجی بصلاح مشیر کاردن اپنی کی بمعیت
فوج قلیل واسطی مقابلہ پنڈارونکی بہیجا مگر وزیر محمد خان نی پنڈارون سی دوچار ہوکر اپنی حکمت عملی

شجاعت کی سبب سے فتحیابی وزیر محمد خان جس عرصہ مین کہ ملازم ہاتھی سنگھ زمیندار اوسٹ ہارہ
کی تہی ایک مقابلہ مین انکی گھوڑیکی دم کٹ گئی تہی وزیر محمد خان اوس مرکب کی قدر بہت کرتی تہی
اور اوسکو عزیز رکہتی تہی اور اوسی گھوڑیکی سبب انکا بڑا نام تہا جس وقت کسینی پنڈاروان سے کہا کہ
وہ بندی گھوڑیکا سوار آیا سب فرار ہوجاتی تہی جسوقت دلیوان نی سُنا کہ وزیر محمد خان پنڈارونکی بات سے
جیتی بچی حاکم قلعہ چین پور پاڑی کو لکہا کہ وزیر محمد خان جسوقت تمہاری علاقہ مین آئی فوراً ہلاک کرنا
اتفاقاً وہ خط وزیر محمد خان کی ہات لگا خط کو پڑہکر رحیم خان حاکم قلعہ چین پور پاڑی سی دوچار ہوکر
شکست دی رحیم خان زخمی ہوکر بہاگا قلعہ معہ توپونکی وزیر محمد خان کی ہات لگا دیوان نے جو یہہ ماجرا سنا
خوف کہاکر واسطی حفاظت اپنی کی بالارام انکیہ قوم مرہٹہ سردار سندیہ کو بہمراہی فوج مرہٹہ کے
طلب کیا اور قلعہ اسلام نگر مرہٹونکو حوالہ کرنیکا اقرار کیا جسوقت فوج مرہٹہ کی آئی اور قلعہ مذکور کے
متصل پہنچی موتی بی بی وزیر محمد خان نی بہادری کرکی دروازہ قلعہ کا بند کرواکر فوج اندرونی
کو حکم واسطی فیر کرنی توپونکی دیا بعد مقابلہ کی مرہٹی بہاگ نکلی وزیر محمد خان نے جو یہہ خبر پائی طرف بہوپال
کی کوچ کیا اور یہان دیوان نی بہمراہی فوج سندیہ کی شہر کی باہر خیمہ کیا وحفاظت غوث محمد خان
دقلعہ فتح گڈہ سپرد محمد امیر خان کو کہ بعد تہوڑی عرصہ کی والی ٹونک ہوئی کی جسوقت مقابلہ ہوا
فوج مرہٹی کی بہت تہی کسی نہج پر فتح وزیر محمد خان کی متصور نتہی مگر اوسیوقت پروانہ درباب طلب
بنام اپنی افسرون کی سندیہ نی بدین مضمون بہیجا کہ دریولا ریاست گوالیار مین واقعات

چند در چند واقع ہین صادر ہوا افسرون مذکور نی اطاعت حکم کی کر کی فورًا اوسیوقت کوچ کیا
دیوان سرونج تک ہمراہ افسرونکی گیا بالارام انگلیہ نی دیوان سے کہا کہ تم مایہ فساد ہو تمنے
ہمکو بلاکر خراب کیا ہم خوب جانتی ہین کہ خزانہ ریاست بھوپال کا تمہاری قبضہ مین ہی کچھ روپیہ
ہمکو دو دیوان نی آری بلی کیا انگلیہ نی دیوان کو مقید کر کی بہت تکلیف دی دیوان بسبب
رنج و تکلیف کی مرگیا لیکن بسبب مکار ہونی دیوان کی مرنی اوسکی کو بہی مکر تصور کیا
اور اسی شبہ سی دو روز تک اوسکی نعش کو پہرہ مین رکہا جب بدبو آئی تب جانا کہ اب
سچ مرگیا دیوان اسقدر بدنام و حقیر تہا کہ احاطہ تحریر و تقریر سی خارج ہی ایک شمہ اوسکی حقائق
کا یہہ ہی کہ سرونج مین درگاہ علی مرتضی کی ہی اور زیارت اوس درگاہ کی بہت شرطین ہین منجملہ
اوسکی ایک یہہ بہی ہی کہ قبر مرید محمد خان پر پانچ جوتی لگانا وزیر محمد خان نی قلعہ فتح گڈہ کو محاصرہ
کیا محمد امیر خان نی دینی سی غوث محمد و قلعہ کی انکار نہین کیا مگر بعد چہہ مہینی کی ایک شخص نی غیبت
کر کے روزگار سی محمد امیر خان کو موقوف کروایا بعد ترک کرنی روزگار بھوپال کی محمد امیر خان شریک لشکر
جسونت راو ہولکر کی ہوی اسعرصہ مین بعہدہ دیوان وزیر محمد خان سرفراز ہوئی دیوان نی اسقدر
زور پکڑا کہ اکثر اور ریاستون سی خبریہ لینا شروع کیا شجاعت و بہادری مین نام دیوان کا سبب لینے
قلعہ شنک آباد کی سنہ ۱۸۰۳ء مین بہت ہوا دیوان مرہٹون سی اکثر دشمنی و پنڈارون سی محبت رکہا
کرتی تہی چنانچہ کریم خان پنڈاری کو دو گاؤن علاقہ بیرسیہ مین دی تہی جسوقت والی ناگپور سے

دیوان دوچار ہوتی تہی سب پنڈاری اونکی مدد کرتی تہی مہاجی سیندیہ والی گوالیار حامی مددگار
ریاست بہوپال کی رہا کرتی تہی درنیولا جسونت راؤ ہولکر فوج سیندیہ سی مقابلہ ہوا سیندیہ
نی دیوان کو لکہا کہ ہم ہمیشہ تمہاری مددگار رہتی ہین اسوقت تمکو بہی مناسب ہی کہ ہماری
مدد کرو دیوان نے مدد کرنی سیندیہ سی پہلو تہی کی بدین سبب سیندیہ دلمین رنجیدہ ہوئی جسوقت
سی وزیر محمد خان دیوان ہوئی تہی تو غوث محمد خان پسر نواب حیات محمد خان باطناً
دیوان کیطرف سی کینہ رکہتی تہی اور واسطی نکالنی دیوان کی بہوپال سی کریم خان پنڈاری
سی سازش کی واسقدر دیوان کو دبایا کہ بناچاری دیوان بہوپال سی بہاگی لیکن دیوان نے
ثانیاً بہوپال مین آکر پنڈارون کو یہانتک بہگایا کہ انہون نی فرار ہوکر فوج سیندیہ مین
جاکر پناہ چاہی غوث محمد خان نی جاکر سیندیہ سی واسطی نکالنی دیوان کے مدد طلب کی
اور دینی چار لاکہہ روپیہ نقد و گیارہ ہزار اوسکی افرونکو و پچاس ہزار روپیہ سالانہ بطور
جزیہ و قلعہ اسلام نگر کا وعدہ کیا سیندیہ نی غوث محمد خان کو خلعت دیکر رخصت کیا اور کہا
کہ بہتری سمجہا جائیگا غوث محمد خان رخصت ہوکر بہوپال مین آئی وزیر محمد خان دیوان نے
غوث محمد خان سی نہ کچہہ کہا اور نہ مقابلہ کیا بعد تہوڑی عرصہ کی فرمان سیندیہ بہوپال
مین داخل ہوئی اور قلعہ اسلام نگر غوث محمد خان نی اونکی سپرد کیا بعد اٹہارہ روز کی دنیی
قلعہ سی نواب حیات محمد خان نی اس جہان فانی سی کوچ کیا نواب کی عمر تہیتر برس کی تہی بعد انکی

نواب غوث محمد خان مسند نشین ہوئی اسعرصہ مین والی ناگپور نی قلعہ شنگ آباد وجین پر پارے
سی حاکمان بہوپال کو نکال کر اپنی قبضہ مین کیا نواب غوث محمد خان نی میر صادق علی کو کہ سردار ان
فوج ناگپور سی تہا طلب کیا دیوان اس حرکت ناشائستہ نواب سی ناراض ہوکر گنور چلی گئی
میر موصوف یہان داخل ہوئی نواب نی کچہہ گفتگو معاملہ کی درپیش کی اور اپنی لڑکی کو بطور ضمانت
سپرد کیا سردار مذکور نی بیٹی نواب کو بطور ضمانت ہمراہ لیکر نواب کو ٹگاہ مین اپنی فوج کی چہوڑکر
بعد ڈیرہ مہینی کی کوچ طرف ناگپور کی کیا دیوان نے ایک دو مہینی تک خوب یہہ ماجرا دیکہا بعدہ
دوبارہ بہوپال مین داخل ہوکر فوج ناگپور کو کہ واسطی حراست نواب کی بہوپال مین مقیم تہی مقابلہ
کرکی قلعہ فتحگڈہ چہین لیا نواب غوث محمد خان سی ملاقات کرکی بہت طعنہ زنی کی نواب نے
جواب دیا کہ یہہ امر بسبب اغوا کرنی اکثر مفسدین کے ہوا تہا دیوان نی اونکو طلب کرکی نواب سی کہا
کہ یہہ حاضر ہین جو سزا مناسب جانو انکی واسطی تجویز کرو نواب نی مفسدین مین سی لعل جی وزیر و چند
کوہا تیونکی پیرون سی کچلواڈالا دنوبت رای بخشی و بینی لعل منشی و سورج مل کو توپون
سے بندہوا کر اوڑوادیا دیوان نی پہر علاقہ بہوپال بطرف جنوب کنارہ دریای نربدہ کو
بعد دینی شکست کی میر صادق علی سردار فوج ناگپور کو اور اوسکی بہائی کو جان سی ہلاک کرکی
فتح کیا اسعرصہ مین نواب محمد امیر خان نی مدد واسطی مقابلہ والی ناگپور کی دیوان سی طلب
کی دیوان بسبب عناد سابقہ کی والی ناگپور سی ہمراہی نواب محمد امیر خان معہ فوج ہوئے

حوالی ساگر مین فوج ناگپور کی مقیم تہی متصل جاکر خیمہ زن ہوئی ایکروز نواب محمد امیر خان نی دیوان
وزیر محمد خان سی کہا کہ آجکی روز مقابلہ کرین دیوان نے کہا کہ ایک دو روز خاموش رہو پہر دیکہا جائیگا
نواب نی دیوانکا کہنا نہ سُنا اور خود معہ اپنی فوج کی جاکر مقابلہ کیا شکست کہائی واپس آکر دیوان سے
واسطی فرار ہونیکی کہا دیوان نی جواب دیا کہ تم اپنی فعل کی مختار ہو جو چاہو سو کرو مگر یہری بہاگنی مین
فسادات چند در چند متصور ہین بعدہٗ نواب فرار ہوئی دیوان نے اپنی فوج کو ترتیب دیکر مقابلہ کیا
باوصفیکہ فوج دیوان بہ نسبت فوج ناگپور کی کم تہی مگر بسبب شجاعت و بہادری کی میدان جہین لیا اسعرصہ
مین سر بیری کلوز صاحب متصل دریای نربدہ مقیم تہی اور والی ناگپور کی شریک ہوکر مقابلہ نواب محمد امیر خانکا
کرتی تہی وزیر محمد خان دیوان نی بوساطت اپنی وکیل کی صاحب موصوف کو کہلا بہیجا کہ ہمکو سرکار پور
سرکار کمپنی سی لڑنا منظور نہین بلکہ سابق سی دعوی اتحاد و دوستی بسبب دینی مدد کی جرنیل گلاڈرصاحب
کو رکہتی ہین اسعرصہ مین والی گوالیار و ناگپور نی آپسمین صلاح کی کہ ہم دونو متفق ہوکر ریاست
بہوپال پر حملہ کرین جونہی بات آئی نصفا نصف حصہ ہو خبر اس صلاح کی دیوان نے
پائی شہر مین منادی کرادی کہ جو شخص قابل جنگ پیکار ہو رہی ورنہ اپنی راہ لی اوسوقت
قلعہ مین دیوان کی پاس چہہ ہزار سوار و پیدل ملازم ذات خاص اور تین ہزار پنڈاری معہ افسر
نامدار خان شیر زادہ کریم خان کی اور دو ہزار آدمی زمیندار قصبہ تال علاقہ بہوپال کی موجود تہی
اسعرصہ مین فوج سندیہ و ناگپور نی آکر بہوپال کو محاصرہ کیا بعد تہوڑی عرصہ کے دیسان سنگہ

بسمہ

بہمراہی بارہ پلٹن و تیس ضرب توپ کی واسطی مدد جگوبابو کی گوالیار سی آیا اسوقت فوج سیندیہ
کے پچیس ہزار تہی بعدہ رام لعل و کرشنا بہاؤ بہمراہی پندرہ ہزار سوار و پیادہ کی گوالیار سی آکر
شریک محاصرین کی ہوئی میر صادق علی تیس ہزار فوج ہمراہ لیکر ناگپور سی روانہ ہوکر شریک
لشکر گوالیار کہ محاصرہ کئی ہوئی تہا ہوا اوسوقت فوج سیندیہ و ناگپور قریب ستر ہزار کے
یکجا ہوئی بعدہ لڑائی شروع ہوئی فوج پنڈارون ہمراہیون دیوان نے کہا کہ ہم باہر جاتی ہین
تمکو غلہ کشتیون پر بار کر کی تالاب کی راہ سی پہنچائین گی اور دشمن پر چہاپا مارینگی ایک دروازہ سی
کہ فوج دشمن کو معلوم نتہا سب باہر گئی اور موافق کہنی اپنی کی عمل مین لائی یہان دیوان نے قلعہ کا بندوبست
اسطور پر کیا کہ ہر ایک دروازہ پر سو سو دو سو آدمی ساتہہ ایک ایک افسر کی مقرر کئی و یکم تبہ
ماہ دسمبر مین مقابلہ ہوا دیوان نی بہت شجاعت کی فوج دشمن سی کچہہ نہو سکا دوبارہ ماہ جنوری
مین پہر مقابلہ ہوا فوج گوالیار و ناگپور نی توپون سی ایک طرف کی دیوار قلعہ کو توڑ کر دیوار پر چڑہنی کا
ارادہ اندر آنیکا کیا مگر فوج بہوپال نی ایسا جواب دیا کہ آخرکار ناچار ہوکر باہر بہاگی مگر فوج دیوان کو
غلہ کیطرف سی بدین سبب تکلیف ہوئی کہ ایک مرتبہ خبر پاکر جگوبابو نی رسد آنیکو بند کر دیا تہا
جوار و باجرہ وغیرہ فی روپیہ ایک سیر فروخت ہوتا تہا سہ بارہ وزیر گنج پر رام لعل افسر فوج سیندیہ
نی بہمراہی چہہ ہزار آدمی کی حملہ کیا تین ہزار زخمی ہوئی ماری گئی آخرکار بہاگی ماہ مارچ مین جگوبابو افسر
فوج سیندیہ بقضا فوت ہوا اس سبب سے ایک مہینی کی مہلت سکناہی قلعہ بہوپال کو ملی دونگر سنگہ کو

لہ واسطی حفاظت قلعہ کہنہ بھوپال کی دیوان نی مقرر کیا تہا میر صادق علی نی ملاکر ایک شب کو
پانچ سو آدمی اپنی قلعہ مین بہیجدیئی وایک سپاہی پہرہ نی وزیر محمد خان دیوان سی یہہ ماجرا جاکر
بیان کیا اوسوقت دیوان کی پاس کل تیس ۳۰ سپاہی تہی اپنی بیٹی کو ہمراہ لیکر ساتہہ وہین
تیسون سپاہیونکی آئی فوج ناگپور کی اس خیال سی کہ ہماری آنی کی کسیکو خبر نہین ہی غافل تہی
دیوان و ہمراہیون دیوان نی پہلی قراہین فیر کی بعدہٗ تلوار و نیزہ کہلیا کچہہ ماری گئی کچہہ بہاگے
ایک زخم تلوار کا شانہ پر نظر محمد خان پسر دیوان کی لگا اور دیوان کی بہی ایک دو زخم تیر کے
لگی تہی میر صادق علی نی ناچار ہوکر ایک روز صبحکو بیان کیا کہ مین نی خواب دیکہا کہ بھوپال
والون پر سایہ الٰہی ہی اون سی مت لڑو مین جاتا ہون فرمان فوج سیندیہہ نی ہرچند واسطی
مقیم ہونیکی کہا میر صادق علی یہہ جواب دیکر کہ تم ٹہہرو دیکہو تمپر کیا غضب الٰہی نازل ہوتا ہے
روانہ بطرف ناگپور ہوا فوج سیندیہہ نی بہی بعد جانے میر صادق علی کی کوچ کرکی سہارنگ پور
پہنچکر چہاونی کی جسونت راو بہاؤ بہائی جگو بابو متوفی افسر فوج ہوا اور موسم برسات مین
سامان جنگ واسطی لڑائی بھوپال کی درست کرنی لگا وزیر محمد خان دیوان نی جو سنا باوصف
تنگ حالی کی کہ بسبب جنگ سابقہ کی دنہونی فوج کی ہوئی تہی درستی فوج مین مشغول ہوئی پنڈاری
اسمرتہ شریک جسونت راو بہاؤ کی ہوئی واسطی کمک بہاو مذکور کی جین بیس معروف
بجان بیس صاحب فرانسیس کی ملازم سیندیہہ تہا بہیجدیا آٹہہ پلٹن و چالیس ضرب توپ کے

گوالیاسی آیا فوج جان تپیس نے تنخواہ طلب کی بہاونی پہلوتہی کی فوج صاحب کے دل مین
رنج آیا فوج بہادسی ایک مرتبہ فوج صاحب سی فساد ہوا دونو گروہ نی علیحدہ علیحدہ صف آرائے
کی فوج صاحب نی فوج بہادکو مقام سیہور مین شکست دی صاحب موصوف کی ہات ایک سو
تین ضرب توپ خورد و کلان آئین اس عرصہ مین واکوب صاحب ایجنٹ بندیل کہنڈ سی دلوان نے
راہ پیدا کی صاحب ایجنٹ نی صاحب پریذیڈنٹ گوالیار کو لکہا کہ تم والی گوالیار کو کہو کرنی ریاست
بہوپال سی منع کرو چنانچہ صاحب پریذیڈنٹ ویسا ہی عمل مین لائی سیندیہ نی بہی موافق لکہنی
صاحب پریذیڈنٹ کی جان تپیس کو بلالیا بعد اس ماجری کی وزیر محمد خان نی اپنی چہوٹی بیٹی نظر محمد خان
کی شادی ساتہہ لڑکی نواب غوث محمد خان کی کی ماہ فروری سنہ ۱۸۱۶ع مین وزیر محمد خان نی اس
دارفانی سی کوچ کیا اکیاون برس کی تہی نو برس تک ریاست بہوپال کو بسبب اپنی شجاعت کی ہاتہہ غارت
پیشوان سی بچایا نظر محمد خان سرانجام کاروبار ریاست کا کرنی لگی اول اپنی باپ کی مراد کی موافق
کیا یعنی سرکار کمپنی انگریز بہادر و ریاست بہوپال کی عہدنامہ تحریر کرایا سنہ ۱۸۱۷ع مین ایک
عہدنامہ اسطور پر تحریر ہوا کہ کسیطرحسی مضر ریاست بہوپال کو نہو چنانچہ حاکم
پیشوا سی پچ محلہ و قلعہ اسلام نگر و حاکم سیندیہ سی کہ سابق تحت حکومت بہوپال مین تہی سرکار
کمپنی نی اونسی لیکر دوبارہ والی بہوپال یعنی نظر محمد خان کو سپرد کیا بعد وفات وزیر محمد خان کے
ملک ریاست بہوپال اسطرح پر خراب ہو گیا تہا کہ تحصیل علاقہ بہوپال کی کل لاکہہ روپیہ تہی مگر اسوقت دس لاکہہ روپیہ

تحصیل کی ہوئی اور توقع دو چند ہونیکی ہوئی ایک روز نظر محمد خان سوتی تہی ایک تپنچہ بہرا ہوا
برابر رکھا تہا داماد نظر محمد خان کا فوجدار خان کہ سن اوسکا آٹھہ برسکا تہا اوسنی کہیل سمجھہ کر
چھوڑایا گولی نظر محمد خان کی لگی مرگئی نظر محمد خان کا سن اٹھائیس برسکا تہا ساڑہی تین برس
کاروبار ریاست بہوپال کو سرانجام دیا ایک شخص قوم فرانسیس موسوم بشاہزاد مسیح نظر محمد خان
کا دیوان تہا نظر محمد خان کی سوای ایک لڑکی کی اور اولاد نہ تہی بروقت تحریر عہدنامہ کے
سرکار انگریزی عہدنامہ مین نام نظر محمد خان و اولاد اونکی کا تہا غوث محمد خان نواب برای نام تہی
نظر محمد خانکی شادی ساتہہ لڑکی منیر محمد خان سید امیر محمد خان برادر غوث محمد خان کی ہوئی تہی نقل عہدنامہ
کی کہ موضع رسین پر تحریر ہوا درج کیجاتی ہی **نقل عہدنامہ** کہ درمیان سرکار دولت مدار کمپنی
انگریز بہادر و نواب بہوپال کی تحریر ہوا **پہلی قلم** ہمیشہ رابطہ دوستی و اتحاد درمیان
سرکار کمپنی بہادر و نواب بہوپال و اونکی اولاد کی مستحکم و مضبوط رہی و دوست دشمن ایک سرکار
مثل دوسری سرکار کی تصور کیا جائیگا **دوسری قلم** سرکار کمپنی اقبال کرتی ہین کہ ہم حفاظت
ملک بہوپال مثل اپنی ملک کی کرینگی **تیسری قلم** نواب بہوپال اقرار کرتی ہین کہ ہم خواہ
ہماری اولاد و احفاد کسی اور سرکار سی راہ و رسم نرکہینگی سرکار کمپنی بہادر کی اطاعت افضل
تصور کرینگی **چوتہی قلم** نواب و اونکی اولاد و احفاد کو دوسری ریاست کی ساتہہ نامہ و پیغام
کی ممانعت مگر واسطی لکہنی اپنی عزیز و اقارب و زمیندار اپنی علاقہ کی و دوست کی اجازت ہے

14754

پانچوین قلم نواب اقرار کرتی ہین کہ ہم خواہ ہماری اولاد و ورثا غیر ریاست مین دست اندازی نکرینگی اگر دوسری سرکار سی کچھہ تنازع واقع ہوگا تو سرکار کمپنی سی بیان کرکی انصاف چاہینگے

چھٹی قلم نواب بہوپال اقرار کرتی ہین ایک کنٹنجنٹ کہ جسمین چھہ سو سوار و چار سو پیدل ہون رکھینگے کہ جسوقت سرکار کمپنی بہادر کو احتیاج ہو کام آوی اور اگر کوئی ضرورت اشد سرکار کمپنی کو ہو تو جسقدر کہ واسطی بندوبست بہوپال کی درکار ہو وہان رہی باقی سب شہر یک لشکر سرکار کمپنی کی ہوگی

ساتوین قلم نواب مقرر ہوتی ہین اگر فوج سرکار کمپنی ارادہ آنیکا بہوپال مین کری تو کوئی ممانعت نکری اور اگر دو تین روز قیام کری تو بہی مزاحمت نکری اور اگر اوس فوج کا خود واسطی خراب نکرنی کشت کی تاکید فوج کو کریگا اور اگر ارادہ اوسکا واسطے چہاونی بنانیکی ہو تو ہم و ہماری اولاد و ورثا چہاونی قلعہ نظر گڈہ و گورگاون مین بنانی دینگی

آٹھوین قلم نواب قرار کرتی ہین کہ ہم و ہماری اولاد و ورثا در باب پہنچانی رسد کے فوج سرکار کمپنی کو کوشش کرینگی اور اگر کوئی رسد لیجاویگا تو اوس شخص سے محصول طلب نکرینگی

نوین قلم سرکار کمپنی بہادر اقبال کرتی ہین کہ نواب اور اونکی اولاد و ورثا مالک و مختار ریاست بہوپال کی ہین کسیطور پر سرکار کمپنی دست اندازی نکرینگی

دسوین قلم نواب نی کوشش کی اور بہی مدد سرکار کمپنی کو واسطی اخراج پندارونکی دی بدین سبب سرکار کمپنی انی مہربانی کرکی واسطی خرچ فوج کنٹنجنٹ مذکورہ بالا کی علاقجات پرگنہ محلہ آشٹہ و اچاور و سیہور و غیرہ سلا بعد سلا

تحت حکومت نواب کودی گیارہوین قلم یہہ عہدنامہ شامل گیارہ قلمون پر موضع رامپورہ
مین تحریر ہوکر زمین بدستخط و مہر کپتان اسٹوٹ صاحب بہادر و کریم محمد خان بہادر و شہزادہ مسیح
کی ہوا کپتان صاحب اقرار کرتی ہین کہ آجکی روز سے تین ہفتہ کی اندر سند مہری و دستخطی نواب
گورنر جنرل بہادر کی منگادینگی و کریم محمد خان بہادر و شہزادہ مسیح مقرر ہوتی ہین کہ دو روز کی
اندر سند مہری و دستخطی نواب نظر محمد خان کی طلب کرکی پیروصاحب موصوف کی کرینگی تاریخ ۲۶
فروری سنہ ۱۸۱۸ء مطابق سلخ ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۳ ہجری تحریر ہوا **باب چھٹا** بیان مین خاندان راجگان
پوار کے شامل دو فصلون پر **فصل پہلی** راجہ پوار دہار کی بیان مین زمانہ سابق مین سیواجی پوار
دکن مین زمیندار موضع سوپاٹ و کنجی و مکرن گاؤن کے تہی بعدہٗ دو پوتی انکی ایک سمبہاجی دوسرے
کاوجی تہی انہون نے ملازمت سیواجی پیشوا پونا کی اختیار کی سمبہاجی کی تین لڑکی تہی ایک اودا جی
دوسرا انند راو تیسرے جگدیو ان تینون نی نوکری راجہ ساہو پونا کی پیشوا کی کی مگر اوداجی نی بہت
نام پیدا کیا بعد تہوڑی عرصہ کے والی پونا نی اوداجی کو واسطی لینی خراج کی مالوہ و گجرات سے
مقرر کیا مگر ایک حرکت اوداجی سی اسطرحکی سرزد ہوئی کہ پیشوا نی ناراض ہوکر عہدہ سے موقوف
و مقید کیا بعدہ اونکی قایم مقام انند راو کو کیا سلسلہ نسل راجگان دہار و دیواس کا انہین سے
شروع ہی ابتدا مین اگرچہ قوم راجپوت سی تہی مگر بسبب شادی ہونی کی مرہٹون مین مثل مرہٹون
کے ہوگئی انند راو کو پیشوا نی حکم دیا کہ وہان جاکر تحصیل جزیہ مالوہ و گجرات یکجا کرو انند راو وہان سے آکر

دہار مین مقیم ہوی واسطی خرچ اپنی کی اکثر راجپوتون سی خراج لیتی تہی ۱۷۳۹ء مین اندرا و
بیکنٹہہ باشی ہوئی بعد اونکی جسونت راو پنوار مسند نشین ہوئی بعد تہوڑی عرصہ کے سداشیو بہاؤ
برادر پیشوانی مقابلہ احمد شاہ ابدالی کا مقام پانی پت پر کیا جسونت راو پنوار اونکی ہمراہ تہے
اوس حرب و ضرب مین ماری گئی کہنڈی راو پنوار عرف اندرا و پنوار پسر جسونت راو پنوار متوفی
بس دو و نیم سالگی کی مسند نشین ہوئی بسبب کم سنی کہنڈی راو کی کاروبار ریاست دہار کا
قبضہ مین رنگ راو اور یکر برہمن کی ہوا اسواسطی ضعف ریاست مین آنی لگا و اکثر مرہٹہ
سردار تاخت و تاراج کرنی لگی کہنڈی راو کی شادی ساتہہ لڑکی گوبند راو قوم گیکوار کے
کہ والی ریاست بڑودہ متعلقہ گجرات کی تہی ہوئی تہی برہمن مذکور دریی ایذا رسانی ہوا اسواسطے
اپنی سسرال کو چلی گئی سترہ برس کی سن تک اپنی سسرال مین رہی بعدہ کچہہ فوج ہمراہ لیکر
دہار مین آئی برہمن مذکور نی مقابلہ کیا شکست دیکر ۱۷۹۷ء مین مسند نشین ہوئی برہمن مذکور
نی ہولکر کی پاس جاکر پناہ چاہی اور درخواست عفو تقصیر اپنی کی والی دہار سی بذریعہ ہولکر
کے کی کچہہ دنون ہولکر کی پاس مقیم رہا جب دیکہا کہ ہولکر اپنی نوٹ و مار مین مشغول ہی ناچار
دکن مین جاکر سندیہہ کرو اسطی لینی دہار کی و رغلانا سندیہ نی برہمن مسطور سی پانچ لاکہہ روپیہ
طلب کیا اوسنی دو لاکہہ روپیہ نقد دیئی و چار لاکہہ کا وعدہ کیا و علاقہ آگرو سُنیل کہ واسطی خرچ کے
سرکار دہار سی اوسی برہمن کو عنایت ہوا تہا وہ بہی اوسنی سندیہ کو دیدیا بعدہ سندیہ نے کوچکر کے

اکثر علاقہ دہارکہ ضلع ہاروتی مین تہی لئی اور جگوبابو اپنی ایک سردار کو حکم واسطی حملہ کرنیکی دہار پر دیا
اوسنی حملہ کرکی والی دہارسی بہت کچھہ روپیہ وصول کیا دوبارہ سمبہاجی جبکا ایک سردار سیندیہ تھا
بدنہاور پر مقابلہ کرکی بنوار دہار کو شکست دیکر علاقہ بدنہاور چہین لیا ثانیاً بنوار دہار نی کچھہ روپیہ دیکر
علاقہ بچایا بعد تہوڑی دنونکی کہنڈی راومرے سردار سیندیہ سابق روپیہ وصول کرچکی تہی
درنیولا بدانتظامی دیکہکر علاقہ مذکور الصدر پہر اپنی قبضہ مین کرلیا دریافت ہوا کہ اونکی
ہمشیرہ نی کہ بداطوار تہی زہر دیکر مارا تہا منشا اوسکا یہہ تہا کہ کسی لڑکی نابالغ کو
متبنی کیجئی اور اس حیلہ سی مالک ریاست ہوجئی مگر یہہ مراد اوسکی اس سبب سی حاصل نہوی کہ
جسوقت یہہ معلوم ہوا تو اوسکو اور اوسکی صلاح کارونکو مہتمم کاران ریاست نی مارڈالا یہہ ماجرا دیکہکر
موضع بیرسیہ علاقہ دہارسی نواب محمد امیر خان نی لیکر کریم خان پنڈاری کو دیا بعد تہوڑی
عرصہ کے پرگنہ تال و منڈاول کہ منجملہ پرگنات دہارسی تہا ہولکر نی لیکر نواب غفور خان کو واسطے
خرچ فوج کی دیا بعد مرنی راجہ انندراو کی زوجہ انندراو مساۃ مینا بائی کہ حاملہ تہی مالک
ریاست ہوئی بعد ایام مقررہ کی مانڈو بخوف مراری راو پسر جسونت راو کہ دوسری
عورت سی تہا اور دعوی ریاست کرتا تہا چلی گئی اور وہان لڑکا پیدا ہوا نام اوسکا
راجہ رام چندر راو نیوار رکہا حاکم قلعہ دہارنی کہ باطناً شریک مراری راو کا تہا اپنی
نمک حلالی ظاہر کرکی مینا بائی کو طلب کیا جسوقت مانڈوسی شہر مین داخل ہوی قلعہ سی علیحدہ

ایک مکان مین فروکش کیا مینا بائی کو کچھہ آثار فساد کی معلوم ہوا اوسنی ہوشیاری کر کی پوشیدہ
لڑکا اپنا ایک کسان کو دیدیا جس وقت مراری راو کو یہہ حال معلوم ہوا بہت غصہ ہوکر کہا کہ مین
مینا بائی سی سمجھونگا اسعرصہ مین بڑودہ متعلقہ گجرات سی کہ عزیز اس خاندان کی تہی یہہ خبر پاکر
کچھہ فوج بہمراہی سکہارام چمناجی بہائی سیتارام دیوان بڑودہ کی واسطی مدد مینا بائی کی آئی
مراری راو خبر آنی فوج کی پاکر فرار ہوا دریولا قرض ریاست دہار پر بہت ہوگیا بہائی دیوان نے
یہان آکر سندوبست اچہا کیا بعد تہوڑی عرصہ کے مراراو راو اوسکے قایم مقام بابو رگہنا تہہ کہ اوسی
فوج کی افسرون سے تہا ہوا بابو رگہنا تہہ نی اکثر سردار راجپوت کو لوٹ کر خرچ فوج کا کیا اور
ہمیشہ جنگ و پیکار سین مراری راو سی عاری رہا بالفعل رام چندر راو پنوار پسر انند راو
متوفی بکینٹہ باشی ہوئی مینا بائی نی بصلاح دولت راو سندیہ و جسونت راو ہولکر کی اپنی
بہانجی کو گود لیکر مسند نشین کیا اور نام اوسکا فقط رام چندر پنوار رکہا مراری راو بعد اوٹہانی بہت
مصیبتون کے مرا فوج بڑودہ کی بسبب مرنی اسکی کی خاطر جمع ہوکر بڑودہ چلی گئی اس عرصہ مین
مسمے مظفر قوم مکرانی نی کہ ساتہہ اپنی ہمقوم کی لوٹ و مار کرتا تہا کسی موضع علاقہ دہار کو اپنی
قبضہ مین کیا فوج سندیہ نی دہار مین داخل ہوکر خراج لینا شروع کیا اکثر پنڈاری بہی لوٹ
و مار مین مشغول ہوئی ہولکر نی بہی خراج طلب کیا ۱۸۱۷ء مین فوج سرکار کمپنی انگریز بہادر کے مالوہ مین
داخل ہوئی بالفعل خاص علاقہ دہار کہ تحصیل اوسکی کل پینتیس ہزار روپیہ تہا قبضہ مین والی دہار کے تہا

ملہار باپور کہنا تہہ بہمراہی آٹھہ ہزار فوج کی ڈونگرپور سی نیمار تک لوٹتا تہا والی دہار سا تہہ
سرکار انگریز بہادر کی ملی صاحبان انگریز بہادر نی دولت راو سیندیہ کو لکہا کہ بابت علاقہ
بدہناور کی دہا سی تمتی روپیہ لیا اور پہر علاقہ بہی اپنی قبضہ مین رکہا یہہ بات انصاف سے بہت بعید ہے
سیندیہ نے علاقہ بدہناور والی دہار کو سپرد کیا سرکار انگریز بہادر نی بیر سیہ بہی کریم خان پندارے
سی لیدی اسعرصہ مین راجہ رام چندر کا سن بارہ برس کا تہا اور دوبارہ کل علاقہ اپنی قبضہ مین لیا
بدین سبب باپور کہنا تہہ پیشہ تاخت و تاراج کو ترک کر کی اپنی علاقہ کی تحصیل مین مشغول ہوا

نقل عہدنامہ کی کہ درمیان سرکار کمپنی انگریز بہادر و راجہ صاحب والی دہار کی ہوا قلمبند کیجاتی
ہی خلاصہ عہدنامہ کہ درمیان سرکار کمپنی انگریز بہادر و راجہ پنوار کی ثبت ہوا یہہ ہے ہمیشہ دوستی
و محبت درمیان دونو سرکارونکی رہیگی راجہ صاحب والی دہار کو باطناً و ظاہراً کسی سرکار سے
بغیر اجازت سرکار کمپنی انگریز بہادر کی نامہ و پیغام نرکہنا چاہیئی اور جسوقت سرکار کمپنی راجہ صاحب
سی کچہہ فوج طلب کرین تو موافق اپنی حوصلہ کی راجہ صاحب فوج بہیجدین اور سرکار کمپنی بہادر
حفاظت مین ریاست دہار و لینی خراج کی راجہ موضع آلی مین کوشش کرینگی اور پرگنہ کوسیکو
سرکار کمپنی بہادر راجہ آلی سی لیکر راجہ صاحب والی دہار کو سپرد کرینگی اور سرکار کمپنی اگر دعوے
راجہ صاحب کا حق سمجہین تو بدہناور مدد کر کی راجپوتون سی دلوادین گی اور راجہ صاحب موافق
سین جزیہ بنسوارہ و ڈونگرپور وغیرہ سی لیا کرتی تہی بعوض حفاظت ریاست دہار سرکار کمپنی بہادر

لیا کرین بعد عرصہ پانچ برسکی سرکار کمپنی علاقہ بیر سیہ راجہ صاحب دہار کو دینگی اور تحصیل اوسکے
سرکار کمپنی بہادر اپنی قرضہ اڑاہی لاکھہ روپیہ مین کہ والی دہار کو دی ہین محسوب کرین اور اگر
بعد میعاد معینہ کی سرکار کمپنی بہادر بیر سیہ راجہ صاحب کو ندین تو تحصیل اوسکی سال سال
دیتی رہین ۔ تحریر بتاریخ دسوین جنوری سنہ ۱۸۱۹ع

فصل دوسری بیان مین خاندان راجہ نیوار دیواس کی

سیواجی نیوار کہ جنکا ذکر اوپر کی فصل مین گذرا اونکی دو پوتی تہی
ایک سمبھاجی دوسرا کالوجی اور کالوجی کی دو بیٹی تہی تکاجی دوسری جیواجی یہہ دونو بھائی
ہمراہ باجی راو پیشوا کی مالوہ مین آئی تہی جسوقت پیشوائی مالوہ مین آکر ریاستین تقسیم کین
تو اونکو بہی مالوہ مین دیواس و سہارنک پور و آلوٹ اور بندیل کہنڈ مین جمیر پور اور ہندوستان مین کنڈیلہ
دیا تہا علاقہ بندیل کہنڈ و ہندوستان بسبب انقلاب زمانہ کی انکی ہاتہہ سی جاتی رہی راجہ دیواس برس
تک بہت مصیبت بسبب لوٹنی سیندیہ و ہولکر و پنڈارون کی رہی راجہ دیواس کو سرکار کمپنی بہادر نی سہارنپور
دوبارہ دلوادیا ایک مرتبہ راجہ دہار و دیواس مین کچہہ شکر رنجی ہوگئی تہی مگر رفع ہوگئی بعد
کچہہ زمانہ کی تکاجی ثانی پوتا تکاجی اول کی تہی اور انند راو نیوار دہار تکاجی ثانی کی چچا تہی
جسوقت سرکار کمپنی بہادر سی ملی تو سرکار کمپنی نی کہا کہ ہم تمہاری اور اونکی تعظیم کیا فرق
رکہین اسمین ایک سردار راجہ دیواس نی جواب دیا کہ یہہ دونو ایک ہین اگر کوئی زمیدار ایک اسمین
آکر نیوار داس کو دی تو نصف یہہ رکہین اور نصف نیوار داس کو دین سرکار کمپنی بہادر نے

واسطے ہنی اتفاق کی دونو کی درمیان مین ایک دیوان مقرر کیا نقل عہد نامہ کی کہ درمیان سرکار
کمپنی انگریز بہادر وراجہ صاحب نیوار دیواس کی ہوا درج کتاب کیجاتی ہی خلاصہ عہد نامہ
کہ درمیان سرکار کمپنی انگریز بہادر وراجہ صاحب نیوار دیواس کی ہوا + ریاست دیواس ہمیشہ
حفاظت مین سرکار کمپنی کی رہیگی اور ایک فوج کنٹنجنٹ کہ جسمین پچاس سوار اور پچاس پیدل ہون
رکہین اور وہ تحت حکومت افسران انگریزی کی رہیگی اور اگر کبھو وقت سرکار کمپنی کو فوج احتیاج ہو تو سوا
اپنی حوصلہ کی فوج طرف لشکر سرکار کمپنی بہادر کی روانہ کرین اور بعد تین برس کی فوج کنٹنجنٹ کو دونا
کرین علاقجات دیواس وسہارنگ پور و الوٹ وگرگچیہ وانگنودہ وباجودہ تحت حکومت راجہ صاحب کے
رہینگی اور تحصیل سندرسی وڈنگولہ سی کہ قبضہ مین ریاست دہار کی ہی فیصد سات روپیہ راجہ صاحب کو
ملیگا اگر کوئی زمیندار سرکش ہوگا تو سرکار کمپنی مدد کرکی درمیان مین واسطہ ہوکر فیصلہ کرادینگی
راجہ صاحب بغیر اجازت سرکار کمپنی بہادر کی کسی اور سرکار سی نامہ وپیغام نکرینگی اور راجہ صاحب کو
اختیار کل اپنی ریاست کا ہی اگر درمیان راجہ صاحب اور اونکی عزیز واقارب کی لڑائی ہو تو
سرکار کمپنی بہادر دست اندازی نکرینگی وراجہ صاحب اقرار کرتی ہین کہ بالفعل علاقہ ڈنگولہ
سی بسبب ویران ہونی اوسکی علاقہ کی تین برس تک فیصد سات روپیہ مسطورہ بالا نہ طلب کرینگی
وراجہ صاحب والی دہار وراجہ صاحب والی دیواس اقرار کرتی ہین کہ ہم دونو ریاستون مین ایک دیوان
رکہینگے + لکہا تاریخ دسوین جنوری سنہ ۱۸۱۹ء باب ساتوان بیان مین راجگان وسردران

راجپوت کی شامل اوپر آٹھہ فصلون کی **فصل پہلی** خاندان راجہ کوٹہ کی بیان مین نہ سابق مین
ریاست بوندی کی تہی ریاست کوٹہ کا نام و نشان بہی نتہا اوس عرصہ مین راجہ کہ ریاست بوندی پر
مسند نشین تہی اونسی اور اونکی چہوٹی بہائی سی فساد ہوا مہارانای اودیپورنی چہوٹی بہائی کے
مدد کر کی کچہہ جاگیر کوٹہ مین دلوادی بعد تہوڑی عرصہ کی دوبارہ آپس مین فساد ہوا نوبت
ہتیار کی آئی بڑی بہائی نی شکست کہاکر عاجز ہوکر صلح کی نصف ملک تقسیم کردیا اوسوقت
سی ریاست کوٹہ کی علیحدہ ہوئی و مہارانای اودیپورنی خطاب مہاراو کا والی کوٹہ کو عنایت کیا
ابتدا مین راجہ کوٹہ مہاراو بشن سنگہ تہی اونکی زمانہ سی قبل زمانہ مہاراو امید سنگہ تک
بندوبست ریاست خوب رہا مگر مہاراو امید سنگہ کی حکومت سردارون و ٹہاکرون پر سبب
کم ہمتی و کم جراتی کی جاتی رہی اور اسقدر علاقہ ویران ہوگیا کہ خراج معمولی سندیہ کا
کہ پچہتر ہزار روپیہ سالانہ مقرر تہا والی کوٹہ دینی سی عاری ہوئی درنیولا ریاست کوٹہ کی
آثار بالکل خراب ہوجانیکی ظاہر ہوی مگر ظالم سنگہ قوم ہاڑا چوہان راجپوت نی اس ریاست کو
خرابی سی بچاکر ریاست راجپوتنسی نامور مین اول کیا ظالم سنگہ بیٹا پرتہی راج کا کہ ایک افسران
مہاراو گمان سنگہ والی کوٹہ سابق سی تہا اور عزت اسکی بدین سبب اور زیادہ تہی کہ اپنی لڑکی کی شادی
ساتہہ راجہ کی کردی تہی ظالم سنگہ نی بیس برس کی سن مین بمعیت فوج قلیل کی فوج جی پور کا مقابلہ
کیا و بمدد ملہار راو ہولکر کی فوج جی پور کو شکست دی بعد تہوڑی عرصہ کے پرتہی راج و ظالم سنگہ مین

کچھہ سرنجی ہوگئی ظالم سنگہ اودی پور کو چلا گیا وہان مہارانا اودی پور نے بعد دینی خطاب راج
کے مقابلہ پر مرہٹون مین بہیجا ظالم سنگہ نی شکست دی دوبارہ اوجین مین مرہٹون سی لڑائی ہوی
ظالم سنگہ زخمی ہوکر چنگل دشمنون مین پہنسا حالت مقیدی مین لعل جی بلال قوم برہمن سے کہ جسکی
تحویل مین تحصیل جزیہ سرداران راجپوت سیندیہ کیطرف سی تہی بہت ملاقات بہم پہنچائی اور کہا
کہ اگر سیندیہ مجہی رہا کرکی کوٹہ کو روانہ کرین تو مین ٹہاکرون سرکش کو زیر کرکی علاقہ آباد کرونگا اور سال
بسال پچیس ہزار روپیہ مقرری سالانہ سی سوا دیا کرونگا سیندیہ نی ظالم سنگہ کا کہنا منظور کرکی
بہرہی چند سواران پایگہ کوٹہ کو روانہ کیا جسوقت کوٹہ مین داخل ہوا مہاراو امید سنگہ بہت
خوش ہوی و بعہدہ دیوان ظالم سنگہ کو سرفراز کیا و اختیار کل دیدیا جو زمیندار
کہ سرکش تہی اونکو سزای قرار واقعی دیکر تحت حکومت کیا پیتالیس برسکی عرصہ سے
جس ریاست کی تحصیل کل چار لاکہہ روپیہ تہی اوسکی تحصیل ظالم سنگہ نی دیوڑہ چالیس لاکہہ روپیہ
کی کوشش بہت علاقہ کی آبادی مین کی بعد عرصہ کے صاحبان انگریز بہادر مالوہ مین داخل ہوے
ظالم سنگہ نی سبکی دوستی ترک کرکی صاحبان انگریز کی مدد مقابلہ مین پنڈارون کی ہولکر کی
کی صلہ مین اسکی سرکار کمپنی بہادر نی علاقہ گنگراول وڈگ و پنچہاڑہ و گروٹ ظالم سنگہ کو دیا اور
عہدنامہ سرکار کمپنی بہادر نی تحریر کردیا اوس زمانہ علاقہ سوندہواڑہ بہت سرکش ہو رہا تہا
بمدد ظالم سنگہ کی صاحبان انگریز نی فتح کیا اسعرصہ مین مہاراو امید سنگہ بیٹہا تہی ہوی ظالم سنگہ

بہت افسوس کیا اکثر علاقہ کوٹہ کہ افتادہ تہی اوسکی آبادی مین ظالم سنگہ نی بہت کوشش کی
چنانچہ ایک زمین افتادہ کو آباد کر کی بطور خود ایک شہر مرغوب متصل دریای چندربہاگا کی بنایا کہ مثل
شہرون ہندوستان کی بالفعل آباد ہی اورنام اوسکا جہالرپاٹن رکہا سابق عارضہ فالج ظالم سنگہ
کو مواتہا وسبب زیادتی سن کی بنیائی بہی درنیولاجاتی رہی تہی انسی برسکی سن مین اسجہان
گذران سی کوچ کیا نقل عہدنامہ کی درج کتاب واسطی ملاحظہ ناظرین کی کیجاتی ہی **عہدنامہ**
کہ درمیان سرکار کمپنی بہادر ومہاراو امید سنگہ والی کوٹہ کی تحریر ہوا **پہلی قلم** درمیان سرکار
کمپنی بہادر ومہاراو والی کوٹہ واونکی اولاد وورثا کی مدام اتحاد وارتباط رہیگا **دوسری**
قلم دوست ودشمن ایک سرکار کا مثل دوسری سرکار کی تصور کیا جائیگا **تیسری قلم**
سرکار کمپنی بہادر اقرار کرتی ہین کہ مثل اپنی ملک کی حفاظت ریاست کوٹہ کی کرینگی **چوتہی قلم**
مہاراو واولاد وورثا انکی ہمیشہ اتفاق رای کا ساتہہ سرکار کمپنی بہادر کی رکہکر افضل تصور کرینگی
وخلاف سابق کسی اور سرکار سی نامہ وپیغام نکرینگی **پانچوین قلم** مہاراو واونکی اولاد وورثا بغیر
اطلاع سرکار کمپنی بہادر کی غیر ریاست مین دست اندازی نکرینگی اوردستون اپنی کی ساتہہ نامہ وپیغام
رکہنی کی اجازت ہی **چہٹی قلم** مہاراو صاحب اقرار کرتی ہین کہ ہم وہماری اولاد وورثا کے
دلمین اگر غیر ریاست کیطرف سی تنازع واقع ہو تو سرکار کمپنی بہادر کو اطلاع کر کی درخواست
فیصلہ کی کرینگی وجو فیصلہ سرکار کمپنی بہادر کردین اوسکو منظور کرینگی **ساتوین قلم** زرٹانکہ جو زمانہ سابق مین

والی کوٹہ پیشوا و سیندیہ ہو لکر و پنوار کو دیتی تہی بالفعل سرکار کمپنی کو دینگی آٹھوین قلم سرکار
کمپنی بہادر مقرر ہوتی ہین کہ اگر کوئی رئیس والی کوٹہ سے جزیہ طلب کریگا تو جوابدہی اوسکی ذمہ سرکار
کمپنی بہادر کی ہوگی نوین قلم اگر کسی وقت سرکار کمپنی کو ضرورت ہو تو موافق حوصلہ کی والی کوٹہ
فوج طرف لشکر سرکار کمپنی بہادر کی فوراً روانہ کرینگی دسوین قلم مہاراو اور اونکی ورثا کی قبضہ مین
ریاست کوٹہ رہیگی و قانون انگریزی دیوانی و فوجداری ہرگز ریاست کوٹہ مین جاری نہوگا
گیارہوین قلم یہہ عہدنامہ شامل گیارہ قلمون پردار الخلافت شاہجہان آباد مین تحریر ہوکر مزین بمہر
و دستخط مسٹر جارلس تہامس فلس مسکف صاحب بہادر و مہاراجہ شیودان سنگہ و ساہ جیونرام و
لالہ مولچند وکیل مطلق مہاراجہ مہاراو صاحب کی ہوا صاحب موصوف اقرار کرتی ہین کہ ایک مہینی کی اندر مہر
و دستخطی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کی منگادینگی اور اسیطرح وکیل مطلق مہاراو صاحب کی وعدہ
کرتی ہین لکہا تاریخ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۱۷ع و بتاریخ بستم فروری سنہ ۱۸۱۸ مین یہہ کلمہ اس عہدنامہ
مین زیادہ کیا گیا سرکار کمپنی بہادر و مہاراو صاحب اس امر پر راضی ہین کہ بڑا بیٹا مہاراو صاحب کا
جو ولیعہد ہی اور نام اونکا کنور کشن سنگہ ہی بعد مہاراو صاحب کی مسند نشین ہونگی وکل کاروبار
و بار ریاست سپرد راج رانا ظالم سنگہ کی رہیگا و بعد وفات ظالم سنگہ کنور مادہو سنگہ بڑی بیٹی ظالم سنگہ
کی کاروبار ریاست کو سرانجام دینگی اسیطرح نسلاً بعد نسلاً یہہ بات قایم رہیگی

فصل دوسری بیان مین ریاست ڈونگرپور کی ڈونگرپور شہر خاص ضلع باگڑ مین درمیان گجرات

واودیپور کی واقع ہی وراجہ ڈونگرپور بیان کرتی ہین کہ ہم خاندان رانای اودیپور سی ہین
بدین سبب کہ رانای مذکور جسوقت کہانا کہاتی ہین تو ایک جانب مین رانا کی نشست سب
سردارون اونکی سی افضل ہمیشہ خالی رہتی ہی جس وقت ہم وہان ہون تو جای مذکور پر بیٹھین
ورنہ دوسری کی مجال نشست اوس جگہہ پر نہین یہہ بات سرداران راجپوت مین خلاف اور سبسے
بہت اچھی ہی کہ جسکی واسطی جسطرح کی تعظیم مقرر ہی خلاف اوسکی ہرگز عمل مین نہ لاوینگی اور جسکو
گود لین اوسکا دعوی مثل اولاد کی ہوا اور اوس ریاست مین یہہ قاعدہ خاص اور بہی ہی کہ فوج مین
ملازم اپنی ہم قوم کو رکہتی ہین ورعایا انکی بہت قوم بہیل سی ہین راجہ مذکور کی قوم مسطور کو
زمانہ سابق مین شکست دیکر ریاست اپنی قرار دی تہی جدوآبا انکی زمانہ پیشین مین اطاعت بادشاہ
والاجاہ دہلی کی کرتی تہی مگر جسوقت مرہٹون نی زور پکڑا تو ناچاری انکو زر ٹانکہ دینی لگی
جس عرصہ مین مالوہ لوٹ وغارت ہونی لگی تو انہون نی کچہہ فوج قوم عرب وسندہ سی ملازم
واسطی حفاظت اپنی ملک کی رکہی اونہون نی انکی اطاعت مین اپنی حقارت تصور کرکے
ملازمت راجہ ڈونگرپور سی انکار کرکی تاخت وتاراج شروع کی اسعرصہ مین صلجان
انگریز بہادر مالوہ مین داخل ہوئی وحفاظت ریاست مذکور کی اپنی ذمہ لی اور عہدنامہ لکہا
نقل اوسکی درج کتاب کیجاتی ہے **خلاصہ عہدنامہ** کہ درمیان راجہ ڈونگرپور وسرکار
کمپنی بہادر کی تحریر ہوا ✣ ہمیشہ ارتباط واتحاد درمیان سرکار کمپنی بہادر ومہاراول ڈونگرپور

واولاد وورثاء اونکی کی رہیگا ودوست ودشمن ایک سرکار کا مثل دوسے سرکار کی تصور کیا
جائیگا حفاظت ریاست ڈونگرپور کی ذمہ سرکار کمپنی بہادر کی مدام رہیگی ومہاراول اطاعت
سرکار کمپنی بہادر کی کرکی افضل تصور کرینگی ودوستون وعزیزون اپنی سی نامہ وپیغام رکہنی کی احازت
ہی مگر غیر ریاست سی نامہ وپیغام کی ممانعت ومہاراول واونکی اولاد وورثاء کو اختیار کل
ہمیشہ اپنی ریاست مین حاصل رہیگا سرکار کمپنی بہادر کاروبار ریاست مین دخل موافق صلاح مہاراول
واونکی اولاد وورثا کی دینگی ریاست غیر مین مہاراول کو دست اندازیکا اختیار نہین ہے اگر تنازع کسی رئیس سے
واقع ہو تو سرکار کمپنی بہادر سی اطلاع کرکی انصاف کی درخواست کرین جسطور پر سرکار کمپنی بہادر
فیصلہ کردین اوسکو منظور کرین وزرتانکہ سابقہ اگر کسی ریاست کا باقی ہو اوسکو ادا کرین اور اب سی موقوف کرین
وبحساب چھ آنہ فی روپیہ عوض محافظت مین بطور خراج سرکار کمپنی بہادر کو دیا کرین اگر کسی ریاست کا
خراج باقی ہوگا تو موافق لیاقت ریاست کی دلایا جائیگا اگر کسی وقت سرکار کمپنی بہادر کو ضرورت ہو
تو فوج موافق حوصلہ اپنی کی فوراً حاضر کرین ومہاراول سوائے اپنی ہم قوم کی کسیکو ملازم نرکہین
اگر کوئی ٹہاکر مہاراول سی سرکش ہوگا تو سرکار کمپنی بہادر مدد کرکی اوسکو سزا اقرار واقعی
دیکر دوبارہ اوسکی کان مین حلقہ اطاعت مہاراول کا ڈال دینگی واگر جزیہ مذکور کی دہی مین
مہاراول کیطرف سی قصور سرزد ہوگا تو سرکار کمپنی بہادر کیطرف سے ایک وکیل مقرر ہوگا ومحصول
سایر ڈونگرپور کا تحصیل کرکی جزیہ مسطور مین محسوب کریگا لکہا تاریخ گیارہوین دسمبر سنہ ۱۸۱۸ع

فصل تیسری بیان مین بانسواڑہ کی بانسواڑہ ضلع باگڑ مین واقع ہی حال اس ریاست کا
مثل ریاست ڈونگرپور کی ہی وخاندان کی یہہ صورت ہی کہ بڑی بہائی زمانہ سابق مین ریاست
ڈونگرپور پر وچھوٹی بہائی اس ریاست پر مسلط تہی ورعایا انکی ہمقوم رعایای ڈونگرپور کی ہے
جہاز اس ریاست کا ورطہ تباہی مین تہا سرکار کمپنی بہادر نی نکالکر اپنی حفاظت مین رکہا
وعوض مین حفاظت کی سرکار کمپنی بہادر کو خراج دیتی ہین نقل عہدنامہ کہ درمیان ونوسرکارونکی
ہوا درج کیجاتی ہی **خلاصہ عہدنامہ** کہ درمیان سرکار کمپنی بہادر وراجہ بانسواڑہ کی ہوا ہمیشہ
یگانگی ودوستی درمیان دونوسرکارونکی رہیگی ودشمن ایک سرکار کا مثل دوسری سرکار کی
تصور کیا جاویگا اور ریاست بانسواڑہ مدام حفاظت مین سرکار کمپنی کی رہیگی مہاراول بانسواڑہ
کی اطاعت سرکار کمپنی بہادر کی ہمیشہ کرینگی اور واسطہ کسی رئیس سی نرکہین گی وقانون انگریزی
ریاست بانسواڑہ مین جاری نہوگا وراجہ صاحب واولاد ووارثاراونکی مالک کل ریاست کے
ہمیشہ رہینگی سرکار کمپنی اگر امور ریاست مین صلاح دین تو مہاراول اوسکو منظور کرینگی اگر کسی
رئیس سے کچہہ رنج ہو تو دست اندازی اوسکی علاقہ مین نکرین بلکہ اطلاع اوسکی سرکار کمپنی بہادر کو
کرینگی درخواست فیصلہ کی کرینگی زرثانکہ مین تین حصہ حصہ شمتی تحصیل کل ریاست سی سرکار
کمپنی بہادر کو دیا کرینگی وقت ضرورت اگر سرکار کمپنی بہادر کچہہ فوج طلب کرین تو موافق حوصلہ
اپنی کی فوراً روانہ کرین ✣ لکہا تاریخ سولہوین ستمبر سنہ ۱۸۱۸ء **فصل چوتہی سانمن ریاست پالنپور**

راجہ پرتاب گڈہ خاندان رانای اودیپور سی ہین ریاست انکی کل ضلع کانٹھل مین واقع ہی آباد اجداد
انکی سردار بادشاہی تہی ایک زمانہ مین سالم سنگہ گدی نشین ریاست پرتاگڈہ مین تہی محمد شاہ بادشاہ
دہلی انکی حال پر بہت عنایت فرماتی تہی بسبب کمال مہربانی کی اجازت سکہ کی اپنی وانکی نام پر دی تہی
بدین سبب راجہ سالم سنگہ نی روپیہ سالم شاہی رایج کیا ووجہ تسمیہ اس سکہ کی یہہ ہی کہ سالم سنگہ سی لفظ
سالم کی و محمد شاہ سی نقط شاہی کی لیکر نام اوسکا سالم شاہی رکہا جو ملک کے طرف دریای جمنہ واقع
ہین اونمین یہی روپیہ مروج ہی بعد گذرنی سالم سنگہ کی اسجہان فانی سی راجہ ساونت سنگہ بیٹی اونکی
مسند نشین ہوئی وزرٹانکہ مہاراجہ صاحب ہولکر بہادر کو دیا کرتی تہی درینولا سرکار کمپنی کو بعوض
مدد کی دیتی ہین نقل عہدنامہ کہ درمیان سرکار کمپنی وراجہ صاحب کی ہوا مندرج کتاب ہوتی ہی

خلاصہ عہدنامہ کہ درمیان سرکار کمپنی بہادر وراجہ پرتاب گڈہ کی ہوا راجہ صاحب کی مدد
سرکار کمپنی بہادر کرینگی بشرطیکہ کسی اور رئیس سی راہ ورسم نرکہین اور جو کوئی رئیس دعوی زرٹانکہ راجہ صاحب
سی کری تاوقتیکہ راجہ صاحب دوست سرکار کمپنی بہادر کی رہینگی نملیگا بقیہ زرٹانکہ سابقہ مہاراجہ
ہولکر صاحب بہادر کو ایک لاکہہ چوبیس ہزار چہہ سو پچہتر روپیہ چہہ آنہ ہین بطور اقساط من ابتدای سنہ ۱۸۱۸ع
سنہ ۱۸۲۳ع تک راجہ صاحب ادا کرینگی واگر اسمین قصور سرزد ہو تو سرکار کمپنی بہادر ایک وکیل اپنا
سایر پرتاب گڈہ پر مقرر کرین کہ روپیہ سایر کا فراہم ہوکر قسط مین دیا جاوے جو حزیہ پیش کش کہ
راجہ صاحب مہاراجہ ہولکر صاحب بہادر کو زمانہ سابقہ مین دیا کرتی تہی درینولا بعوض استعانت سرکار

کمپنی بہادر کو دینگی وراجہ صاحب کوئی آدمی قوم عرب وسندہ سی ملازم نرکھینگی پچاس سوار و دو سو
پیادہ قوم راجپوت سی ملازم رکھینگی اور جسوقت سرکار کمپنی بہادر طلب کرین تو فوراً طرف لشکر
سرکار کمپنی بہادر کی روانہ کرینگی وراجہ صاحب اونکی اولاد و ورثاء کو اختیار کل اپنی ریاست کا
حاصل ہی رہوگا مگر واسطی دفع کرنی قوم بھیل و مینی کی سرکار کمپنی بہادر سی صلاح لین و آبادی اپنی
علاقہ مین کوشش بہت عمل مین لائین محصول اشیاء کا راجہ صاحب مثل زمانہ سابقہ کی لینگے اور کچھ
اضافہ نکرین و اگر کسی سرکش بھیل یا مینی کی مطیع کرنیکی واسطی راجہ صاحب کو طلب کرینگی تو سرکار
کمپنی بہادر مدد و کمک سی پہلوتہی نکرینگی وتحصیل علاقہ راجہ صاحب مین سرکار کمپنی بہادر دخل نہ دینگی
تاوقتیکہ رعایا پر ظلم نکرین اگر کسی ٹہاکر و سردار سی ناراض راجہ صاحب ہون تو بطور پر جائین فیصلہ
کرین سرکار کمپنی بہادر دخیل نہونگی و اگر راجہ صاحب کو واسطی زیر کرنی اونکی کی طلب کرین تو بلا تردد مدد
کیجاویگی اور راجہ صاحب جو چاہین خیرات کرین اوسکی ممانعت سرکار کمپنی بہادر نکرینگی و رسمیات قدیمہ
جاری رہینگی تاریخ پانچوین اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء **فصل پانچوین بیان مین ریاست راگہوگڈہ و تلائم و جہالون**
کی راجہ راگہوگڈہ ایسا بیان کرتی ہین کہ ہم قوم کچھواہہ راجپوت ونسل مین پرتہی راج ساکن دہلی کی ہین زمانہ
سابق مین دہلی سی آکر قلعہ گنگرال مین مقیم ہوکی بارہ برس تک مقابلہ بادشاہ سکندر کا کیا تہا بعدہ
غریب داس اونکی اولاد مین سی ہوئی یہہ ملازمت اکبر شاہ مین رہی ایک مرتبہ بادشاہ نی خوش ہوکر
غریب داس کو علاقہ سرونج جاگیر مین دیا اونکی بیٹی لعل جی نی راگہوگڈہ کی بنیاد ڈالکر بطور خود ایک چھوٹا سا

بسا اجواب بمقام مسند نشینی اونکی اولاد کا ہی بعدہ بہل بہدر سنگہ اوس زمانہ مین مسند نشین ہی
کہ مرہٹونکا زور تہا اور حال اگلی بزرگون والی رتلام کا اسطور پر سماعت مین آیا ہی کہ یہہ خاندان
راجہ جودہ پوری قوم راٹھور ہین موہن داس سپرتن سنگہ نی اطاعت بادشاہ شاہجہان کی اسقدر کی
کہ بادشاہ نی خوش ہوکر علاقہ رتلام وسیلانہ وگرد اوسکی عنایت کیا موہن داس نی رتلام کو کہ ایک گاؤن تہا
آباد کرکی سکونت قبول کی بعد کچہہ عرصہ کی قریب دارالفتح اوجین کی اورنگ زیب پسر شاہجہان نے
مقابلہ شاہجہان کا کیا اوسوقت موہن سنگہ نی نمک حلالی کرکی شریک لشکر بادشاہی ہوکر وفات پائی
صلہ مین بادشاہ نی فرمان جاگیر رتلام کا نسلاً بعد نسلاً اونکی اولاد کی نام عنایت فرمایا اوسوقت
سی تا آنی مرہٹونکی مالوہ مین ریاست رتلام کی انکی قبضہ مین رہی مگر اکثر دیہات اس علاقہ سی بدین سبب
علیحدہ ہوگئی کہ اکثر عزیز واقارب کو وسطی اوقات بسری کی والی رتلام نی جدا کردی راجہ
سیتامو وسیلانہ وکاجی بڑودہ ومول تہا ن اولاد رتن سنگہ مین ہین اور بڑی بہائی انکی والی رتلام
ہین پرتپ سنگہ راجہ رتلام دولت راؤ سندیہ کو ٹانکہ دیا کرتی تہی ایک مرتبہ زرٹانکہ کی پہنچی مین کچہہ
عرصہ ہوا بابو سندیہ والی کوالیار کیطرف سی بزور ٹانکہ لینی کی وسطی والی رتلام سی آئی
راجہ پرتپ سنگہ نی اپنی عزیز واقارب وہمقوم کو طلب کیا بارہ ہزار سوار قوم راجپوت یکجا ہوی مقابلہ ہوا
سرکار کمپنی نی درمیان مین ہوکر سندیہ کو کہا کہ زرٹانکہ والی رتلام کا ہماری ذمہ مگر فوج تمہاری
رتلام کی علاقہ مین نہ آوی سندیہ نی منظور کیا اوحال قومیت راجہ جہاوہ کا بعینہ مثل راجہ رتلام

درگہوگڈہ کی ہی زمانہ سابق مین فیلسی چار سو سوارونکی مسمی ہنجی بادشاہی ملازم تہی وہیں
انکی کشن داس کو خدمت حفاظت شاہزادہ علاء الدین غوری کی سپرد تہی جسوقت شاہزادہ
مذکور تخت نشین ہوئی تو اونہون نی کشن داس کو مصاحب خاص اپنا کیا بعد تہوڑی عرصہ کے
ایک رئیس سرکش ڈہاکہ کو شکست دیکر مطیع شاہی کیا کہ جلدوی مین اس خدمت کی پانچ موضع
ہندوستان مین ودنس موضع مالوہ مین بادشاہ نی عنایت فرمائی کشن داس نی مالوہ مین
آکر زور پکڑا اس عرصہ مین ایک سردار ملازم شاہی گجرات سی دہلی کو جاتا تہا اثناء راہ مین
سکہانا نایک قوم بہیل وچندر بہان قوم راجپوت نی اوسکو ہلاک کرکی اسباب اوسکا لوٹ لیا
جسوقت یہہ خبر بادشاہ نی سنی فرمان باسم کشن داس واسطی ہلاک کرنی سکہانا نایک قوم بہیل وچندر بہان
راجپوت کی روانہ کیا جب فرمان کشن داس پاس صادر ہوا اور پڑہا گیا دلمین سوچا کہ مین نایک
مذکور کا مقابلہ نہین کرسکتا کچہہ حکمت عملی برروی کار لائی بدین سبب کچہہ اچہی گہوڑی ہمراہ لیکر
سوداگر بنکر کہ جسکو مالوہ مین چارک کہتی ہین پاس نایک مذکور کی پہنچی اور بیش قیمت گہوڑی نایک کے ہات
واسطی خوش کرنی اوسکی کی بہت کم قیمت فروخت کئی نایک بہت خوش ہوا بعد فروخت سوداگر
مذکور نی نایک سی کہا کہ ہم تمہاری دعوت کرتی ہین نایک نی منظور کیا سوداگر نی دعوت کی بعد
فراغت کی کہانی سی موافق قاعدہ بہیلونکی بہت شراب پلائی جسوقت نایک شراب پیکر از خود رفتہ ہوا
کشن داس سوداگر نی فرصت کو غنیمت جانکر معہ ہمراہیان نایک کو مار الجوض اسکی بادشاہ نی فرمان

جاگیر جھالوہ کا و نشان و خطاب عطا فرمایا قبل از آنی مرہٹونکی مالوہ مین ریاست امجھرہ کی اسوجہ سے
علیحدہ ہوگئی تہی کہ رسم اس خاندان کی یہہی کہ اکثر عزیز و اقارب کو واسطی اوقات بسری کی تہوڑی
جاگیر جدا کر دیتی ہین **فصل چھٹی بیان مین راجون ٹہاکرون کے**
کہ سرکار کمپنی بہادر نی ملک اونکا اپنی حفاظت مین و زرٹانکہ رئیسان مالوہ کا کہ وہ مدام یاکرتی
تہی اپنی ذمہ کرلیا — پرتپ سنگہ راجہ رتلام دولت راو سیندیہ کو چوراسی ہزار روپیہ سکہ سالم شاہی
زرٹانکہ دینگی مگر چار قسطونمین و درصورت تاخیر ہونیکی پہنچی قسط مین موافق قسط کی علاقہ نکال لیا جائیگا
دولت راو سیندیہ اقرار کرتی ہین کہ ہم کبہی اپنی فوج واسطی لینی زرٹانکہ کی علاقہ رتلام مین نہ بہیجینگے
و نہ مداخلت اونکی ریاست مین و مقدمات خانگی مسند نشینی وغیرہ مین کرینگی یہہ عہد و پیمان بواسطہ
باپو سیندیہ ملازم دولت راو سیندیہ والی گوالیار و راجہ رتلام کی معرفت سرجان مالکم صاحب بہادر کے
تحریر ہوئی لکہا تاریخ پانچوین جنوری سنہ ۱۸۱۹ع راجہ سیلانہ سیندیہ کو زرٹانکہ پانچ ہزار روپیہ
سکہ سالم شاہی دینگی و شرایط انکی مثل شرایط رتلام کی بذریعہ باپو سیندیہ عہد و پیمان معرفت
سرجان مالکم صاحب بہادر کی لکہی گئی لکہا تاریخ پانچوین جنوری سنہ ۱۸۱۹ع سیندیہ کو زرٹانکہ
راجہ لوناواڑہ بارہ ہزار روپیہ سکہ سالم شاہی و راجہ سونہٹہ سات ہزار روپیہ سکہ سالم شاہی
دینگی و شرایط مثل شرایط رتلام کی معرفت سرجان مالکم صاحب بہادر کی یہہ عہد و پیمان ہوئے
لکہا تاریخ دسوین ماہ اگست سنہ ۱۸۲۰ع راجہ پیتامو سیندیہ کو زرٹانکہ ساٹہ ہزار روپیہ

سکہ سالم شاہی دینگی و شرایط یا سند شرایط رتلام کی معرفت سرجان مالکم صاحب بہادر کی ٹہری
لکہا تاریخ اکیسوین نومبر سنہ ۱۸۱۸ء راجہ امجہرہ سندیہ کو پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ سکہ حالی زرٹانکہ
دینگی و شرایط مثل رتلام پرتہی سنگہ منڈلوی بدہناوز کی راجہ دہار کو سولہ ہزار پانچ سو دو روپیہ
سکہ حالی زرٹانکہ مین دینگی و شرایط مثل شرایط رتلام معرفت صاحبان انگریز بہادر کی مقرر ہوئی لکہا
تاریخ سولہوین دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء ـــ ٹہاکر بہگونت سنگہ زرٹانکہ نو ہزار چار سو اونچاس روپیہ سکہ
حالی راجہ دہار کو دینگی و شرایط انکی مثل شرایط رتلام معرفت سرکار کمپنی بہادر کی ٹہری
لکہا تاریخ سولہوین دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء ..... ٹہاکر سوائی سنگہ زرٹانکہ اٹہارہ ہزار چوالیس روپیہ سکہ حالی
راجہ دہار کو دینگی شرایط انکی مثل شرایط رتلام لکہا تاریخ سولہوین دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء ـــ مظفر
قوم مکرانی زرٹانکہ بیس ہزار روپیہ سکہ حالی راجہ دہار کو دینگی و موضع بدرہ حوالہ کسیری سنگہ
کی ہوگا و مظفر قرار کرتی ہین کہ ہم پچاس آدمی کی جماعت واسطی حفاظت شاہراہ کی کہ درمیان علی موہن
و دہار کی ہی رکہینگی معرفت سرجان مالکم صاحب بہادر کی لکہا تاریخ آٹہوین دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء
پرتہی سنگہ ٹہاکر اٹہائیس ہزار روپیہ سکہ سالم شاہی زرٹانکہ نواب غفور خان والی جاورہ کو دینگی
بانیطور کہ پچیس ۲۵ ہزار سابق مین ٹانکہ کی دیا کرتی تہی وہ اور تین ہزار دامی وغیرہ کل اٹہائیس ہزار
تین قسطون مین بیچ کچہری جاورہ کی ادا کرینگی و نواب صاحب اقرار کرتی ہین کہ ہم سوار اپنی واسطی
لانی زرٹانکہ کی نہ بہیجینگی فصل ساتوین بیان مین گراسیونکی کہ اکثر علاقجات کے

تحصیل مین دعوی رکہتی تہی واگر نہ پاتی تہی تو پیشہ تاخت وتاراج کا اختیار کرتی تہی وہ لوگ جنا
سرکار کمپنی بہادر مین آئی اور سالانہ اونکا مقرر ہوگیا راوت رتن سنگہ ومندر وپنگہ وچھتر بہائی
معروف بہ چتر سنگہ یہہ تینون شخص سرداران سیلانہ وبخت کڈہ سی ہین بہت عرصہ سی علاقہ
متصل دریای نربدہ کو تاخت وتاراج کرتی تہی درینولا مہینی مئی سنہ ۱۸۲۰ع مین باطاعت رجان
مالکم صاحب بہادر کی اشخاص مذکورنی قبول کی صاحب موصوف نی سبکو ملازم رکہکر سبکا افسر
چتر سنگہ کو کیا وتینون سردارون کو سو سو روپیہ ماہواری مقرر کردئی اور جو دعوی زرٹانکہ کا یہہ لوگ
ریاست ہولکر وسندیہ مین کرتی تہی اوسکا فیصلہ صاحب ممدوح نی نصفی پر کردیا چنانچہ بالفعل
سندیہ چار ہزار اڑتیس وہولکر سات سو اٹہتر روپیہ اٹہ آنہ سالانہ نی عہد وپیمان ہوی لکہا تاریخ تیسرے ۳۰ ۷۷۸
مئی سنہ ۱۸۲۱ عیسوی اگر صاحبان انگریز سرداران مذکور کو معہ اونکی ہمراہیون کی موقوف کرکی تنخواہ بند
کردین تو سردارون مسطور کو دعوی تنخواہ کا نہوگا مگر دعوی زرٹانکہ مذکورہ کا باقی رہیگا ۵۶۴
نادر پٹیل کو کچہری مہاراجہ ہولکر سی دو ہزار پانچ سو چونسٹہہ روپیہ سکہ حالی ٹانکہ سالانہ دیا جا
نادر مذکور کو اختیار دخل دینی کا تحصیل مین نہین ہی وحفاظت علاقہ کی کہ جام ونالچہ کی درمیان
مین ہے اوسکی ذمہ ہوگی واگر کچہہ نقصان علاقہ مذکورہ مین ہو تو جوابدہی اوسکی ذمہ نادر کی ہوگی
ذکر کرسیان بعد تہوڑی عرصہ کی نادر بسبب سرزد ہونی کسی قصور کی مارا وہی سنہ صدر مین نکالا گیا موافق
شرایط بالا کے عہد وپیمان بہیم سنگہ پسر نادر کی ساتہہ کیی گئی - یہہ سالانہ معرفت میجر ہنلی صاحب بہادر کے

مقرر ہوئی ہین - راو خوشحال سنگہ کو کچہری سرکار کمپنی انگریز بہادر و مہاراجہ عالیجاہ سیندیہ
و مہاراجہ ہولکر بہادر و نواب بہوپال سی آٹھہ ہزار چھہ سو پندرہ روپیہ سالانہ ملیگا - راؤ
ندول سنگہ کو مہاراجہ سیندیہ و ہولکر کی کچہری سی پانچہزار چار سو روپیہ سالانہ ملیگا دیوان سالم سنگہ
کو مہاراجہ سیندیہ و ہولکر کی کچہری سی ساٹھہ ہزار چھہ سو پچہتر روپیہ سالانہ ملیگا - سدرمان سنگہ
کو کچہری سرکار کمپنی بہادر و مہاراجہ سیندیہ و نواب بہوپال سی چار ہزار چار سو اسی روپیہ سالانہ ملیگا
- اودا جی کو کچہری سرکار کمپنی بہادر و مہاراجہ سیندیہ سی چار ہزار چھہ سو روپیہ سالانہ ملیگا
- گوبردہن سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ و نواب بہوپال سی پانچہزار روپیہ سالانہ دیا جاویگا
اور اس روپیہ مین سی گوبردہن سنگہ کو کرجی برگوگر کو آٹھہ سو روپیہ سالانہ دیویگا - سوبہا سنگہ
کو کچہری مہاراجہ سیندیہ و مہاراجہ ہولکر و نواب بہوپال سی چار ہزار دو سو پچاس روپیہ سالانہ
ملیگا - راو بہیرون سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ و ہولکر و نواب بہوپال سی چھہ ہزار چار سو
اونچاس روپیہ ملیگا - کمند سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ و مہاراجہ ہولکر سی ایک ہزار
پانچ سو چالیس روپیہ دیا جاویگا - انوپ سنگہ کو مہاراجہ ہولکر و سیندیہ کی کچہری سے
آٹھہ سو باون روپیہ ملیگا - بہیم سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی ایک سو بارہ روپیہ
سالانہ ملیگا - راونیول سنگہ کو کچہری نواب بہوپال سی پانچہزار ایک روپیہ سالانہ
ملیگا - کنور چین سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ و نواب بہوپال سی چھہ ہزار دو سو ایک روپیہ

سالانہ ملیگا۔ سالم جی وناتہی سنگہ کو کچہری مہاراجہ ہولکر و سیندیہ و نواب بھوپال سی تین ہزار چار سو چھبیس ۲۶ روپیہ سالانہ دیا جائیگا۔ راو انوپ سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی اکیہزار سات سو پچاس روپیہ سالانہ ملیگا۔ راو فتح سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی اکیہزار دو سو ایک روپیہ سالانہ دیا جائیگا۔ ٹہاکر زبی سنگہ کو کچہری نواب کروائی سی پانچ سو بائیس روپیہ سالانہ ملیگا یہہ سالانہ معرفت کپتان بارتھوک صاحب معروف بہ بورتک صاحب بہادر کی مقرر ہوئی گلاب سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی اکیہزار چار سو روپیہ سالانہ ملیگا۔ ہاتہی سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی ایک ہزار پانچ سو ستر روپیہ سالانہ ملیگا۔ صاحب سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سے تین ہزار دو سو روپیہ سالانہ ملیگا۔ انوپ سنگہ کو مہاراجہ سیندیہ کی کچہری سی ایک سو روپیہ سالانہ ملیگا۔ جیوار سنگہ کو مہاراجہ سیندیہ کی کچہری سی آٹہہ سو بیس روپیہ سالانہ دیا جاویگا۔ راو رتن سنگہ کو کچہری مہاراج سیندیہ سی دو ہزار سات سو چہتر روپیہ

چل سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی ایک ہزار چار سو ایک روپیہ سالانہ

[illegible] سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی دو ہزار دو سو روپیہ سالانہ دیا جاویگا

پرتاب سنگہ کو مہاراجہ سیندیہ کی کچہری سی دو ہزار چار سو روپیہ سالانہ دیا جاویگا۔ بہاتہ سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی ایک سو چودہ روپیہ سالانہ ملیگا۔ سردار سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی ایک سو چہیاسی روپیہ سالانہ دیا جاویگا۔ ناہر سنگہ کو مہاراجہ سیندیہ کے

کچہری سی ایک سو نوی روپیہ سالانہ ملیگا - پرتہاجی کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی چار سو ستر روپیہ
سالانہ دیا جاویگا - نول سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی چار سو تیس روپیہ سالانہ ملیگا
سانونت سنگہ کو کچہری مہاراجہ سیندیہ سی دو ہزار آٹھہ سو چوبیس روپیہ سالانہ ملیگا - صاحب سنگہ کو
مہاراجہ ہولکر کی کچہری سی آٹھہ سو روپیہ سالانہ دیا جاویگا - راواچل سنگہ کو مہاراجہ ہولکر کی
کچہری سی تین سو پچاس روپیہ سالانہ ملیگا - سانونت سنگہ کو مہاراجہ ہولکر کی کچہری سی ہزار روپیہ
سالانہ ملیگا - ناہر سنگہ کو مہاراجہ ہولکر کی کچہری سی ایک سو نوی روپیہ سالانہ دیا جاویگا کچہہ
جاگیر سالم سنگہ کی کہ علاقہ مہاراجہ ہولکر مین ہی تخفیف روپیہ کی کی گئی - پرتاب سنگہ کو کچہری
مہاراجہ ہولکر سی نو سو ساٹھہ روپیہ سالانہ ملیگا - گلاب سنگہ کو مہاراجہ ہولکر کی کچہری سی چہہ سو روپیہ
سالانہ دیا جاویگا - نول سنگہ کو کچہری مہاراجہ ہولکر سی چالیس روپیہ سالانہ دیا جاویگا
جیسوار سنگہ کو کچہری مہاراجہ ہولکر سی چار سو تیس روپیہ سالانہ ملیگا - ناتہی سنگہ کو مہاراجہ
ہولکر کی کچہری سی ایکہزار چہہ سو ایک روپیہ سالانہ دیا جاویگا - راورتن سنگہ کو مہاراجہ
ہولکر کی کچہری سی ایک ہزار ایک سو پچاس روپیہ سالانہ ملیگا - راوظالم سنگہ کو
سی چار سو روپیہ سالانہ دیا جاویگا - **فصل آٹھوین بیان مین رئیسون و ٹہاکرونکی**
کہ اکثر رئیسون و سردارون سے جبکہ زمین کالکرتی تہی سرکار کمپنی بہادر نی اپنی حفاظت مین لاکر اونکا سالانہ
مقرر کردیا - چندن سنگہ ٹہاکر راجہ دہارکو دو ہزار پانچ سو ایک روپیہ سیکہ حالی دینگی و درصورت

خلاف وعدگی کی موافق بقیہ روپیہ کی علاقہ نکال لیا جاویگا لکھا تاریخ سولہوین دسمبر سنہ ۱۸۱۸ع
رانی علی موہن کو راجہ صاحب دہار کی ایک ہزار دو سو روپیہ سالانہ محصول سایر علی موہن سے دینگی
۔ موہن سنگہ و فتح سنگہ والی دہار کو ایکہزار چار سو پچیس روپیہ سکہ حالی ٹانکہ سالانہ دینگی و حفاظت شاہراہ
اونکی علاقہ کی اونکی ذمہ ہی ۔ شیو سنگہ نیم کہیڑہ والی راجہ دہار کو پانچ سو روپیہ سکہ حالی سالانہ
دینگی ۔ پرتہی سنگہ و موہن سنگہ راجہ دہار کو بعد سات برسکی سالانہ سات سو چھتیس روپیہ دینگے
مندروپ سنگہ بعد سات برسکی راجہ صاحب دہار کو پانچ سو چھبیس روپیہ سالانہ دینگی ۔ ہاتہی سنگہ
راجہ صاحب دہار کو پانچ سو پچیس روپیہ سالانہ دینگی ۔ فتح سنگہ و چین راجہ صاحب دہار کو
ایکہزار چار سو پچیس روپیہ سالانہ دینگی و پیشکش ایک سو روپیہ سالانہ کرینگی ۔ ٹہاکر باگلی کماشدار
سونکچہہ کو چہہ ہزار چار سو باسٹہہ روپیہ سالانہ تجویز سر جان ملکم صاحب بہادر دینگی لکھا تاریخ ۲۱
ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ع راو خوشحال سنگہ دعوی کیا کہ موضع ہیرا پور میری جاگیر ہی سو اسطور تجویز ہوئی کہ
پانچ برس تک راو مذکور کو چہہ ہزار بعدہ چہہ سو روپیہ سالانہ مہاراجہ ہولکر کو مدام دیا کری مجوزہ ششم مئی سنہ ۱۸۲۰ع

فہرست پرگنات و محالات علاقہ مہاراجہ ہولکر بہادر

رام پورہ	تندواس	نراین گڈہ	سندہارہ	سوریل
رای پور	جیرا پور	ماجی پور	کوڑی	ترانہ
گیلہ	جاور	مہد پور	دہیال پور	اندور خاص

بٹین	کاٹ کوٹ	رانیل پور	عالم پور	سنڈاری
چولی مہیسر	نیماور	نراین گڈہ تانی	چندور	+

فہرست پرگنات دہار

دہرم پوری	بل کیر	تالچہ	کوکسی	لاہوری
سلطانپور	بدبناور			

فہرست پرگنات دیواس

دیواس	سہارنگ پور	الوٹ	انگنود	گرگچہہ

فہرست پرگنات بھوپال

بھوپال	بھوری	بنچور	چنچلی	بہارمی
جوگی گڈہ	کرگور	بیارکھیڑی	کام کھیڑہ	دیوسی پورہ
اودی پور	تال	بیلگور	دوراہا	سیہور
جٹہاری	سیواس	شمس گڈہ	شجاع الپور	رام گڈہ
گل گاون	سلوانی	رام گڈہ	بہوری	مردن پور
چھیپانیر	گوپال پور	راسین	دلہود	انبا پانی
مچل پور	سنکیٹ	آشٹہ	ایچاور	دیبی پور

ساتنواڑی	ورچہ	کوٹی کوہ	+	+

فصل نوین بیان مین فوج کی کہ سنہ ۱۸۲۴ع مین اکثر رئیسان مالوہ کی پاس تھی

مہاراجہ عالی جاہ سیندیہ بہادر

سوار مسلمان	سوار ہندو	پیادہ مسلمان	پیادہ ہندو	سربندی
۴۶۰۵	۴۸۶۶	۱۴۰۰	۱۲۳۰۰	۶۴۳۵

مہاراجہ ہولکر بہادر

سوار مسلمان	سوار ہندو	پیادہ مسلمان	پیادہ ہندو	سربندی
۸۲۰	۲۶۴۵	۵۰	۱۵۰	۱۰۰۰

راجہ دھار

سوار مسلمان	سوار ہندو	پیادہ مسلمان و ہندو و سربندی وغیرہ
۴۰	۲۳۰	۸۸۷

راجہ دیوانس

سوار ہندو	پیدل
۱۴۰	۲۰۰

راجہ کوٹہ

سوار مسلمان	سوار ہندو	پیادہ مسلمان	پیادہ ہندو	سربندی وغیرہ
۷۰۰	۳۵۰۰	۱۹۶۰	۸۰۴۰	۱۰۷۰۰

نواب بھوپال

سوار مسلمان	پیادہ مسلمان و ہندو	سربندی وغیرہ
۲۰۰۰	۱۶۰۰	۲۴۰۰

راجہ ڈونگرپور

سوار قوم راجپوت	پیادہ گوشائین و موگھیہ وغیرہ
۲۷۸	۸۵۳

راجہ بانسواڑہ

سوار راجپوت	پیادہ مسلمان	پیادہ ہندو
۳۰۲	۱۰۵۰	۸۳۷

راجہ پرتاب گڈھ

سوار راجپوت	پیادہ سربندی وغیرہ
۱۵۶	۷۹۸

راجہ سیتامئو

LIBRARY

	پیادہ ہرقسم
	۶۶۰

راجہ اومٹ واڑہ

سوار	پیادہ
۲۴۰	۱۰۰۰

پرگنہ کھیجی پور

سوار راجپوت	پیادہ ہرقسم
	۳۰۰

اب جاورہ

سوار مسلمان	پیادہ سندی وغیرہ
۶۰۰	۱۵۰

میزان کل فوج مالوہ

۷۳۸۱۲

واضح ہو کہ اس فہرست کا مالک کہ زبان انگریزی مین تھی حسب الحکم فیض توام آقای نامدار جناب

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

مستطاب معلی القاب خداوند نعمت فیاض زمان جاتم عصر سکندر دوران محتشم الدو
غوث محمد خان بہادر شوکت جنگ دام اقبالہ کی زبان اردو سلیس عام فہم مین ترجم

تاریخ زادہ طبع نقاد و ذہین و قادر سید محمد سعید نجت صاحب

نواب فلک جناب سیرت محمود — نجتش چو سکندر است و طالع مسعود
جودِ کرمش ز بس جہان را نبواخت — ابواب ہنر ز وی عالم بکشود
از چشم تو جہش بارود گردید — این نامہ مالوہ کہ انگریزی بود
رفتم چو بفکر سال طبع و تالیف — از کار روس مالوہ سرشتم فرمود

۱۲۷۱

ایضاً

نامہ دلگزین خرد افزا — جستم دیکہا اوسی حبیب ہوا
کہی تاریخ طبع ہاتف نی — نسخہ یہہ دلنشین عجیب ہوا

۱۲۷۱

تاریخ ریختہ خامہ جادو نگار پندت بہولا ناتھ صاحب

اس نامہ فضل کی جو تاریخ — ہاتف سی تہا چاہتا بہردم
آئی یہہ ندا بگوش کامل — مجموعہ فیض و سود عالم

۱۲۷۱

الحمد للہ کہ یہہ کتاب منفعت مآب متضمن واقعات روسای ملک مالوہ موسوم بتاریخ
ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۱ ہجری نبوی مین بار دیگر مطبع دار العلوم میرٹھہ شعبہ مطبع نور الابصار مین چھپ

HYDERABAD STATE L